ماہنامہ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

لولاک

ملتان

شمارہ: ۱۱ جلد: ۲۴
نومبر 2020 ربیع الاول ۱۴۴۲
مسلسل اشاعت کے 57 سال
Email: khatmenubuwwat@ymail.com

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت جرنیل

سیرت سرکارِ دو عالم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

مولانا عبدالستار خان نیازیؒ اور تحریک ختم نبوت

قادیانیت کی پوزیشن

حالیہ شیعہ سنی فسادات پر چند گزارشات

www.khatm-e-nubuwwat.com, www.lolaak.clickhere2.net, www.laulak.info

ماہنامہ لولاک ملتان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

شمارہ: ۱۱ | جلد: ۲۴

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ	مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ	مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ	خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحبؒ
حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ	فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ	حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ	شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ	پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ	حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ	حضرت مولانا سعید احمد صاحب جلالپوریؒ

صاحبزادہ طارق محمودؒ

بانی: مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی: حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب

زیر سرپرستی: حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی صاحب

نگران اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر: حضرت مولانا عزیز احمد

حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی

ایڈیٹر: صاحبزادہ حافظ مبشر محمود

مرتب: مولانا عزیز الرحمن ثانی

کمپوزنگ: یوسف ہارون

مجلس منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا بشیر احمد	حافظ محمد یوسف عثمانی
مولانا محمد اکرم طوفانی	مولانا مفتی حفیظ الرحمن
مولانا فقیر اللہ اختر	مولانا قاضی احسان احمد
مولانا عبدالرشید غازی	مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا غلام حسین	مولانا غلام رسول دینپوری
مولانا محمد اسحاق ساقی	مولانا محمد حسین ناصر
مولانا غلام مصطفی	مولانا مفتی محمد راشد مدنی
چوہدری محمد اقبال	مولانا محمد قاسم رحمانی
مولانا عبدالرزاق	

ناشر: عزیز احمد مطبع: تشکیل نو پرنٹرز ملتان

مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

رابطہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 0300-4304277, 061-4783486

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الہدیٰ

حالیہ شیعہ سنی فسادات پر چند گزارشات	مولانا اللہ وسایا	03
جناب قاری دین محمد ثاقب رحمۃ اللہ علیہ	// //	06
حضرت مولانا شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ	حافظ محمد انس	06
حضرت مولانا غلام احمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ	// //	06
مولانا محمد اسلم زاہد رحمۃ اللہ علیہ	// //	07

مقالات ومضامین

رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم (منظوم)	جگر مراد آبادی	08
سیرت سرکار دوعالم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم	حافظ خلیل الرحمٰن راشدی	09
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت جرنیل	مولانا غلام مصطفیٰ بہاول پوری	12
اہمیۃ محبۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حیاۃ المسلم (قسط نمبر 8)	الشیخ عبداللہ مسعود/مولانا غلام رسول	14
فضائل سیدنا حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ از مسلم شریف	مولانا محمد شاہد ندیم	20
اطاعت والدہ کے سبق آموز واقعات	مولانا عبدالصمد محراب پوری	23
غم زیست کا حاصل ہے اس غم سے مفر کیوں ہو	انتخاب: مولانا محمد احمد چناب نگر	27

شخصیات

حضرت حافظ قمر الدین رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت	مولانا محمد ساجد	29
حضرت حافظ محمد جمیل رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت	// //	30

ردقادیانیت

مولانا عبدالستار خان نیازی اور تحریک ختم نبوت	انتخاب: ملک محمد گرواں	31
قادیانیت کی پوزیشن	مولانا زاہد الراشدی	33
قادیانیت کی حقیقت	جناب خالد مسعود ایڈووکیٹ	36

متفرقات

تبصرہ کتب	مولانا اللہ وسایا	44
جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	46

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کلمۃ الیوم

حالیہ شیعہ سنی فسادات پر چند گزارشات

الحمدللہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے آرگن ’’ماہنامہ لولاک ملتان‘‘ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس وقت اس کی اشاعت تیس ہزار سے بھی زائد ہے۔ جو ہمارے ملک کے اکثر دینی رسالوں کی نسبت بہت زیادہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کم ازکم ایک ماہ قبل رسالہ مکمل کرنا پڑتا ہے۔ ورنہ اس کی بروقت ترسیل کا تسلسل برقرار رکھنا مشکل ہوجاتا ہے۔ چنانچہ آج یکم/اکتوبر۲۰۲۰ء مطابق ۱۳/صفر۱۴۴۲ھ ہے اور نومبر کے شمارہ کا یہ اداریہ قلم بند کرنے کے لئے بسم اللہ کی ہے۔ اس سے عرض یہ کرنا ہے کہ ماہ محرم ۱۴۴۲ھ کی مجالس میں ملک میں بعض اندوہناک واقعات ہوئے۔ جس سے اسلامیان وطن کے دل دہل کر رہ گئے لیکن ہمارے گزشتہ شمارہ میں اس پر ایک لفظ نہ لکھا گیا۔ اس کا باعث یہی تھا کہ سانحات محرم میں ہوئے اور ہمارا صفر کا پرچہ محرم کے اوائل میں پریس جاچکا تھا۔

اس سال ۱۴۴۲ھ کے محرم کی مجالس میں ملک کے بعض حصوں میں انتہائی دلخراش اور اذیت ناک ذاکروں کی گفتگو نے ماحول کو مکدر کردیا۔ یاد رہے کہ ہمارے ملک میں شیعہ سنی تنازعہ نے شدت خمینی انقلاب کے بعد اختیار کی۔ پھر جب کویت تنازعہ پر سعودی عرب اور ایران ایک دوسرے کے مقابل ہوئے۔ امریکہ سعودیہ کی پشت پر تھا۔ اس وقت بھی یہاں شیعہ سنی تنازعات کے مزید شعلے بھڑکائے گئے۔

اسلامیان وطن کو یاد ہوگا کہ ہمارے ملک میں جناب جنرل ضیاء الحق صاحب کے فوجی دور حکومت میں پاکستان میں دو تنازعے خصوصی طور پر پاکستان میں پروان چڑھے۔ ایک لسانی تنازعہ جس کا منبع ومرکز کراچی تھا۔ دوسرا شیعہ سنی تنازعہ جس نے پورے ملک کو اپنی لپیٹ میں ایسے طور پر لیا کہ امن وسلامتی بھسم ہوکر رہ گئے۔ یہ سب کچھ ایجنسیوں کا کھیل تھا۔ فوجی حکومت تھی کوئی پوچھنے والا نہ تھا۔ انہوں نے اس جنگ کو اسلامیان وطن پر ایسا مسلط کیا کہ پورا ملک فسادات کی زد میں آ گیا۔ کوئی مسجد، مدرسہ، خانقاہ اور امام بارگاہ محفوظ نہ رہی۔

سالہا سال کے اس معرکہ کے بعد جب گرد بیٹھی تو صحابہ کرامؓ کی عظمت ووقار کے نام پر ملک میں جلسہ عام کرنا مشکل ہوگیا۔ دنیا جانتی اور مانتی ہے کہ فوجی حکومت کے زمانہ میں اس تنازعہ کو فروغ دیا گیا اور پھر

ردالفساد آپریشن دور میں اس تنازعہ کو ختم کرنے کی کوشش ہوئی۔ لیکن کیا کیا جائے کہ ایک ہی خفیہ ہاتھ کبھی فساد اور کبھی امن ملک کو عنایت کرتا ہے۔ جنرل ضیاء الحق صاحب کے دور اقتدار میں یہ جنگ شروع ہوئی۔

۱...... پھر جناب جنرل مرزا اسلم بیگ کا بیان بھی ریکارڈ پر ہے کہ امریکہ کے کہنے پر فلاں، فلاں تنظیمیں ہم نے قائم کیں۔ ان تنظیموں کے نام جنرل مرزا اسلم بیگ کے کالم میں موجود ہیں۔

۲...... پھر ماہنامہ بیداری حیدرآباد سندھ میں مئی ۲۰۰۴ء ج ۲ ش ۱۴ میں موساد کے ایک آدمی کا انٹرویو شائع ہوا۔ جس نے ان تنازعات کے متعلق ہوشربا انکشافات کئے۔

۳...... پھر بھارتی ایجنٹ ''کلبھوشن'' جب گرفتار ہوا۔ اس کا بیان چھپا کہ بھارتی ایجنسی ''راء'' نے پاکستان میں مالی سپورٹ کر کے شیعہ سنی تنازعات کرائے۔

۴...... اور اب روزنامہ خبریں ۲۳؍ستمبر ۲۰۲۰ء کے پہلے صفحہ پر ان سرخیوں سے امریکی ایجنسی سی.آئی.اے کے سینئر افسر مائیکل شائر کا بیان شائع ہوا، جو یہ ہے:

''۱...... اوباما، ڈیوڈ کیمرون اور مغربی رہنماؤں نے حملوں کی بجائے فرقہ وارانہ فسادات کا فیصلہ کیا۔

۲...... امریکی سی.آئی.اے کا مسلم ممالک میں شیعہ سنی فسادات کرانے کا اعتراف۔

۳...... امریکہ، برطانیہ اور اتحادیوں نے اپنی فوج مروانے کے بجائے فیصلہ کیا کہ مسلمان آپس میں لڑتے لڑتے مرجائیں۔

۴...... فسادات اور اختلافات کا مقصد مسلم ممالک کو ایک دوسرے کا جانی دشمن بنانا اور وسائل پر قبضہ کرنا ہے۔

۵...... مسلمان ایک دوسرے کا خون بہائیں گے تو فوجی آپریشن کے بغیر تمام مقاصد میں کامیابی ملے گی۔

۶...... داعش کو شیعوں کو مارنے کے لئے بنایا گیا۔ فساد سب سے بڑا ہتھیار ثابت ہوا۔ سنیئر افسر مائیکل شائر امریکہ خفیہ برانچ کا اعتراف۔''

مندرجہ بالا چھ سرخیاں اخبار کی ہم نے نقل کی ہیں۔ پھر:

۱...... جنرل اسلم بیگ۔ ۲...... موساد کے رہنما۔ ۳...... کلبھوشن۔ اور اب ۴...... امریکہ کے سی آئی اے آفیسران بیانات کے بعد سوچئے کہ شیعہ سنی تنازعہ کے سوتے کہاں کہاں سے پھوٹتے ہیں اور پھر کون کون سے آلہ کار قوموں کو آگ وخون میں جھونک دیتے ہیں۔ موجودہ دور میں ہماری فوج کے آپریشن ردالفساد کے بعد ملک میں امن وسکون قائم ہوا، ہموطن پاکستانیوں نے چین کا سانس لیا، کہ امسال پھر محرم میں جگہ جگہ یہ دوبارہ خوفناک وار ہوا۔ ذاکرین نے نعوذ باللہ اعلانیہ طور پر صحابہ کرامؓ کو طعن وتشنیع اور بدزبانی کا نشانہ بنایا۔ کیس بھی درج ہوئے۔ شیعہ رہنماؤں کے اس بیان نے تو آنکھیں کھول دیں کہ اسلام آباد کی مجلس میں جس

ذاکر نے بدزبانی کی اسے ہم نے بلیک لسٹ کر رکھا تھا۔ دوبارہ اسے کون لایا اور یہ بیان کروایا (ان کا اشارہ حکومتی ٹیم میں شامل جناب وزیراعظم کی موچھ کے بال یا دست راست جناب زلفی بخاری کی طرف تھا)

پھر اس متنازعہ ذاکر پر پرچہ درج ہوا۔ لیکن اسے بیرون ملک فرار کرا دیا گیا۔ یہ سب کچھ بتاتا ہے کہ یہ حادثاتی واقعہ نہیں۔ ملک دشمن عناصر کی پلاننگ کا شاخسانہ ہے۔ جگہ جگہ جہاں کیس درج ہوئے۔ ان ملزموں کا گرفتار نہ ہونا کیا پیغام دیتا ہے؟ تمام مسلمان حضور ﷺ کے غلام اور آپ ﷺ کے غلاموں کے غلام ہیں۔ ان سب کی عزت وناموس کا تحفظ عین ایمان سمجھتے ہیں۔ تمام سنی مکاتب فکر نے اس کے لئے پورے ملک میں جس جوش وخروش کے ساتھ ریلیاں، احتجاجی مظاہرے کئے۔ لاکھوں کے اجتماع کے باوجود یہ سب پرامن رہے۔ یہ بہت ہی مثبت پیغام ہے کہ ایجنسیوں کے اس کھیل میں یہ فسادات یا حضرات صحابہ کرامؓ وحضرات اہل بیتؓ پر سب وشتم کبھی برداشت نہ ہوگا۔

ان تمام معروضات کے تناظر میں جناب محمود قریشی وفاقی وزیر خارجہ کا بیان جو ۲۴/ستمبر ۲۰۲۰ء کے روزنامہ جنگ ملتان میں شائع ہوا کہ ’’دشمن لسانی ومذہبی بنیاد پر لڑانا چاہتا ہے‘‘ اس کو سامنے رکھ کر رہنما یان قوم فیصلہ کریں اور اس تازہ فرقہ واریت کی زہرناک لہر سے ملک کو بچائیں۔ ذیل میں امریکی سی.آئی.اے کے آفیسر کا بیان اور وزیر خارجہ صاحب کے بیان کا عکس ملاحظہ ہو۔

حق تعالیٰ ہمیں رحمت عالم ﷺ کی عزت وناموس وتاج وتخت ختم نبوت، عظمت اہل بیتؓ واحترام صحابہ کرامؓ کے تقاضوں کو پورا کرنے کی ہوش مندی کے ساتھ توفیق ارزاں فرمائیں۔

روزنامہ خبریں ملتان
Daily KHABRAIN
امریکی سی آئی اے کا مسلم ممالک میں شیعہ سنی فسادات کرانے کا اعتراف

روزنامہ جنگ ملتان
بانی : میر خلیل الرحمٰن
جمعرات 6 رصفر المظفر 1442ھ 24رستمبر 2020ء
دشمن لسانی و مذہبی بنیاد پر لڑانا چاہتا ہے، متحد ہو کر مقابلہ کرنا ہوگا، شاہ محمود قریشی
ہم پر ہائبرڈ وار مسلط کی جارہی ہے، پاکستان کا دشمن ہمیں نیچا دکھانے کی کوشش کر رہا ہے
امن کیلئے صوفیا کی تعلیمات پر عمل کرنا ہوگا، زکریا کانفرنس سے خطاب، بہاؤالدین زکریاؒ کے عرس کا آغاز

جناب قاری دین محمد ثاقبؒ سانحہ ارتحال

آپ ۱۹۵۲ء میں چاہ احمد والا تحصیل کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ میں پیدا ہوئے۔ محبت پور لودھراں میں ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ موقوف علیہ اور دورہ حدیث شریف باب العلوم کہروڑپکا حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی سے ۱۹۷۸ء میں کیا۔ سیالکوٹ کے قصبہ کا سر والا میں ۱۹۸۰ء سے اپنی امامت وخطابت وعملی زندگی کا آغاز کیا۔ اس دوران میں آپ نے ضلع نارووال کے قصبہ ڈھلی پلی پر جامعہ زین العابدین کے نام پر دینی ادارہ قائم کیا۔ حفظ وناظرہ اور ابتدائی درس نظامی کی یہاں تعلیم ہوتی ہے۔ آپ اس علاقہ میں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کی پہچان تھے۔ کئی بار سنت یوسفی پر بھی عمل کی توفیق نصیب ہوئی۔ حق تعالیٰ جنت میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائیں۔ آمین!

حضرت مولانا شیر محمدؒ سانحہ ارتحال

جامعہ خیر المدارس کی عظیم شخصیت بزرگ عالم دین، درویش صفت انسان استاذ الحدیث حضرت مولانا شیر محمدؒ ۷ استمبر ۲۰۲۰ء کو انتقال فرماگئے۔ عرصہ چالیس سال جامعہ خیر المدارس میں تعلیمی خدمات انجام دے رہے تھے۔ بڑی سے بڑی اور مشکل سے مشکل کتاب جو درس نظامی میں شامل نصاب ہے وہ حضرت کو پڑھانے کے لئے دی جاتی۔ حضرت اس سلیس اور سہل انداز میں پڑھاتے تھے کہ طلباء کو کتاب سمجھنے میں کوئی مشکل پیش نہ آتی۔ تمام قدیم وجدید طلباء کے لئے حضرت کی شخصیت ہر دل عزیز شخصیت تھی۔ اسی دن جامعہ خیر المدارس میں بعد نماز عصر مولانا قاری محمد حنیف جالندھری کی اقتداء میں ہزاروں کی تعداد میں علماء اور صلحاء نے نماز جنازہ ادا کی۔ بعد ازاں عبدالخیل ڈیرہ اسماعیل خان جو حضرت آبائی علاقہ ہے وہاں تدفین کی گئی۔ (حافظ محمد انس)

حضرت مولانا غلام احمد شفیعؒ سانحہ ارتحال

خطہ پاک وہند اس لحاظ سے بڑا زرخیز ہے کہ اس خطہ میں بہت سارے صلحاء، اتقیا ہر دور میں موجود رہے۔ جنہوں نے دین کے تمام شعبوں میں اس امت کی راہ نمائی جاری رکھی ہوئی ہے۔ اسی سلسلہ کی کڑی بزرگ عالم دین، زاہد وعابد، علمی وروحانی شخصیت حضرت مولانا سید حسین مدنیؒ کے خلیفہ مجاز علامہ احمد شفیع تھے۔ حضرت جماعت حفاظت اسلام کے امیر، صدر وفاق المدارس بنگلہ دیش، مہتمم وشیخ الحدیث دارالعلوم ہٹھ ہزاری چاٹگام سمیت کئی دینی تحریکوں کے سرپرست اور روح رواں تھے۔ بلا مبالغہ لاکھوں کی تعداد میں بنگلہ دیش اور بیرون بنگلہ دیش میں آپ کے شاگرد اور مریدین آپ کے صدقہ جاریہ ہیں۔ ہمارے مخدوم حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ اپنے دورہ بنگلہ دیش کے دوران تشریف لے جاتے تو آپ کو بڑے اہتمام سے مولانا احمد شفیع اپنے جامعہ میں لے جاتے اور مولانا اللہ وسایا کا شیخین کی موجودگی میں بھرپور بیان

ہوتا۔آپ کے جامعہ میں ہر سال ہزاروں طلباء، صرف دورہ حدیث شریف میں ہوتے ہیں۔ دنیا بھر میں دورہ حدیث کے شرکاء کی تعداد کے لحاظ سے آپ کا جامعہ سب سے بڑا شمار ہوتا ہے۔۱۰۴ سال کی طویل عمر میں ۱۸ستمبر ۲۰۲۰ء ڈھاکہ میں آپ کا انتقال ہوا۔ لاکھوں کی تعداد میں مسلمانوں نے آپ کے جنازہ میں شرکت کر کے اپنی بخشش کا سامان کیا۔اللہ کریم ان کی قبر مبارک کو جنت کا باغ بنائیں۔(حافظ محمد انس)

مولانا محمد اسلم زاہد لاہور کا سانحہ ارتحال

لاہور شہر کی مشہور و معروف علمی شخصیت، نامور قلم کار سیرت نگار، خطاط حضرت مولانا محمد اسلم زاہد ۱۸ر ستمبر ۲۰۲۰ء عالم فانی سے عالم آخرت کی طرف روانہ ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

مولانا محمد اسلم زاہد ہمہ گیر شخصیت کے مالک تھے۔درس نظامی سے فراغت کے فوری بعد ہی خدمت دین میں مصروف ہوگئے اور تادم زیست خدمت دین سے ہی وابستہ رہے۔حضرت مرحوم کو اللہ کریم نے بے پناہ خوبیوں سے نوازا تھا۔نرم گفتار،خوش اخلاق،محبت کرنے والے انسان تھے۔ منافرت، اختلافات سے کوسوں دور تھے۔اللہ کریم نے سیرت نگاری میں ان کو خاص ذوق عطا فرمایا تھا۔جس موضوع پر لکھتے، کمال لکھتے اور حق ادا کرتے، معروف زمانہ مصنف نہ تھے کہ ادھر ادھر سے مواد جمع کر کے کتاب تیار کرلی بلکہ جستجو اور تحقیق میں ہر ممکن کوشش فرماتے۔آپ نے پچاس سے زائد کتابیں لکھیں۔جنہیں عام وخاص میں اللہ نے بے پناہ مقبولیت سے نوازا۔کتب سیرت کا مطالعہ ان کے من میں بسا ہوا تھا۔آپ کی مشہور کتاب ’’آغوش پیمبر‘‘ کو حکومت پاکستان کی طرف سے سیرت ایوارڈ بھی حاصل ہوا۔فن خطاطی میں حضرت اقدس سید نفیس الحسینیؒ سے کسب فیض کیا اور اس فن میں مہارت تامہ حاصل کی۔مولانا محمد زاہد ہمارے اندراب موجود نہیں۔تاہم آپ کی لکھی ہوئی کتابیں دینی راہ نمائی کے طور پر موجود ہیں جو آپ کے لئے ذخیرہ آخرت ہیں۔اللہ کریم آپ کی تمام منزلوں کو آسان بنائیں اور حضور اکرم ﷺ کی شفاعت نصیب فرمائیں۔آمین!(حافظ محمد انس)

حضرت قاری محمد اسلم پھالیہ کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پھالیہ جماعت کے دیرینہ ساتھی قاری محمد اسلم مدرس مدرسہ فاروقیہ پھالیہ کی اہلیہ، ۳ بیٹے اور ایک بیٹی مدرسے کے مکان کی چھت گرنے سے یکم محرم بمطابق ۲۰ر اگست ۲۰۲۰ء اللہ کو پیارے ہوگئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون! جنازہ ان کے آباء گاؤں رگھ رائیکہ میں ہوا منڈی کی تاریخ کا سب سے بڑا جنازہ ہوا، جنازہ قاری خالق داد عثمان نے پڑھایا۔جس میں ہزاروں علماء اور قراء طلباء اور دنیا کے ہر شعبے سے وابستہ افراد نے شرکت۔مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا محمد قاسم مبلغ نے گھر جا کر تعزیت کی اور دعاء کی کہ اللہ پاک قاری کو صبر جمیل عطاء فرمائے۔

رحمت عالم ﷺ

جگرمرادآبادی

وہ رسول عربی فخر رسولان سلف
ذات اقدس سے ملا جس کی زمانے کو شرف

جس پہ نازل ہوا قرآن سا جیسا مصحف
جس کے تابع جن وانسان بھی ملائک کی بھی صف

اک وہی شمع نبوت جو ضیا بار ہوئی
ساری تاریک فضا مطلع الانوار ہوئی

ہر زمانے میں پیمبر بھی نبی بھی آئے
مصلح ملکی ولی بھی، رشی بھی آئے

حق کے جوئندہ بھی اور حق کے ولی بھی آئے
واقف محرم اسرار ازلی بھی آئے

آئے دنیا میں بہت پاک مکرم بن کر
کوئی آیا نہ مگر رحمت عالم بن کر

غم نہ کر مسلم حیرت زدہ ومہر بلب
آشنا رنگ فنا سے نہیں تیرا مذہب

یہ حوادث ہیں ترے تیری ترقی کے سبب
تیرے حامی ہیں نبی تیرا نگہبان ہے رب

فتنے اکثر بہت اس طرح کے اٹھوائے گئے
ایسے دجال زمانے بہت آئے گئے

بھائی مجیب الرحمٰن لکی مروت کی شہادت

۷ستمبر تاریخ ساز ختم نبوت کانفرنس پشاور سے واپسی پر امیر ی کلہ ضلع کرک میں لکی مروت قافلے کی ایک گاڑی کا ایکسیڈنٹ ہوا، دو ساتھی زخمی ہوگئے ایک ساتھی کو معمولی چوٹ آئی تھی جبکہ دوسرا ساتھی مجیب الرحمٰن سر پر چوٹ آنے کی وجہ سے قومے میں چلا گیا چار دن ہسپتال زیر علاج رہا لیکن پانچویں دن زخموں کی تاب نہ لاکر شہداء ختم نبوت میں اپنا نام درج کر کے شہید ہوگیا۔نماز جنازہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ضلعی ناظم حضرت مولانا مفتی ضیاء اللہ نے پڑھائی۔عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت صوبہ خیبر پختونخواہ کی طرف سے ایک وفد جوکہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع نوشہرہ کے امیر حضرت مولانا قاری محمد اسلم، صوبائی مبلغ حضرت مولانا عابد کمال اور جمعیت علماء اسلام ضلع نوشہرہ کے ڈپٹی جنرل سیکرٹری حضرت مولانا قاری ریاض اللہ پر مشتمل تھا۔شہید مجیب الرحمٰن کے گھر جاکر تعزیت اور ایصال ثواب کیا۔(مولانا محمد ابراہیم ادہمی)

سیرت سرکار دو عالم حضرت محمد ﷺ

حافظ خلیل الرحمٰن راشدی

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ بن سید عبداللہ بن سید عبدالمطلب بن سید ہاشم بن عبد مناف بن قصی۔

عالم انسانی اندھیروں میں ڈوب چکا تھا۔ کاروان زندگی اپنی راہ و منزل کو گم کر کے بھول بھلیوں میں سرگرداں تھا۔ اسے اس نجات دہندہ ہستی کا انتظار تھا۔ جس نے رحمۃ للعالمین بن کر ظہور کرنا تھا۔ وہ عظیم ہستی جو منتظر حیات و زمانہ تھی۔ انسانیت ہی کے لئے نہیں بلکہ تمام عوالم کے لئے رحمت تمام تھی۔ وہ ختم الرسل اور خاتم النّبیین جسے دنیا میں ایک عالم گیر و ہمہ گیر، حسین و منور اور مثالی و لاثانی انقلاب لانا تھا، جس سے تمام بنی نوع انسان نے بالخصوص ابد تک کے لئے مستفید ہونا تھا۔ وہ ہستی تاریخ ساز عہد آفریں تھی اور روح انسانیت کو صدیوں سے اس کا انتظار تھا۔ آخر وہ ساعت سعید اور مبارک دن آ گیا۔ جس کا زمانہ منتظر تھا۔ بیت اللہ کے امین مکّہ معظّمہ کا مقدس شہر حضرت عبدالمطلب کا گھر، واقعہ فیل کا پہلا سال، ربیع الاوّل دوشنبہ کی صبح سعادت تھی کہ صاحب جمال و جلال، نبی رحمت، نبی الملاحم، نبی السیف، پیغمبر اعظم و آخر ﷺ کا ظہور ہوا۔ آپ کے متعلق ارشاد خداوند ہے: ''وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین '' ﴿اے محمدؐ ہم نے آپ کو تمام عالموں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔﴾

آپ ﷺ نے ولادت باسعادت سے بچپن، لڑکپن اور لڑکپن سے عنفوان شباب میں قدم رکھا اور یہ سفر زندگی اس طرح طے کیا کہ لہو و لعب کی طرف آپ کا دل مائل نہ ہوا۔ سوچنا ایک تو آپ کی عادت تھی اور دوسرے ذہنی عمر کے لحاظ سے بچپن ہی میں سن رسیدہ تھے۔ ابن سینا نے ''شفا'' میں لکھا ہے کہ نبی کامل و عبقری انسان ہوتا ہے۔ لہٰذا آپ ﷺ کے ذہنی قویٰ کا نشو و ارتقاء حیرت انگیز سرعت سے ہوا۔ چنانچہ اپنے اور بیگانے آپ ﷺ کی غیر معمولی ذہانت سے متاثر ہوئے۔ آپ ﷺ کے دادا عبدالمطلب کے متعلق کہا جاتا ہے کہ کوئی چیز گم ہو جاتی اور دوسرے لوگ اسے ڈھونڈنے میں ناکام ہو جاتے تو آپ ﷺ سے کہتے، آپ ﷺ اسے ڈھونڈ لیتے۔ ان تمام محاسن اخلاق کی بدولت آپ ﷺ کو چھوٹے بڑے اور ہمجولی سب محبت و شفقت اور احترام سے دیکھتے تھے۔ اس لئے آپ ﷺ کا وجود رحمت للعالمین تھا کہ جو رحیم ذات میں صفات ہوتی ہیں، وہ آپ ﷺ میں موجود تھیں۔ اس لئے آپ ﷺ کے صفاتی ناموں میں ایک ''رحیم'' بھی ہے۔

بیر حدیبیہ سے پانی نکلنا

آپ ﷺ چھ ہجری میں بیت اللہ کی زیارت کے لئے عازم مکہ ہوئے۔ اگرچہ آپ ﷺ کا ارادہ

کفار سے قتل وقتال کا نہیں تھا۔ تاہم آپ ﷺ نے اردگرد کے قبائل عرب کو اس غرض سے ہمراہ لے لیا تھا کہ مبادا کفار مکہ سے تعارض کی صورت پیش آئے یا یہ کہ ہوسکتا ہے کفار مکہ بیت اللہ کی زیارت سے روک دیں۔ آپ ﷺ نے اپنے ساتھ مہاجرین وانصار اور دیگر عرب لوگوں کو لے کر مکہ مکرمہ کی طرف سفر شروع کیا اور ان تمام اصحاب کے پاس صرف اسلحہ کے طور پر نیاموں میں تلواریں تھیں اور آپ ﷺ اور رفقاء صحابہ کرامؓ قربانی کے جانور بھی ساتھ لے گئے۔ آپ ﷺ نے عمرہ کی نیت سے احرام بھی باندھ لیا تھا۔ آپ ﷺ مدینہ منورہ سے چلے حتی کہ حدیبیہ پہنچ گئے جو کہ ایک منزل کی مسافت ہے۔

جب قریش مکہ کو اس کا علم ہوا تو انہوں نے روکنے کی کوششیں کرنا شروع کردیں اور یہاں تک مشہور کردیا کہ آپ کی طرف سے آئے ہوئے سفیروں کو شہید کردیا ہے۔ جس میں حضرت عثمان بن عفانؓ بھی تھے، تو آپ ﷺ نے بیعت کا اعلان کردیا۔ اس کو بیعت رضوان بھی کہا جاتا ہے۔ یوم الحدیبیہ کے دن بھی آنحضرت ﷺ کا ایک عظیم واقعہ رونما ہوا۔ حدیبیہ میں پانی کا ایک کنواں تھا۔ اس وقت صحابہ کرامؓ کی تعداد ایک ہزار چار سو تھی۔ صحابہؓ نے کنوئیں سے پانی نکالنا شروع کیا تو اس کنوئیں میں ایک پیالہ بقدر بھی پانی باقی نہیں رہا اور پانی کی قلت کی شکایت نبی مکرم رحمت مجسم ﷺ سے کی۔ آپ ﷺ اس وقت کنوئیں کے قریب تشریف لائے اور کچھ پانی منگوایا تو وہ پانی آپ ﷺ نے کنوئیں میں ڈال دیا تو اسی وقت پانی ابل کر باہر آنا شروع ہوگیا اور اس پانی سے صحابہ کرامؓ کی جماعت اور ان کے جانوروں نے خوب سیراب ہوکر پیا اور استعمال بھی کیا اور اس کے بعد برتنوں کو بھی بھر دیا۔ حالانکہ صحابہؓ کی تعداد ایک ہزار چار سو تھی اور ان تمام صحابہؓ نے بیعت رضوان کی تھی اور ان کی بیعت سے خداوند عالم خوش ہوئے تھے۔

کھجور کے تنے کا رونا

جمعۃ المبارک کا خطبہ کھجور کے تنے کے ساتھ ٹیک لگا کر ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ ایک دن انصاری عورت آپ کے پاس آئی اور کہنے لگی کہ یارسول اللہ ﷺ آپ کی اجازت ہو تو آپ کے لئے ایک لکڑی کا نیا منبر بنایا جائے۔ جس پر آپ جلوہ افروز ہوکر خطبہ ارشاد فرمایا کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا بنوادو۔ اس پر اس انصاری عورت نے اپنے غلام بڑھئی کو منبر بنانے کا کہا اور وہ تیار کرنے لگا۔ جب منبر تیار ہوکر جناب اقدس حضرت اعظم رحمت عالم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا اور آپ اس منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور خطبہ ارشاد فرمانے لگے تو کھجور کا وہ تنا رونے لگا اور اتنی زور سے رونے لگا کہ آپ ﷺ منبر سے نیچے تشریف لائے اور فرمایا کہ تجھے خوشخبری دیتا ہوں کہ تجھے جنت کے باغ میں جگہ عطا ہوگی۔ پھر کبھی دوری نہ ہوگی۔ یہ تھے رحمت عالم ﷺ کہ بے جان، بے زبان بھی آپ ﷺ کی رحمت کی گواہی دیتے ہیں۔

اونٹ کی شکایت آپ ﷺ کے سامنے

حضرت انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ اہل مدینہ کا ایک اونٹ تھا۔ جس کے ذریعہ کھیتوں اور باغوں کو پانی دیا جاتا تھا۔ کچھ دنوں بعد وہ نافرمانی پر اتر آیا یعنی اڑی کرنے لگا، تو انصاری صحابیؓ آپ ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے: یارسول اللہ ﷺ! ہمارا اونٹ کچھ دنوں سے نافرمانی کررہا ہے۔ جس کی وجہ سے کھیت اور کھجور کے باغ خشک ہورہے ہیں۔ آپ ﷺ تشریف لے گئے تو اونٹ کو محصور کیا ہوا تھا۔ آپ ﷺ قریب آئے تو وہ اونٹ تابعداروں کی طرح آپ کے قدموں میں گرگیا۔ آپ ﷺ نے اونٹ کو پکڑا اور دوبارہ کام پر لگادیا۔ اسی طرح صحیح مسلم میں واقعہ منقول ہے کہ ایک اونٹ نے آپ ﷺ سے شکایت کی کہ یہ کام بہت لیتا ہے۔ آپ ﷺ نے جب اونٹ کی کوہان اور کان کی پشت پر ہاتھ پھیرا تو بلبلانے لگا اور اس کی آنکھوں سے آنسو نکلنے لگے۔ آپ ﷺ نے پوچھا کہ یہ اونٹ کس کا ہے؟ ایک انصاری نوجوان آگے بڑھا کہ یہ اونٹ میرا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: اس جانور کے بارہ میں اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا۔ جس نے تجھے مالک بنایا۔ اس نے مجھ سے شکایت کی ہے کہ تم اسے بھوکا رکھتے ہو اور کام بھی خوب لیتے ہو۔ یہ آپ ﷺ کے رحمت مجسم ہونے کی واضح دلیل ہے۔

غزوات میں رحمت کا عالم

غزوۂ تبوک کا سفر جاری تھا جو کہ سب سے دشوار تھا۔ گرمی اور ریگستانی علاقہ اور کھانے کا ذخیرہ ختم ہوگیا تھا۔ جب اس کی شکایت کی گئی تو آپ ﷺ نے تمام کھانا جو کہ تھوڑا سا تھا منگوایا اور برکت کی دعا فرمائی تو کھانا اتنا زیادہ ہوگیا کہ سب نے سیر ہوکر کھایا۔

غزوۂ بدر میں بھی جب مشرکین مکہ قید میں آئے تو آپ ﷺ نے اس وقت بھی وہ فیصلہ صادر فرمایا کہ جزیہ لے لو چھوڑ دو۔ ان سے علم کا فن لو، چھوڑ دو اور زبان سیکھ لو، چھوڑ دو والا معاملہ فرمارہے تھے۔ غزوہ احد کے معرکہ میں آپ ﷺ اپنے جسم اطہر پر زخم سہہ رہے تھے۔ مگر ہدایت کی دعا تھی اور جو مسلمانوں ہوتا، سینہ مبارک سے لگاتے تھے۔ آپ کے چچا حضرت حمزہ سید الشہداءؓ جس وحشیؓ کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ ایمان لانے کے بعد آپ ﷺ نے اس خون کو بھی معاف فرمادیا کیونکہ یہی آپ کی رحمت تھی۔

فتح مکہ کے وقت آپ ﷺ کی رحمت اور شفقت کا اتنا اثر ہوا کہ کئی افراد اسلام میں داخل ہوئے اور اسلام کا وقار اتنا بلند ہوا کہ تمام مسلمان سجدہ ریز ہوگئے اور رحمت خداوندی سے ملی ہوئی رحمت مجسم ﷺ کی نعمت کا شکر ادا کررہے تھے۔ اسی طرح تمام غزوات کے واقعات ملیں گے۔

حضور اکرم ﷺ بحیثیت جرنیل

مولانا غلام مصطفیٰ بہاول پوری

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم، اما بعد! یا ایھاالنّبی حرّض المؤمنین علی القتال۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب سرکار دوعالم ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے حکم دیا کہ مسلمانوں کو جہاد کے لئے تیار رکھئے۔ اس آیت میں حضور پاک ﷺ کو بحیثیت جرنیل کے پیش کیا گیا ہے۔ اس میں دو باتیں ہیں: ایک یہ کہ جرنیل کا فرض ہے کہ صدر مملکت کے حکم کی تعمیل پر کمربستہ رہے۔ جیسا کہ حضور پاک ﷺ نے اللہ کریم کے حکم پر عمل کر دکھایا۔ دوسری یہ کہ جرنیل کا اصل کام دشمنوں کی سرکوبی کے لئے فوج کو ہروقت تیار رکھنا ہے۔ کیونکہ فوج کو ہروقت تیار رکھنے یعنی جنگی مشقوں میں مصروف رکھنے سے دشمن پر رعب اور دبدہ قائم رہتا ہے۔ جس کے باعث عالم شرک وکفر، اسلام پر یلغار کرنے سے گھبراتا رہتا ہے۔ یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ حضور پاک ﷺ جہاں صحابہ کرامؓ کو اسلام کی تبلیغ اور کفر کے مقابلہ کے لئے تیار رکھتے تھے۔ وہیں خود بنفس نفیس بھی جہاد کے لئے ہروقت کمربستہ رہتے تھے۔ ظاہر ہے کہ جرنیل جب جہاد میں کود پڑتا ہے تو فوج پر بھی جہاد کرنا آسان ہوجاتا ہے۔ یہی فلسفہ حدیث پاک میں یوں بیان ہوا ہے: ’’انی لوددت ان اقتل فی سبیل اللہ ثم احییٰ ثم اقتل ثم احییٰ ثم اقتل۔‘‘ ﴿یعنی اللہ کریم مجھے بار بار زندگی دیں تو میں بار بار جہاد کرتے ہوئے جام شہادت ہی نوش کرتا رہوں۔﴾

حضور پاک ﷺ کی صرف یہ خواہش ہی نہیں۔ بلکہ سترہ جنگوں میں شرکت کرکے اپنی اس آرزو پر عمل بھی کر دکھایا اور کٹھن سے کٹھن سے مراحل کو طے کرنے کے بعد بھی جہاد کے لئے کمربستہ رہتے تھے۔ جنگ احد سے بڑھ کر مسلمانوں پر کوئی سخت وقت نہیں آیا ہے۔ بظاہر مسلمانوں کی کمر ٹوٹ چکی تھی۔ فوج کا ہر سپاہی تقریباً زخمی تھا اور جلیل القدر صحابہ کی شہادت کے باعث مدینہ منورہ میں کہرام بپا تھا۔ اس کے ساتھ منافقوں کی غلط افواہیں بھی بڑھ چڑھ کر تھیں۔ ان سخت ترین حالات میں جب اسلام کے جرنیل النبی الامی فداہ ابی وامی ﷺ کو علم ہوا کہ حمیرا نامی مقام پر ابوسفیان نے ڈیرہ لگا رکھا ہے اور مسلمانوں کی حالت زار دیکھنے کے لئے جاسوس بھیجا ہے تاکہ دوبارہ حملہ کرکے باقی ماندہ مسلمانوں کا بھی صفایا کر دیا جائے تو جبرئیل امین نے حاضر ہوکر عرض کیا کہ آپ نے زرہ اتار دی ہے ہم نے تو نہیں اتاری۔

حضور ﷺ نے فوراً زرہ پہن کر جبرئیل امین کی ہدایت کے مطابق اپنے صحابہ کرامؓ کے ساتھ حمیرا

کی طرف جب تعاقب کیا تو وہی جاسوس بھاگ کر ابوسفیان سے کہتا ہے کہ جلدی بھاگو مسلمان آ پہنچے ہیں۔ چنانچہ قریش مکہ اپنا ساز و سامان بالخصوص ستو چھوڑ کر بھاگ نکلے۔ اسی لئے اس غزوہ کو غزوۂ سویق بھی کہا جاتا ہے۔ اس طرح مسلمانوں کے ہاتھ کافی مال غنیمت آیا۔ پوری دنیا کے جرنیلوں اور افواج پر ذرا نظر تو کریں کیا کہیں بھی اس کی مثال مل سکتی ہے۔ تاریخ واشگاف الفاظ میں اپنی کم مائیگی کا اعتراف کرتی ہے اور اس کی مثال پیش کرنے سے عاجز نظر آتی ہے۔

آپ نے دیکھا بحیثیت جرنیل آپ ﷺ نے ہمیں کیا سبق دیا اور آپ کی جرأت و بہادری اور اسلامی احکامات پر پابندی کا یہ نتیجہ نکلا کہ فاتح قوم کو چند لمحوں کے بعد شکست کھا کر بھاگنا پڑا۔

ترمذی شریف میں ہے ایک بار مدینہ منورہ پر دشمن کے حملہ کی اطلاع ہوئی۔ آپ ﷺ حضرت ابوطلحہؓ سے کہا کہ گھوڑا لاؤ۔ عرض کیا حضرت وہ تو سست رفتار ہے۔ فرمایا پھر بھی لاؤ۔ بغیر زین کے آپ نے سواری کی اور رات کی تاریکی میں مدینہ منورہ کے ارد گرد چکر لگایا اور تنہا ہی تھے۔ واپس آ کر فرمایا: ابوطلحہ! تم تو کہتے تھے کہ گھوڑا سست رفتار ہے۔ ”لیس ھذا ببلیدبل ھو جواد“ یعنی یہ تو بڑا عمدہ گھوڑا ہے اس میں سستی نہیں ہے۔

اس سے آپ ﷺ کی شجاعت اور بہادری بالکل نمایاں طور پر نظر آ رہی ہے جو کہ ایک جرنیل کے لئے از حد ضروری ہے۔ اس طرح فوج کا بھی یہ کام ہے کہ جرنیل کے اشارۂ ابرو پر مر مٹیں۔ کیونکہ کامیابی اسی میں ہے۔

ایک بار حضور پاک ﷺ نے سو آدمیوں کو حکم دیا کہ ایسے وقت میں یہاں سے چلیں کہ صبح کی نماز فلاں مقام پر جا کر پڑھیں۔ چنانچہ سب کے سب روانہ ہو گئے۔ البتہ ان میں ایک صاحب نے اس خیال سے کہ کل جمعہ ہے۔ حضور پاک ﷺ کے ساتھ نماز صبح ادا کر کے قافلے کو جا پہنچوں گا۔ جب آپ ﷺ نے دیکھا کہ صبح نماز میں اس فوج سے ایک فوجی یہاں موجود ہے تو استفسار پر اس نے کہا: ”میرا اونٹ تیز ہے۔ نماز صبح آپ ﷺ کے ساتھ ادا کی ہے۔ اب میں جلدی سے اپنے ساتھیوں سے جا ملتا ہوں“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ سب کچھ ٹھیک ہے۔ مگر جو اجر تمہیں تعمیل ارشاد میں ملتا، اب اگر دنیا و مافیہا بھی خرچ کر ڈالو، وہ اجر نہیں ملے گا۔“

اس سے پتہ چلا کہ کامیابی کمانڈر انچیف کی اطاعت میں ہے اور اپنی رائے اور خواہش کو چھوڑ دینا چاہئے خواہ وہ کتنی ہی اچھی کیوں نہ ہو۔ بہر حال کمانڈر انچیف کا بہادر ہونا اور جہاد میں خود شریک ہونا اور ان کی افواج کو تابعداری کرنا۔ یہ سب ایک جرنیل کے لئے ضروری ہے۔

البتہ یہ بات پیش نظر رہے اس شجاعت اور اطاعت پر اجر اور ثواب تب ملے گا جب کہ اس سے مقصود اعلاء کلمۃ اللہ اور مملکت اسلامیہ کی حفاظت ہو۔ ورنہ اس کا نام جہاد نہ ہوگا بلکہ فساد ہوگا۔ اللہ کریم ہم سب کو مجاہد فی سبیل اللہ بننے کی توفیق دے۔ آمین یا ارحم الراحمین! (مجلۃ المصطفیٰ ص۹،۱۰)

اہمیۃ محبۃ النبی ﷺ فی حیاۃ المسلم

قسط نمبر 8: مصنفہ: الشیخ عبداللہ مسعود: ترجمہ: مولانا غلام رسول دین پوری

ام معبدؓ کا نبی کریم ﷺ کا حلیہ مبارک بیان کرنا

رسول اللہ ﷺ جب (مدینہ منورہ کی طرف) ہجرت کے موقع پر (مکہ مکرمہ سے) تشریف لے گئے تو آپ ﷺ کے ساتھ ''حضرت ابوبکر صدیقؓ'' اور ان کے (آزاد کردہ) غلام ''عامر بن فہیرہؓ اور راستہ بتانے والے ''عبداللہ بن اریقطؓ '' بھی تھے۔ چلتے چلتے ان کا گزر مبارک ''ام معبد خزاعیہ (جن کا نام ''عاتکہ بنت خالد بن خُلید'' ہے) اور اس کے شوہر ''ابومعبد اکثم بن الجون'' کے خیموں سے ہوا (علماء) کہتے ہیں کہ وہ مسلمان ہو گئی تھیں اور ان کی حدیث، ''حدیث ام معبد رضی اللہ عنھا'' کے نام سے معروف و مشہور ہے۔ اور جس خیمہ میں نبی کریم ﷺ نے نزولِ اجلال فرمایا تھا وہ اب بھی ''ام معبد رضی اللہ عنھا'' کے خیمہ کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اور ان کا خیمہ اب بھی ''قُدَید'' کی ایک جانب مقام ''مشَلّل'' میں ''مکہ مکرمہ'' سے تقریباً ایک سوتیس کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اور ''ام معبد رضی اللہ عنھا'' ایک سن رسیدہ اور چست عورت تھیں، اپنے خیمہ کے سامنے بیٹھی رہتیں، اور مسافروں کے لئے کھانے اور پانی سے خاطر تواضع کیا کرتی تھیں۔ ان صاحبوں نے اس سے (کچھ گوشت اور کھجور کے متعلق) دریافت کیا تا کہ اس سے خرید لیں، وہاں قحط پڑا ہوا تھا (ام معبدؓ نے کہا: قسم بخدا! اگر ہمارے پاس کچھ کھانے پینے کو ہوتا تو ہم تمہاری مہمان نوازی سے دریغ نہ کرتے!)۔ اس لئے ان صاحبوں کو کھانے پینے کے لئے کچھ نہ ملا۔

اتنے میں رسول اللہ ﷺ کی نظر خیمہ کے ایک کونے میں کھڑی ایک بکری پر پڑی۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: ام معبدؓ! یہ بکری کیسے کھڑی ہے؟ انہوں نے عرض کی! کمزوری کی وجہ سے ریوڑ کے ساتھ نہیں جا سکی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے نیچے کچھ دودھ ہے؟ انہوں نے عرض کیا: اس میں اتنا دَم کہاں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: مجھے اجازت دو تو میں دودھ نکال کر دیکھوں؟ اس نے عرض کی میرے ماں باپ آپ پر قربان! آپ کو دودھ معلوم ہو تو شوق سے نکال لیجئے! چنانچہ آپ ﷺ نے اس بکری کو اپنے پاس بلوایا، اور اس کے تھنوں پر اپنا دستِ مبارک پھیرا، اور بسم اللہ کہہ کر برکت کی دعا کی، بکری نے فوراً ٹانگیں پھیلا دیں، اور جگالی کرنے لگی، اور دودھ دینے لگی۔ آپ ﷺ نے ایک برتن منگوایا جو ایک جماعت کو سیراب کر سکے اور اس میں خوب دھاروں کے ساتھ دودھ نکالا۔ یہاں تک کہ برتن پر جھاگ آ گئے۔ پھر

آپ ﷺ نے اس کو پلایا، یہاں تک کہ وہ شکم سیر ہوگئیں، پھر اپنے رفقاء کو پلایا یہاں تک کہ انہوں نے بھی خوب پیٹ بھر کر پی لیا۔ بعد میں آپ ﷺ نے نوش فرمایا یہاں تک کہ آپ کے سب ہمراہی شکم سیر ہو کر زمین پر سو رہے۔ کچھ دیر بعد آپ ﷺ نے پھر دودھ نکالا، یہاں تک کہ برتن بھر گیا، وہ آپ ﷺ نے اسی کے پاس چھوڑ دیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے اسے بیعت فرمایا اور (اپنے رفقاء کے ساتھ) آگے تشریف لے گئے۔ ابھی تھوڑی ہی دیر گزری ہوگی کہ اس کے شوہر ''ابو معبد'' آ گئے تاکہ دُبلی لڑکھڑاتی (جن کی ہڈیوں میں گودا بھی نہ رہا ایسی) بکریوں کو بھی ہانک کر لے جائیں۔ جب ابو معبدؓ کی نظر دودھ پر پڑی تو انہیں بڑا تعجب ہوا۔ انہوں نے پوچھا اے ''ام معبد''! یہ دودھ کہاں سے آیا؟ بکریوں میں تو کوئی بچہ والی (بکری) نہ تھی، اور گھر میں کوئی دوسری دودھ والی بکری بھی نہیں (پھر یہ دودھ کہاں سے آیا؟) تو ام معبدؓ نے کہا اور تو کچھ نہیں، بات صرف اتنی سی ہے کہ ایک مبارک شخص کا ہمارے پاس سے گزر ہوا ہے۔

بس یہ انہیں کے قدم مبارک کی برکت ہے۔ ابو معبد نے کہا: اچھا! ذرا ان کا حلیہ مبارک تو بیان کیجئے! (قسم بخدا! مجھے تو وہی قریشی جوان لگتے ہیں جن کی آپ کو جستجو اور تلاش ہے)۔ تب ام معبدؓ نے کہا کہ: میں نے ایک ایسی ہستی کی زیارت کی جن کا جمال کھلا ہوا، بڑے ہی خوش رو، جسمانی ساخت بڑی خوبصورت (بڑے پیٹ، اور چھوٹے سر کے عیب سے پاک) نہایت ہی خوبصورت۔ آنکھیں مبارک انتہائی سیاہ وسفید، دراز پلکیں، بڑی شیریں آواز، دراز گردن، ریش مبارک گھنی، ابرو مبارک خمیدہ ملے ہوئے اور گھنے، اگر سکوت اختیار فرمائیں تو باوقار، اور تکلم فرمائیں تو فصاحت میں سب سے بلند، بس مجسم رونق ہی رونق، اور جمال ہی جمال، کیا دور سے اور کیا قریب سے۔ گفتگو بڑی صاف اور شیریں ایک ایک حرف (نہ فضول اور نہ ضرورت سے زیادہ) یوں معلوم ہوتا کہ ہار کے موتی ہیں جو یکے بعد دیگرے اتر رہے ہیں۔ میانہ قد، نہ تو بہت دراز کہ برا معلوم ہو۔ اور نہ اتنا پست کہ اس پر نظر نہ پڑے بلکہ متوسط۔ تینوں میں سے سب زیادہ حسین اور بلند۔ ان کے خدام حلقہ بستہ، اگر تکلم فرمائیں تو وہ ہمہ تن گوش اور اگر حکم کریں تو تعمیل کے لئے دوڑ پڑیں۔ قابلِ غبطہ ورشک، نہ تُرش رو، نہ کسی کی برائی کرنے والے۔ یہ سن کر ابو معبد بے ساختہ بول اٹھے خدا کی قسم! تم نے یہ اوصافِ عالیہ جن کے بیان کئے ہیں یہ تو وہی قریشی صاحب ہیں (جن کی ہمیں تلاش ہے اور جن کا تذکرہ (مکہ مکرمہ میں دعویٰ نبوت کے حوالے سے) ہمارے سامنے ہوتا رہتا ہے)۔ خدا کی قسم! میرے دل میں آتا ہے کہ میں بھی ان کے ہمراہ چلوں۔ اور اگر کوئی صورت نکلی تو میں ضرور ایسا کر کے رہوں گا۔

اُدھر مکہ مکرمہ کا حال سنئے! کہ (یہاں) بلند آواز سے کوئی پڑھنے والا یہ اشعار پڑھ رہا ہے مگر یہ معلوم نہیں ہوتا کہ پڑھنے والا کون ہے؟ وہ اشعار یہ ہیں:

جزی اللّٰہ رب الناس خیر جزائہ رفیقین حلا خیمتی ام معبد

خداتعالیٰ پروردگار عالم (بھلا کرے اور) بہتر بدلہ دے ان دو رفیقوں کو جو ام معبدؓ کے خیمے میں آکر رونق افروز ہوئے۔

ھما نزلاھا بالھدیٰ و اھتدت بہ فقد فاز من امسیٰ رفیق محمد

وہ ہدایت لے کر تشریف لائے اور ام معبد کو ان کے طفیل ہدایت نصیب ہوئی۔ اور جو محمد ﷺ کا رفیق بنا، یقیناً وہ کامیاب ہوا۔

فیا لقصی ما زوی اللّٰہ عنکم بہ من فعال لاتجازی و سودد

قبیلہ قصی پر افسوس صد افسوس! کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ہجرت کر جانے کی وجہ سے ان کی سرداری پر اور ان کے اچھے اچھے افعال پر پانی پھیر دیا۔

لیھن ابا بکر سعادۃ جدہ بصحبتہ من یسعد اللّٰہ یسعد

اس رفاقت پر ابوبکر کو اپنے دادا کی سعادت مبارک ہو، اور بات تو یہ ہے کہ جس کو خداتعالیٰ سعادت نصیب فرمائے وہی سعادت مند ہوتا ہے۔

لیھن بنی کعب مقام فتاتھم و مقعدھا للمؤمنین بمرصد

بنوکعب کو اپنے خاندان کی یہ عورت، اور مسلمانوں کے انتظار میں اس کا یہ بیٹھنا مبارک ہو!۔

سلوا اختکم عن شاتھا و انائھا فانکم ان تسألوا الشاۃ تشھد

اپنی بہن سے جاکر بکری اور دودھ کے برتن کا حال تحقیق کر کے تو دیکھو! بلکہ اگر خود ان کی بکری سے پوچھو گے تو وہ بھی آپ کی رسالت کی گواہی دے گی۔

دعاھا بشاۃ حائل فتحلبت علیہ صریحا ضرۃ الشاۃ مزبد

آپ نے ایک بے دودھ والی بکری اس سے منگائی تو فوراً اس کے تھن دودھ سے لبریز ہو گئے اور وہ دودھ دینے لگی۔

فغادرھا رھنا لدیھا لحالب یرددھا فی مصدر ثم مورد

آپ نے اس بکری کو ام معبدؓ کے ہاں بطور رہن کے چھوڑ دیا تاکہ اب دودھ نکالنے والا ہمیشہ اس کا دودھ نکالتا رہے۔

حضرت حسان بن ثابتؓ کا جواب

حضرت حسان بن ثابتؓ کو جب اس ہاتف غیبی کے یہ اشعار پہنچے تو انہوں نے اس کے جواب میں یہ اشعار کہے:

لقد خاب قوم زال عنھم نبیھم و قدس من یسری الیھم و یغتدی

وہ قوم بڑے نقصان میں پڑ گئی جن کا نبی ان کو چھوڑ گیا اور جن کی طرف وہ رخ کر کے چلا وہ مقدس بن گئی۔

ترحل عن قوم فضلت عقولھم و حل علی قوم بنور مجدد

جن کو چھوڑ کر آپ رخصت ہوئے ان کی عقل ماری گئی، اور آپ نور درخشاں لے کر دوسری قوم میں جلوہ افروز ہوئے۔

ھداھم بہ بعد الضلالۃ ربھم فارشدھم من یتبع الحق یرشد

گمراہی کے بعد ان کے پروردگار نے ان کو ہدایت نصیب فرمائی اور جو حق قبول کرے وہی راہ یاب رہتا ہے۔

و ھل یستوی ضلال قوم تسفھوا عمایتھم و ھداۃ یھتدون بمھتد

اور کیا وہ گمراہ لوگ جو اپنے اندھے پن کی وجہ سے بے وقوفی کر بیٹھے ان کے برابر ہو سکتے ہیں وہ جو ایک ہدایت یافتہ شخص سے ہدایت حاصل کر چکے ہیں۔

وقد نزلت منہ علی اھل یثرب رکاب ھدی حلت علیھم باسعد

اور یثرب والوں کے پاس ہدایت کا قافلہ ایک ایسے شخص کے ساتھ آکر اترا جو سب سے بڑھ کر سعید تھا۔

نبی یری مالا یری الناس حوله و یتلوا کتاب الله فی کل مشهد

وہ ایک نبی ہیں جو اپنی آنکھوں سے وہ باتیں دیکھتے ہیں جو عام لوگ نہیں دیکھتے، اور ہر مجمع و مقام میں اللہ کی کتاب کی تلاوت فرماتے ہیں۔

فان قال فی یوم مقالة غائب فتصدیقها فی الیوم او فی ضحی الغد

اگر وہ آج کوئی پیشگوئی فرماتے ہیں تو وہ فوراً ہی، یا کل کو (ضرور) سچی ثابت ہو جاتی ہے۔

ویهن ابا بکر سعادة جده بصحبته من یسعد الله یسعد

اس رفاقت پر ابوبکر کو اپنے دادا کی سعادت مبارک ہو، اور بات تو یہ ہے کہ جس کو خدا تعالیٰ سعادت نصیب فرمائے وہی سعادت مند ہوتا ہے۔

ویهن بنی کعب مقام فتاتهم و مقعدها للمؤمنین بمرصد

اور بنو کعب کو اپنے خاندان کی یہ عورت، اور مؤمنین کے لئے اس کا انتظار میں بیٹھنا مبارک ہو!۔

آپ ﷺ ایک جامع شخصیت

امام احمد بن محمد القسطلانیؒ (متوفی: ۹۲۳ھ) فرماتے ہیں کہ بلا شبہ و بالیقین ایمان کے تتمہ و تکملہ میں سے یہ بھی ہے کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے آپ ﷺ کو ایسا حسن و جمال کا عظیم پیکر بنایا کہ نہ آپ ﷺ سے قبل کسی کو ایسا بنایا نہ آپ کے بعد تا قیامت کوئی ایسا آئے گا۔ اور آپ ﷺ کی جسمانی تخلیق اور ساخت ایسی تھی کہ ایک ایک عضو قدرتِ باری تعالیٰ کا مظہر تھا۔ نیز آپ ﷺ کے ظاہری حسن و جمال سے باطنی حسن و اخلاق جھلکتے نظر آتے ہیں، اور آپ ﷺ کے قلبِ مطہر کا تقدس بھی نمایاں نظر آتا تھا۔ اسی لئے صاحبِ ''قصیدہ بُردہ'' علامہ بوصیریؒ نے فرمایا:

فهو الذی تم معناه و صورته ثم اصطفاه حبیبا باریٔ النسم

بس آپ تو ظاہری و باطنی فضائل میں کمال کے درجے کو پہنچے ہوئے ہیں پھر اللہ تعالیٰ (جو تمام مخلوق کا خالق ہے) نے آپ کو اپنا حبیب بنا دیا۔

منزه عن شریک فی محاسنه فجوهر الحسن فیه غیر منقسم

آپ اس سے پاک ہیں کہ آپ کی خوبیوں میں اور کوئی شریک ہو، پس جو جوہرِ حسن آپ میں پایا جاتا ہے وہ غیر منقسم و غیر مشترک ہیں۔

آپ ﷺ کا جامع تعارف

بعض آثار میں ہے کہ حضرت خالد بن ولیدؓ کسی ایک ''سریہ'' میں تشریف لے گئے تو راستہ میں ایک قبیلہ کے پاس پڑاؤ ڈالا۔ اس قبیلہ کے سردار نے دریافت کیا کہ: (حضرت) محمد (ﷺ) کی سیرت اور آپ کا حلیہ بیان کریں! حضرت خالد بن ولیدؓ نے فرمایا: مفصل بیان کروں؟ یا مجملاً؟ تو اس سردار نے عرض کیا: مجملاً (یعنی اختصار کے ساتھ) بیان کریں! حضرت خالد بن ولیدؓ نے فرمایا: ''اَلرَّسُوْلُ عَلٰی قَدْرِ الْمُرْسِلِ'' کہ اللہ تعالیٰ نے جو کہ رسولوں کو بھیجنے والے ہیں، رسول اللہ ﷺ کو اپنے خاص انداز ے اور علم کے مطابق مبعوث فرمایا۔)

اور حضرت حسان بن ثابتؓ فرماتے ہیں:

اغر علیہ للنبوۃ خاتم — من اللہ مشھود یلوح و یشھد

آپ ﷺ کے جسد اطہر پر مہر نبوت چمکتی رہی ہے جو اللہ کی طرف سے بہت بڑی دلیل ہے جسے ہر ایک دیکھ سکتا ہے۔

و ضم الالٰہ اسم النبی الیٰ اسمہ — اذا قال فی الخمس المؤذن اشھد

اور اللہ نے نبی کے مبارک نام کو اپنے مبارک نام کے ساتھ (اس طرح ملایا کہ) جب بھی مؤذن توحید کی شہادت دیتا ہے تو ساتھ آپ کی رسالت کی شہادت بھی دیتا ہے۔

و شق لہ من اسمہ لیجلہ — فذوالعرش محمود وھذا محمد

اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نام مبارک سے آپ کا نام مبارک نکال لیا تا کہ آپ کی تعظیم وتکریم بڑھے، سوعرش والا محمود ہے اور یہ محمد (ﷺ) ہیں۔

انسان کی عظمت اس کے عظیم اوصاف کی وجہ سے ہوتی ہے!

انسان کی عظمت کسی نہ کسی کمال اور اچھی خصلت کی وجہ سے ہوتی ہے۔ پھر کسی میں ایک وصفِ کمال پایا جاتا ہے تو کسی میں دو۔ کوئی حسب ونسب کے اعتبار سے مُشرّف ہوتا ہے، اور کوئی حسن و جمال کی وجہ سے کسی میں قوت وطاقت کا وصف ہوتا ہے اور کسی میں علم وحلم کا۔ کسی میں شجاعت و بہادری کا وصف پایا جاتا ہے تو کسی میں سخاوت کا۔ انسان اپنے وصف کی وجہ سے صاحبِ عظمت ومرتبت شمار کیا جاتا ہے اور انسانی معاشرہ کے اندر ایسا مشہور ہو جاتا ہے کہ لوگ اس کا نام لے کر مثالیں قائم کرتے ہیں۔ اس کے اس خاص وصف کی وجہ سے لوگوں کے دلوں میں اچھا تأثر پیوست ہو جاتا ہے اور اس کی عظمت برقرار رہتی ہے۔ عرصہ دراز تک لوگ اسے اس کے وصفِ خاص کی وجہ سے یاد کرتے رہتے ہیں۔ یہی حال انبیاء علیہم السلام کا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر نبی ورسول میں کوئی نہ کوئی کمال رکھا تھا لیکن قربان جایئے رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ اقدس پر! اور کیا کہنے اللہ کے محبوب پیغمبر (ﷺ) کے! کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے آپ ﷺ میں ان گنت اور لا تعداد و بے شمار جامعیت کے ساتھ ایسے کمالات واوصاف رکھ دیئے! کہ نہ کسی کی طاقت ہے کہ ان کو شمار کر سکے۔ اور نہ کسی کے قلم میں ہمت ہے کہ ان کو معرضِ تحریر میں لا سکے، اور نہ کسی کی زبان کو یارا ہے کہ ان کو بیان کر سکے۔ نہ آپ ﷺ سے پہلے کوئی آیا اور نہ آپ کے بعد کوئی آئے گا، جو اپنے کسب واختیار سے ان کمالات وصفات کو اپنے اندر پیدا کر سکے۔ ہاں! یہ اس کبیر و متعال ذات کا خاصہ اور فعل ہے! جس نے ان جملہ کمالات و اوصاف اور جمیع فضائل وخصائل کو آنحضرت ﷺ کی ذاتِ اقدس میں بیک وقت ویکجا جمع فرما دیا۔ مثلاً:

''نبوت'' کی فضیلت اور ''رسالت'' کی فضیلت دینا، ''خلّت ومحبوبیت'' عطا کرنا، مقام ''اصطفائیت'' بخشنا، ''اسراء ومعراج'' اور ''رؤیت ودیدار'' کی خصوصیت عطا فرمانا، اور ''دُنُو وقرب'' سے سرفراز کرنا، اور ''وحی وشفاعت''، ''وسیلہ وفضیلہ''، ''درجۂ رفیعہ ومقامِ محمود'' جیسے تمغے عطا فرمانا اور ''براق'' بر موقعہ معراج بھیجنا، اور ''اسود واحمر'' کی طرف ''بعثتِ عامہ'' کی خصوصیت سے نوازنا، بیت

المقدس میں انبیاء علیہم السلام کو’’نماز پڑھانا‘‘، (قیامت کے دن) انبیاء علیہم السلام اور ان کی امتوں کے سامنے’’شہادت‘‘ دینا، تمام بنی آدم کا’’سردار‘‘ ہونا، قیامت کے دن آپ کے دست مبارک میں’’لواءُ الحمد‘‘ کا ہونا، آپ کا’’بشیر ونذیر‘‘ ہونا، آپ کا عرش کے مالک ہاں’’صاحبِ مقام ومرتبہ‘‘ ہونا، آپ کا مطاع ہونا، آپ کا’’امین و ہادی‘‘ ہونا، آپ کا’’رحمۃ للعالمین‘‘ ہونا، (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ کا آپ ﷺ کو سوال کرنے کی اجازت اور اس کی قبولیت کا عطا فرمانا اور آپ کو’’ولسوف یعطیک ربک فترضی‘‘ کے مطابق راضی کرنا۔ آپ کو’’حوضِ کوثر‘‘ کا ملنا، اور آپ کی’’سفارش قبول‘‘ فرمانا، آپ پر (دین ودنیا کی)’’نعمت کو تمام ومکمل‘‘ فرمانا، آپ کا’’معصوم‘‘ ہونا، اور’’اگلے پچھلے گناہوں کی معافی کا اعلان‘‘ فرمانا، آپ کے لئے’’شرحِ صدر‘‘ کرنا، اور تمام تر’’بوجھ اتارنا‘‘، اور آپ کے’’ذکر مبارک کو بلند کرنا‘‘، آپ کے لئے’’نصرت وغلبہ‘‘ کا وعدہ کرنا، آپ پر’’سکینہ نازل کرنا‘‘، اور’’ملائکہ علیہم السلام‘‘ کے ذریعے تائید وتقویت کرنا، کتاب وحکمت کا عطا کرنا،’’سبع مثانی‘‘ اور’’قرآنِ عظیم‘‘ کا دینا، امت کا تزکیہ فرمانا، اور اللہ کو پکارنا اور قبولیتِ دعاء کا عطا فرمانا، اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کا آپ پر’’صلوٰۃ‘‘ بھیجنا، آپ ﷺ کا اللہ تعالیٰ کی تعلیم کے مطابق فیصلے فرمانا، اور (سابقہ شریعتوں وامتوں جیسے) سخت احکام کا بوجھ اور طوق ختم کرنا اور اتارنا، اور آپ ﷺ کے مبارک نام کی قسم اٹھانا، اور آپ کی دعاؤں کو قبول فرمانا، اور جمادات و بہائم کا آپ ﷺ سے تکلم کرنا، اور مردہ دلوں کا زندہ کرنا، اور حق بات کا پہنچانا اور سنانا، اور آپ ﷺ کی مبارک انگلیوں سے چشمے جاری کرنا، اور تھوڑے غلّے اور کھانے کا زیادہ ہوجانا، اور چاند کا دو ٹکڑے ہوجانا، اور سورج کا لوٹ آنا، آپ کے قلب مبارک کا یقظان (بیدار) اور بینا ہونا، اور آپ کا رُعب کے ساتھ منصور ومظفّر ہونا، اور آپ کا غیب پر مطّلع ہونا، اور آپ پر بادلوں کا سایہ افگن ہونا، اور آپ کے دست مبارک میں کنکریوں کا تسبیح کرنا، اور آپ کے دست مبارک (کی برکت) سے دردوں اور تکلیفوں کا جاتے رہنا، اور اللہ تعالیٰ کا دشمنوں کے شر سے آپ کی حفاظت فرمانا وغیرہ ایسے اوصاف وکمالات اتنے ہیں جو نہ تو دنیا کے جلسوں اور محفلوں میں بیان ہوسکتے ہیں، نہ قرطاس وکاغذوں میں سماسکتے ہیں، اور نہ کسی کے احاطۂ علمی میں (بجز اللہ تعالیٰ کے جو لا الٰہ غیرہ ہے) آسکتے ہیں۔ جس طرح آپ ﷺ کے دنیوی کمالات وفضائل غیر محدود ہیں اسی طرح اُخروی کمالات ومراتب اور درجاتِ عالیہ بھی لامتناھی ہیں، نہ کسی کی عقل کی وہاں تک رسائی ہوسکتی ہے اور نہ کسی کا وہم وخیال وہاں تک پہنچ سکتا ہے۔

بلغ العلیٰ بکمالہ — کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ — صلّوا علیہ و آلہ

فضائل سیدنا حضرت سعد بن ابی وقاصؓ از مسلم شریف

مولانا محمد شاہد ندیم

۱...... سیدہ عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ مدینہ منورہ کے زمانہ میں ایک رات رسول اللہ ﷺ جاگ رہے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ: کاش کہ میرے صحابہ میں سے کوئی ایسا نیک آدمی ہوتا جو رات بھر میری حفاظت کرتا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ہم اسی حالت میں تھے کہ ہم نے اسلحہ کی کچھ جھنجھناہٹ سنی تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کون ہے؟ عرض کیا: سعد بن ابی وقاصؓ۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعدؓ سے فرمایا: آپ کس وجہ سے آئے ہیں؟ حضرت سعدؓ نے عرض کیا کہ میرے دل میں آپ ﷺ کی ذات اقدس کے بارے میں کچھ خوف سا محسوس ہوا۔ اس لئے میں پہرہ دینے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعدؓ کو دعا دی پھر آپ سو گئے۔

ابن رمح کی روایت میں ہے کہ ہم نے کہا یہ کون ہے؟ (صحیح مسلم ج۲ ص۲۸۰)

۲...... حضرت عامر بن سعدؓ اپنے باپ حضرت سعدؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے میرے لئے احد کے دن اپنے ماں باپ دونوں کو جمع فرمایا۔ ہوا اس طرح کہ مشرکوں میں سے ایک آدمی تھا جس نے مسلمانوں کو جلا ڈالا تھا، تو نبی کریم ﷺ نے حضرت سعدؓ سے فرمایا: ’’ارم فداک ابی وامی‘‘ تیر پھینکو میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں۔ حضرت سعدؓ فرماتے ہیں کہ میں نے بغیر پر والا تیر کھینچ کر اس کو مارا جو اس کے پہلو پر جا لگا۔ جس سے وہ گر پڑا اور اس کی ستر کھل گئی تو رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے یہاں تک کہ میں نے آپ ﷺ کے دانت مبارک دیکھ لئے۔ (صحیح مسلم ج۲ ص۲۸۱)

۳...... حضرت مصعب بن سعدؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے بارے میں قرآن مجید میں کچھ آیات کریمہ نازل ہوئیں۔ راوی کہتے ہیں ان کی والدہ (ام سعد) نے قسم کھالی کہ وہ ان سے اس وقت تک بات نہ کرے گی۔ جب تک کہ وہ اپنے دین سے نہ پھر جائیں اور وہ نہ کھائے گی اور نہ پیئے گی۔ وہ کہنے لگی کہ اللہ نے تجھے اپنے والدین کی اطاعت کا حکم دیا ہے اور میں تیری والدہ ہوں اور میں تجھے اس بات کا حکم دیتی ہوں (کہ اسلام چھوڑ دے) پھر وہ تین دن تک اسی طرح رہی یہاں تک کہ اس پر غشی طاری ہوگئی تو اس کا بیٹا کھڑا ہوا جسے عمارہ کہا جاتا ہے تو اس نے اپنی والدہ کو پانی پلایا تو وہ حضرت سعد کو بددعا دینے لگی تو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ آیت کریمہ نازل فرمائی: ’’ووصینا الانسان بوالدیہ حسنا وان

جاھداک علی ان تشرک بی ما لیس لک بہ علم فلا تطعھما وصاحبھما فی الدنیا معروفا ‘‘ ﴿ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا ہے۔ لیکن اگر وہ تجھ سے اس بار پر جھگڑا کریں کہ تو میرے ساتھ اس کو شریک ٹھہرا۔ جس کا تجھے علم نہیں تو تو ان کی اطاعت نہ کر۔﴾

راوی حضرت سعدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں (ایک مرتبہ) بہت سا مال غنیمت آیا۔ جس میں ایک تلوار بھی تھی۔ تو میں نے وہ تلوار پکڑی اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے کر آیا اور میں نے عرض کیا (اے اللہ کے رسول) یہ تلوار مجھے انعام کے طور پر عطا فرمادیں۔ میں کون ہوں، آپ ﷺ تو جانتے ہی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس تلوار کو جہاں سے اٹھایا ہے وہیں رکھ دو۔ میں چلا، تاکہ اس تلوار کو گودام میں رکھ دوں۔ لیکن میرے دل نے پھر مجھے ملامت کی۔ پھر میں واپس آیا اور عرض کیا یہ تلوار مجھے دیں دے۔ آپ ﷺ نے سخت آواز سے فرمایا جہاں سے اٹھائی ہے وہاں رکھ دو، تو اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ نازل فرمادی: ’’یسئلونک عن الانفال الخ‘‘ ﴿لوگ آپ سے پوچھتے ہیں مال غنیمت کے حکم کے بارے میں الخ۔﴾

حضرت سعدؓ فرماتے ہیں (ایک مرتبہ) میں بیمار ہوگیا۔ میں نے نبی کریم ﷺ کی طرف پیغام بھیجا تو آپ ﷺ میرے پاس تشریف لائے۔ میں نے عرض کیا (یارسول اللہ) مجھے اجازت عطا فرمائیں کہ میں اپنا مال جس طرح چاہوں تقسیم کردوں۔ آپ ﷺ نے انکار فرمادیا۔ میں نے عرض کیا کہ آدھا مال تقسیم کردوں؟ آپ ﷺ نے اس سے بھی انکار فرمادیا۔ میں نے عرض کیا تہائی مال تقسیم کردوں؟ تو آپ ﷺ خاموش ہوگئے۔ پھر اس کے بعد یہی ثلث مال کی تقسیم کرنے کی اجازت رہی۔

حضرت سعدؓ فرماتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) مہاجرین اور انصار کے کچھ لوگوں کے پاس میں آیا تو انہوں نے کہا: آئیں ہم آپ کو کھانا کھلاتے ہیں اور ہم آپ کو شراب پلاتے ہیں۔ یہ شراب حرام ہونے سے پہلے کی بات ہے۔ پھر میں ان کے ساتھ ایک باغ میں گیا تو میں نے دیکھا کہ ان کے پاس اونٹ کے سر کا گوشت بھنا ہوا رکھا تھا۔ اور شراب کی ایک مشک بھی رکھی ہوئی تھی۔ حضرت سعدؓ کہتے ہیں کہ پھر ان کے ہاں مہاجرین اور انصار کا ذکر ہوا تو میں نے کہا کہ مہاجر، انصار سے بہتر ہیں تو ایک آدمی نے سری کے دو جبڑوں میں سے ایک جبڑا لیا اور مجھے ماردیا۔ جس کی وجہ سے میری ناک زخمی ہوگئی۔ پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور واقعہ سنایا تو اللہ تعالیٰ نے میری وجہ سے شراب کے بارے میں یہ آیت نازل فرمادی:

’’انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان‘‘

﴿شراب، جوا، بت، تیر یہ سب گندے شیطانی عمل ہیں۔﴾ (صحیح مسلم ج۲ص۲۸۱)

۴……حضرت سعدؓ سے روایت ہے کہ ہم چھ آدمی نبی ﷺ کے ساتھ تھے تو مشرک لوگوں نے نبی کریم ﷺ سے کہا کہ: آپ ان لوگوں کو اپنے پاس سے ہٹادیں تاکہ یہ ہم پر جرأت نہ کرسکیں (برابری کرنے کی) حضرت سعدؓ فرماتے ہیں: ان میں میں، حضرت ابن مسعودؓ ہذیل کا ایک آدمی، حضرت بلالؓ اور دو آدمی جن کا میں نام نہیں جانتا تھا (بیٹھے تھے) تو رسول اللہ ﷺ کے دل میں جو اللہ تعالیٰ نے چاہا واقع ہوا اور آپ ﷺ نے کچھ سوچا ہی تھا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمادی: ’’ولا تطرد الذین یدعون ربھم بالغدو العشی یریدون وجھہ‘‘ ترجمہ: ان لوگوں کو دور نہ کرو جو اپنے رب کو صبح وشام پکارتے ہیں اور اس کی رضا چاہتے ہیں۔ (صحیح مسلم ج۲ ص۲۸۱)

۵……حضرت ابوعثمانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ان دنوں میں کہ جن دنوں میں رسول اللہ ﷺ قتال کررہے تھے۔ سوائے حضرت طلحہؓ اور حضرت سعدؓ کے کوئی بھی نہیں رہا۔ (مسلم ج۲ ص۲۸۱)

ختم نبوت کانفرنس پشاور کے سلسلہ میں ضلع لکی مروت کی تیاری

ملک کی دیگر اضلاع کی طرح ۷ ستمبر کو ضلع لکی مروت میں بھی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام یوم تشکر کے نام سے پروگرام اور ریلیاں منعقد ہوتی ہیں۔ لیکن اس سال جمعیت علماء اسلام پاکستان کے امیر قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت صوبہ خیبر پختونخواہ کے امیر مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی سے مشاورت کے بعد صوبائی سطح پر ۷ ستمبر کو پشاور میں یوم الفتح کے نام عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کا اعلان کیا قائد جمعیت کے اعلان پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور جمعیت علماء اسلام کے جانثار کارکنوں نے لبیک کہتے ہوئے کانفرنس کی کامیابی کے لئے دن رات ایک کرکے حلقہ جات اور یونین کونسلوں میں دورے اور پروگرامز شروع کئے۔ ۵ ستمبر کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لکی مروت کے زیر اہتمام یونین کونسل تترخیل میں ایک بڑی کانفرنس منعقد کی۔ کانفرنس سے مولانا قاری اکرام الحق مردان، مولانا عبدالرحیم لکی مروت، ضلعی ناظم مولانا مفتی ضیاء اللہ، ناظم مالیات مولانا محمد ابراہیم ادہمی، ناظم تبلیغ مولانا محمد طیب طوفانی، جے یو آئی کے مولانا سمیع اللہ مجاہد، مولانا خالد رضا، مولانا حبیب الرحمٰن اور مولانا قاری محمد سجاد نے خطاب کیا اور ۷ ستمبر یوم الفتح ختم نبوت کانفرنس پشاور میں شرکت کی دعوت دی۔ الحمدللہ! ۷ ستمبر صبح آٹھ بجے سینکڑوں گاڑیوں کا قافلہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لکی مروت اور جمعیت علماء اسلام ضلع لکی مروت کے قائدین کی قیادت میں تاج وتخت ختم نبوت زندہ باد کے نعروں سے پشاور کے لئے روانہ ہوگیا۔ پشاور کے تاریخ ساز یوم الفتح ختم نبوت کانفرنس میں شرکت، اکابرین کے بیانات اور قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن کا تاریخ ساز خطاب ہوا۔

اطاعت والدہ کے سبق آموز واقعات

مولانا عبدالصمد محراب پوری

نحمدہٗ ونصلّی علٰی رسولہ الکریم اما بعد!

’’ماں‘‘ تو ایک عظیم ہستی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ماں کو عظیم کمالات وخوبیوں سے نوازا ہے۔ آسمانی تمام کتب میں ماں کے ساتھ حسن سلوک کی بڑی تاکید کی گئی ہے اور تمام انبیاء علیہم السلام نے ماں کے ساتھ حسن سلوک کر کے ایک ایسی مثال قائم کی ہے جس کا ثانی نہیں۔ جن کے واقعات آج بھی وافر مقدار میں تاریخی اوراق میں موجود ہیں جو کہ رہتی دنیا تک آنے والے انسانوں کے لئے بہترین نمونہ پیش کرتے رہیں گے۔ اسی طرح انبیاء علیہم السلام کے متبعین مخلصین نے بھی خدمت ماں میں ایک مثال قائم کی۔ لیکن آج کے مغرب زدہ معاشرے میں ماں کے ساتھ جو سلوک کیا جارہا ہے۔ وہ قابل بیان نہیں ہے۔ جس کا مشاہدہ ہر خاص وعام کررہا ہے۔ آج کے مغرب زدہ معاشرہ میں خدمت ماں کا جذبہ اگر پیدا ہوسکتا ہے تو اس کا طریقہ یہی ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام صدیقین، شہداء اور اولیاء کرام کی سیرت وواقعات کو عام کیا جائے۔ اس حوالے سے چند سبق آموز واقعات یہاں جمع کئے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ پاک ہر انسان کو خدمت ماں کا جذبہ عطا فرمائے۔ آمین!

مسئلہ: سب سے زیادہ حسن سلوک کا کون حق دار ہے؟ والدین کے حقوق کی رعایت کرنا فرض عین ہے۔ فتاویٰ شامیہ میں ہے ’’مراعاۃ حقھما فرض عین‘‘ (شامی ج۵ ص۲۸۹ رشیدیہ)

۱...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میرے حسن سلوک کا کون زیادہ حق دار ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ’’آپ کی والدہ‘‘ عرض کیا پھر کون؟ فرمایا کہ: ’’آپ کی والدہ‘‘ پوچھا پھر کون؟ فرمایا کہ ’’آپ کی والدہ‘‘ پوچھا پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ’’آپ کے والد‘‘ (بخاری ج۲ ص۸۸۲، ابن ابی شیبہ ج۱۳، ص۷۷)

مذکورہ بالا حدیث میں تین مرتبہ حضور ﷺ نے ’’والدہ‘‘ کا ذکر فرمایا کہ وہ زیادہ حق دار ہے اور چوتھی مرتبہ والد کا ذکر فرمایا اس کی وجہ یہ ہے کہ بچے کے تین مراحل ایسے ہوتے ہیں کہ ان کی مشقت صرف ماں جھیلتی ہے (۱) حمل (۲) وضع حمل (۳) رضاعت۔ قرآن مجید نے ان تین مراحل کا ذکر (سورۃ الاحقاف: ۱۵) میں اس طرح فرمایا ہے: ’’ووصینا الانسان بوالدیہ احساناً حملتہ امہٗ کرھاً ووضعتہ کرھاً وحملہٗ وفصالہٗ ثلاثون شھراً‘‘ (فتح الباری ج۱۰ ص۴۰۲)

۲...... حضرت ابوالطفیلؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو دیکھا کہ آپ مقام جعرانہ میں گوشت تقسیم کر رہے تھے۔ میں اس وقت نوجوان تھا اور اونٹ کی ہڈیاں اٹھایا کرتا تھا۔ اس دوران ایک عورت آپ ﷺ کے قریب آئی۔ آپ ﷺ نے اس کے اکرام میں اپنی چادر مبارک بچھا کر اس پر اس کو بٹھا دیا، تو میں نے حاضرین سے معلوم کیا کہ یہ عورت کون ہے؟ مجھے بتایا گیا کہ آپ ﷺ کی رضاعی والدہ حلیمہ سعدیہؓ ہیں۔

(ابوداؤد ج۲ص۷۵۵، مشکوٰۃ ج۲ص۴۲۵)

۳...... حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے جنت میں قرآن پاک پڑھنے کی آواز سنی۔ میں نے فرشتوں سے پوچھا کہ یہ کون شخص ہے جو قرآن پاک کی تلاوت میں مشغول ہے؟ تو فرشتوں نے بتایا کہ یہ آپ کے صحابی حارثہ بن نعمانؓ ہیں۔ صحابہ کرامؓ نے جب یہ بات سنی تو ان کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ حضرت حارثہؓ نے کس عمل کی وجہ سے یہ فضیلت حاصل کی ہے کہ حضور ﷺ نے ان کے قرآن پاک کی تلاوت کی آواز جنت میں سنی ہے۔ چنانچہ حضور ﷺ نے اس فضیلت کا سبب ان الفاظ میں بیان فرمایا کہ یہی وہ فضیلت وثواب ہے۔ یہی وہ فضیلت وثواب ہے جو والدین کے ساتھ نیکی کرنے پر حاصل ہوتا ہے اور حارثہ بن نعمانؓ اپنی والدہ کے ساتھ بہت ہی اچھا سلوک کرنے والا تھا۔

(مشکوٰۃ ج۲ص۴۱۹، کنزالعمال ج۱۶ص۲۴۴)

۴...... حضرت سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں اپنی والدہ کو اپنے کندھوں پر دو فرسخ کی مسافت سے سخت گرمی میں اٹھا کر لایا ہوں اور گرمی اتنی سخت تھی کہ اگر گوشت بھی اس گرمی میں رکھ دیا جاتا تو وہ بھون دیا جاتا، تو کیا میں نے اپنی والدہ کا حق ادا کر دیا؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ تو نے حق کہاں ادا کر دیا۔ ہاں ہوسکتا ہے تیرا یہ عمل ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہو جائے۔ (المعجم الصغیر ص۲۵۴)

فائدہ: شرعی اعتبار سے ایک فرسخ تین میل کا ہوتا ہے تو دو فرسخ چھ میل کی مسافت ہوئی۔ موجودہ زمانہ کے اعتبار سے (۷کلومیٹر) اور پانچ سو ساٹھ میٹر (۵۶۰m)

۵...... حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص بیت اللہ میں اپنی والدہ کو کندھوں پر اٹھا کر طواف کرا رہا تھا۔ پھر اس نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ میں نے اپنی والدہ کا حق ادا کر دیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں اور نہ ایک ناخن کے برابر یا ایسا ہی کچھ اور فرمایا۔ (ابن کثیر ج۳ص۳۵، مواہب الرحمٰن ج۵ص۷۷)

۶...... حضرت عمر بن میمونؓ سے روایت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک آدمی کو عرش کے پاس دیکھا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ان کے اس اعلیٰ مقام پر رشک آیا کہ اس کو ٹھکانہ عرش کے پاس ملا ہے۔ اللہ پاک سے

پوچھا کہ اے اللہ! اس کے اتنے اعلیٰ مقام پر رسائی کا کیا سبب ہے؟ تو ان کو بتایا گیا کہ تین کاموں کی وجہ سے یہ مقام ملا ہے: (۱) کسی سے حسد نہیں کرتا تھا (۲) چغل خوری نہیں کیا کرتا تھا (۳) والدین کی نافرمانی نہیں کرتا تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے اللہ! والدین کی نافرمانی کرنے والا کون ہے؟ فرمایا کہ: جو اپنے والدین کو خود گالیاں دے اور گالیاں دلوانے کا ذریعہ بنے۔

(کتاب الزہد لامام احمد بن حنبل ج۱ ص۵۷، در منثور ج۴ ص۳۱۷)

۷...... حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ: یا اللہ! جو شخص جنت میں میرا رفیق ہوگا اگر وہ زندہ ہے تو مجھے مطلع فرمادیں تاکہ میں اس سے ملاقات کرلوں۔ چنانچہ اللہ رب العالمین نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بتلایا کہ فلاں شہر میں فلاں قصاب جنت میں تمہارا رفیق ہوگا۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اس سے جاکر ملے اس سے دریافت کیا کہ فلاں شخص تو ہے۔ اس نے ''ہاں'' میں جواب دیا۔ پھر اس شخص نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا کہ: اے روشن چہرے والے: کیا آپ میری ضیافت قبول کروگے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام ان کی ضیافت قبول فرماکر ان کے ساتھ ان کے گھر روانہ ہوگئے۔ اس کے ساتھ ساتھ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ فکر بھی لاحق ہوئی کہ میں دیکھوں کہ ان کا کون سا عمل ہے جس کی وجہ سے ان کو میری رفاقت جنت میں نصیب ہوئی ہے۔ گھر پہنچ کر اس قصاب نے نہایت بوڑھی والدہ جو کہ چارپائی پر لیٹی ہوئی تھی، نظر بھی نہیں آتی تھی۔ اس کے لئے لذیذ شوربہ تیار کیا۔ اس کے بعد اس کا منہ وغیرہ صاف کیا اور شوربے میں روٹی کے ٹکڑے ڈال کر ثرید بنائی، نرم کرکے اس کے منہ میں خود لقمہ ڈالنے لگا۔ جب کھانا کھلاکر فارغ ہوا تو اپنی والدہ کا منہ صاف کیا اور یہ سب کچھ حضرت موسیٰ علیہ السلام دیکھ رہے تھے۔ کھانا کھانے کے بعد اس بڑھیا نے ہونٹوں کو حرکت دیتے ہوئے کچھ کہا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بڑھیا سے مخاطب ہوکر کہا کہ تم نے ہونٹ ہلاکر کیا کہا؟ بڑھیا انتہائی آہستہ سے جواب دینے لگی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے انتہائی قریب ہوکر توجہ سے سنا جو یہ کہہ رہی تھی۔ یہ میرا بیٹا ہے، اس طرح خدمت کرنا اس کا روزانہ کا معمول ہے۔ میں اس کے حق میں شروع دن سے دعا کرتی ہوں کہ یا اللہ! میرے بیٹے کو اس کی خدمت کے عوض حضرت موسیٰ علیہ السلام کا جنت میں رفیق بنادے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: اے اماں! میں موسیٰ ہوں۔ اللہ نے تیری دعا قبول کرلی ہے اور مجھے بتلایا گیا ہے کہ آپ کا یہ بیٹا جنت میں میرا رفیق ہوگا۔ (نزہۃ المجالس ص۲۴۲)

۸...... حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ رب العالمین سے عرض کیا کہ مجھے کوئی وصیت کیجئے۔ اللہ پاک نے فرمایا کہ میں تمہیں اپنی والدہ کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں۔ موسیٰ علیہ السلام نے وصیت کرنے کا عرض کیا۔

اللہ پاک نے پھر یہی فرمایا کہ میں تمہیں ماں کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں۔اس طرح آٹھ بار حضرت موسیٰ علیہ السلام نے وصیت کے لئے عرض کیا۔ ہر بار اللہ پاک نے ماں کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت فرمائی۔نویں بار وصیت کرنے کے لئے عرض کیا تو اللہ پاک نے فرمایا کہ اپنے والد کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں۔مزید اللہ پاک نے فرمایا کہ: اے موسیٰ! جو شخص اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرتا ہے تو میں اس کا دنیا میں دوست بن جاتا ہوں۔قبر میں مونس ہو جاتا ہوں۔حشر میں اس پر رحم کرتا ہوں۔پل صراط پر اس کی رہنمائی کرنے والا ہوں اور جنت میں براہ راست اس سے گفتگو کروں گا۔(نزہۃ المجالس ج۱ص۲۳۹)

۹...... حضرت علیؓ اور حضرت عمر فاروقؓ بیت اللہ کے طواف سے فارغ ہو کر جانے لگے تو حضرت علیؓ کی ایک ایسے دیہاتی پر نظر پڑی جو اپنی ضعیف ماں کو کندھوں پر اٹھا کر طواف کر رہا تھا اور ساتھ ساتھ ماں کی محبت اور اطاعت میں شعر بھی پڑھ رہا تھا جو کہ یہ ہیں:

انا مطیتها لا انفر

واذا الرکاب زعرت لا ازعر

وما حملتنی وارضعتنی اکثر

﴿یعنی میں اپنی والدہ کی سواری ہوں اور مجھے اس سے نفرت بھی نہیں۔اس وقت کہ اچھی خاصی سواریاں دہشت زدہ ہو جاتی ہیں، میں دہشت زدہ نہیں ہوتا۔حالانکہ میری ماں نے مجھے اتنا زیادہ اٹھایا ہے اور زیادہ دودھ پلایا ہے۔﴾

حضرت علیؓ نے حضرت عمرؓ کو فرمایا کہ: امیر المومنین! واپس ہو جایئے۔آ جائیں اس دیہاتی کے ساتھ مل کر دوبارہ طواف کریں کہ جو رحمت باراں ماں کی خدمت کی وجہ سے اس دیہاتی پر پڑ رہی ہے۔ہمیں بھی وہ نصیب ہو جائے۔چنانچہ دونوں حضرات نے دوسرا طواف شروع کر دیا۔حضرت علیؓ نے بھی اشعار پڑھنے شروع کر دیئے:

ان تبرّها فاالله اشکر

یجزیک بالقلیل اکثر

﴿اگر تو نے اپنی ماں کے ساتھ نیکی کی ہے تو گھبراؤ نہیں۔اللہ تعالیٰ بہت قدردان ہے۔تیرے تھوڑے عمل کا زیادہ اجر عطا کرے گا۔﴾ (کنزالعمال ج۱۶،ص۲۴۵)

۱۰...... حضرت سعید بن مسیبؒ فرماتے ہیں کہ: حضرت ابوہریرہؓ اپنی والدہ کی خدمت بہت زیادہ کیا کرتے تھے۔اپنی ماں کی خدمت کی وجہ سے ان کی زندگی میں حج بھی نہیں فرمایا۔(قرطبی ج۲ص۲۶۴) جاری ہے!!

غم زیست کا حاصل ہے اس غم سے مفر کیوں ہو

انتخاب: مولانا محمد احمد چناب نگر

مشہور تابعی حضرت عروہ بن زبیر مصائب و تکالیف پر بہت صبر کرنے والے تھے۔ صبر و استقامت کے پیکر تھے۔ ایک مرتبہ ولید بن یزید سے ملنے دمشق روانہ ہوئے تو راستے میں چوٹ لگ کر پاؤں زخمی ہوگیا۔ درد کی شدت سے چلنا دوبھر ہوگیا۔ سخت تکلیف کے باوجود ہمت نہیں ہاری اور دمشق پہنچ گئے۔ ولید نے فوراً طبیبوں کو بلوا بھیجا۔ انہوں نے زخم کا بغور جائزہ لینے کے بعد پاؤں کاٹنے کی رائے پر اتفاق کیا۔ حضرت عروہؓ کو جب اس کی اطلاع کی گئی تو انہوں نے منظور کرلیا۔ مگر پاؤں کاٹنے سے پہلے بے ہوشی کے لئے نشہ آور دوا کے استعمال سے یہ کہہ کر صاف انکار کردیا کہ میں کوئی لمحہ اللہ کی یاد سے غفلت میں نہیں گزار سکتا۔ چنانچہ اسی حالت میں آرا گرم کرکے ان کا پاؤں کاٹ دیا گیا اور انہوں نے کسی قسم کی تکلیف کا اظہار نہ کیا۔ پھر اپنا کٹا ہوا پاؤں سامنے رکھ کر فرمایا: ”کیا غم ہے اگر مجھے ایک عضو کے بارے میں آزمائش میں ڈال کر باقی اعضاء کے سلسلے میں امتحان سے بچالیا گیا ہے“ ابھی وہ اتنا ہی کہہ پائے تھے کہ انہیں خبر ملی ”ان کا ایک بیٹا چھت سے گر کر انتقال کرگیا ہے“ انہوں نے ”انا للہ وانا الیہ راجعون“ پڑھی اور فرمایا ”اللہ تیرا شکر ہے کہ تو نے ایک جان لی اور کئی جانوں کو سلامت رکھا“ (کیونکہ باقی بیٹے سلامت تھے)

اس واقعہ کے بعد ولید کے پاس قبیلہ عبس کے کچھ لوگ آئے، جن میں ایک بوڑھا اور آنکھوں سے اندھا شخص بھی تھا۔ ولید نے اس سے اس کا حال پوچھا اور اس کی بینائی کے ختم ہونے کا سبب دریافت کیا تو وہ بتانے لگا:

”میں اپنے اہل وعیال اور تمام مال واسباب لئے ایک قافلے کے ساتھ سفر میں نکلا، اہل قافلہ میں سے شاید ہی کسی کے پاس اتنا مال ہو جتنا میرے پاس تھا۔ ہم نے ایک پہاڑ کے دامن میں رات گزارنے کے لئے پڑاؤ ڈالا اور آدھی رات کے وقت جب سب میٹھی نیند سو رہے تھے۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ اچانک سیلاب آگیا جو انسان، حیوان، مال واسباب سب کچھ بہا لے گیا۔ میرے اہل وعیال اور مال واسباب میں سے سوائے ایک اونٹ اور میرے ایک چھوٹے بچے کے علاوہ کچھ نہ بچا، میں ابھی اس ناگہانی آفت سے سنبھلنے بھی نہ پایا کہ میرا اونٹ بھاگ گیا، میں اس کے پیچھے گیا تو یک دم بچے کے چیخنے چلانے نے قدموں کو روک لیا۔ الٹے پاؤں واپس بچے کے پاس آیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بھیڑیئے نے میرے معصوم لخت جگر کو

اپنے خونی جبڑوں میں دبوچا ہوا ہے اور وہ معصوم اس کے بے رحم جبڑوں میں زندگی کی بازی ہار چکا ہے۔ یہ دل خراش منظر دیکھنے کے بعد میں پھر اس اونٹ کے پیچھے ہولیا۔ جب اس کے قریب پہنچا تو اس نے مجھے دولتی دے ماری۔ جس کی وجہ سے میری بینائی چلی گئی۔ اس طرح میں مال وعیال کے ساتھ ساتھ آنکھوں سے بھی ہاتھ دھو بیٹھا۔‘‘

اس کی یہ داستان غم سن کر ولید کی آنکھیں پرنم ہوگئیں اور اس نے کہا: ’’جاؤ عروہ ابن زبیر سے کہہ دو تمہیں صبر وشکر مبارک! اس لئے کہ دنیا میں ایسے لوگ بھی ہیں، جو تم سے زیادہ غموں اور مصیبتوں کے مارے ہیں‘‘:

میں دے کے غم جاناں کیوں عشرت دنیا لوں غم زیست کا حاصل ہے اس غم سے مفر کیوں ہو

(المستطرف ص۳۳۹: ماخوذ: کتابوں کی درس گاہ میں از ابن الحسن عباسی ص۴۳،۴۴)

تحفظ ختم نبوت ریلی میانوالی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کالاباغ ضلع میانوالی کے زیر اہتمام ۷ستمبر یوم ختم نبوت کے حوالے سے ایک عظیم الشان ریلی کا انعقاد کیا گیا۔ ریلی میں مختلف مکتبہ فکر کی جماعتوں نے بھرپور شرکت کی۔ جن میں جمعیت علمائے اسلام۔ جماعت اسلامی اور انجمن غلامان مصطفیٰ نے بھرپور شرکت کی۔ ریلی کی قیادت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ضلعی امیر صاحبزادہ خواجہ نجیب احمد دامت برکاتہم العالیہ نے کی۔ ریلی پروگرام کے مطابق چوک پیر چھوٹا کالاباغ شہر سے شروع ہوئی۔ شرکاء نے بڑے بڑے بینرز اور بیلے کارڈز اٹھا رکھے تھے۔ جن پر تحفظ ختم نبوت اور ناموس عظمت صحابہ کے نعرے درج تھے۔ سینکڑوں موٹر سائیکلوں اور درجنوں گاڑیوں کا یہ فقید المثال کارواں جب کوٹ چاندنہ کے مقام پر پہنچا تو کمر مشانی سے آنے والی جمعیت علمائے اسلام کی ریلی بھی اس میں ضم ہوگئی۔ ریلی میں ساؤنڈ سسٹم پر لگائے گئے ختم نبوت ترانوں نے ماحول کو خوب گرما رکھا تھا۔ ریلی کوٹ چاندنہ سے واپسی پر ختم نبوت چوک پہنچ کر ایک بڑے جلسہ عام میں تبدیل ہوگئی۔ جس سے خطاب کرتے ہوئے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کالاباغ کے جنرل سیکرٹری ماسٹر احمد خان۔ جماعت اہلسنت کے صدر مولانا عصمت اللہ۔ جمعیت اہلحدیث کے صدر مولانا جاوید صدیقی۔ جمعیت اشاعت التوحید والسنہ کے صدر مولانا رب نواز خان۔ انجمن غلامان مصطفیٰ کے جنرل سیکرٹری مولانا ضیاء المصطفیٰ خلیل۔ جماعت اسلامی کے ضلعی جنرل سیکرٹری عبدالرحمان فاروق اور جمعیت علمائے اسلام کے ضلعی جنرل سیکرٹری مولانا فیاض خان نے خطاب کیا۔ مقررین نے ناموس رسالت وعظمت صحابہ پر ایمان افروز گفتگو کی۔ اس موقع پر ضلعی جنرل سیکرٹری عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا عبدالرزاق زاہد اور ضلعی ناظم تبلیغ محمد شاہد لطیف سراجی بھی ریلی میں شریک تھے۔ آخر میں پیر طریقت صاحبزادہ خواجہ نجیب احمد کی اختتامی دعا کے بعد شرکاء پرامن طور پر واپس ہوگئے۔

حضرت حافظ قمر الدینؒ کی رحلت

مولانا محمد ساجد مبلغ لیہ بھکر

حافظ قمر الدین ۱۹۵۶ء میں جنڈانوالہ پیدا ہوئے، آرائیں فیملی سے تھے، خوش اخلاق، ملنسار تھے، کلورکوٹ حافظ سراج الدینؒ کے پاس حفظ قرآن کیا، کچھ کتب مدینۃ العلوم جنڈانوالہ پڑھتے رہے، ۱۹۷۸ء میں چک ۳۷ بھکر کی مرکزی مسجد میں جمعہ شروع ہوا تو آپ خطیب مقرر ہوئے، وفات تک یہ ذمہ داری خوبصورت انداز میں سرانجام دیتے رہے، جب سے حضرت خواجہ خواجگان مولانا خواجہ خان محمدؒ سے تعلق ہوا اس وقت سے مجلس سے وابستہ ہوئے، جوں جوں حضرت سے تعلق بڑھتا گیا، مجلس کے ہوتے گئے۔ احباب سے مجلس کے ساتھ بھرپور تعاون کا کہا کرتے تھے، مجلس تحفظ ختم نبوت سے عقیدت کی حد تک محبت کرتے تھے۔ جب سے چناب نگر کانفرنس شروع ہوئی ہمیشہ قافلہ کے ہمراہ شریک ہوتے۔ جونہی لولاک میں کانفرنس کا اشتہار پڑھتے کانفرنس کی تیاری کے لئے دن رات ایک کردیتے، رفقاء کے قلوب پر ایسے چھائے ہوئے تھے کہ جس کو کہتے کسی کے پاس انکار کی گنجائش نہیں ہوتی تھی۔

ایک دفعہ کا واقعہ ہے ۳۷ چک کے صوفی صدیق صاحب کو کانفرنس کی دعوت دی، انہوں نے جواباً عرض کیا!! مجھے کوئی کام درپیش ہے اس لئے میں اس سال کانفرنس میں شرکت نہیں کرسکتا، حافظ صاحب مرحوم نے کہا کہ اگر آپ کانفرنس میں شریک نہیں ہوں گے تو میں آپ کی شکایت باباجی (حضرت خواجہ خان محمدؒ) سے کروں گا، صوفی صاحب چلے گئے رات خواب میں باباجیؒ کی زیارت ہوئی فرمایا صوفی صدیق تو نے اس کانفرنس میں ضرور شرکت کرنی ہے، صوفی صدیق صبح حافظ صاحب کے پاس آئے اور سارا خواب سنایا۔

حافظ جی مرحوم کی محنت سے ہمیشہ اس چک سے بڑی بس کانفرنس میں شریک ہوتی ہے۔ حضرت باباجیؒ کی وفات کے بعد حضرت جی حضرت خواجہ خلیل احمد دامت برکاتہم سے درخواست کی آپ ہمارے چک تشریف لائیں، حضرت نے شفقت فرمائی وقت عنایت فرمایا، تو پورے چک کے مرد وزن بچے بوڑھوں نے آپ کے دست اقدس پر بیعت کی، ۲۲ جون ۲۰۲۰ء کو نماز ظہر باجماعت ادا کی، کچھ دیر بیٹھے رہے، گھر گئے بچوں سے باتیں کرتے رہے، دائیں کروٹ لیٹے، لیٹے کیا اپنے خالق حقیقی سے ہمیشہ کے لئے جاملے، ۲۳ جون آپ کی جنازہ ادا کی گئی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین!

حضرت حافظ محمد جمیلؒ کی رحلت

مولانا محمد ساجد مبلغ لیہ بھکر

۲۴ستمبر ۲۰۲۰ء بعد نماز مغرب حافظ محمد جمیل کلورکوٹ میں انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

حافظ محمد جمیل کے والد کا نام رانا محمد اسماعیل تھا، ضلع کرنال انڈیا میں ۱۹۳۷ء میں پیدا ہوئے، حفظ قرآن کی تکمیل حافظ سراج الدینؒ کے ہاں کلورکوٹ جامعہ رحیمیہ حسینیہ میں کی، فراغت کے بعد جامع مسجد فیصل کلورکوٹ میں ۱۲سال تک امامت کے فرائض سرانجام دیتے رہے، شروع سے ہی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور جمعیت علماء اسلام سے وابستہ تھے، ۱۹۷۰ء کے الیکشن میں حافظ سراج الدینؒ نے الیکشن مہم میں اہم کردار ادا کیا، آپ کا اصلاحی تعلق حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوریؒ سے تھا۔ ان کی وفات کے بعد حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ سے بیعت کی۔ پھر ان کے بعد مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ سے تعلق قائم کیا، علماء ومشائخ سے عقیدت رکھتے۔ چناب نگر ختم نبوت کانفرنس میں باقاعدگی سے تشریف لے جاتے تھے، ماہنامہ لولاک کے باقاعدہ قاری تھے، کلورکوٹ عالمی مجلس کے امیر تھے، کلورکوٹ سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس کے اشتہارات، دعوت ناموں سمیت تمام امور کی مکمل نگرانی کرتے تھے اور بہترین مشوروں سے نوازتے تھے۔ بھائی زاہد خان وانڈہ مروت کو ساتھ لے کر تمام احباب تاجر برادری، سیاسی، صحافی ہر طبقہ کے متعلقین کو کانفرنس کی بھرپور دعوت دیتے۔

ایک بار راقم حاضر ہوا تو حافظ صاحبؒ نے قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی مصدقہ رپورٹ کی جلد۲ اٹھائی اور کہا کہ اس کے ۷۰ صفحات تک مطالعہ کر چکا ہوں۔ اس علالت میں جبکہ پیشاب کی نالی لگی ہوئی تھی، کتب کے مطالعہ میں مشغول رہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان بزرگوں کی طرح مطالعہ کا ذوق نصیب فرمائے۔ جب بھی تکلیف ہوتی تو سورہ یاسین، سورہ مزمل، سورہ رحمان کی تلاوت شروع کر دیتے، ایک ماہ سے جب جمعرات آتی تو کہتے مجھے تیاری کراؤ میں نے کل جمعہ کو جانا ہے، وفات والے دن تہجد ادا کی، اور کہا کہ غسل خانہ میں کرسی رکھو میں نے جمعہ کی تیاری کرنی ہے کل جمعہ کو میں نے جانا ہے چنانچہ جمعرات مغرب کے بعد کھانے کے لئے ہاتھ دھو کر کھانے تک نہیں پہنچے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور چلے گئے۔ ورثاء میں ۳ بیٹے حاجی عبدالرحمٰن، حاجی عبداللہ، حاجی ناصر اور ۳ بیٹیاں ہیں، اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔

مولانا عبدالستار خان نیازیؒ اور تحریک ختم نبوت

انتخاب: ملک محمد گرواں

۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں مولانا عبدالستار خان نیازیؒ نے سزائے موت کا فیصلہ سن کر کہا:
’’بس! اس سے بھی بڑی اور سزا ہے تو دیجئے، میں ناموس مصطفیٰ ﷺ کی خاطر سب کچھ قربان کرنے کو تیار ہوں‘‘
۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں اپنی اسیری کے بارے میں فرماتے ہیں کہ: مجھے اپنی زندگی پر فخر ہے کہ جب تحریک ختم نبوت کے مقدمے میں میرے رہائی ہوئی تو پریس والوں نے میری عمر پوچھی۔ اس پر میں نے کہا تھا: ’’میری عمر وہ سات دن اور آٹھ راتیں ہیں جو میں نے ناموس رسالت ﷺ کے تحفظ کی خاطر پھانسی کی کوٹھڑی میں گزاری ہیں۔ کیونکہ یہی میری زندگی ہے اور باقی شرمندگی! مجھے اپنی زندگی پر ناز ہے۔‘‘

گرفتاری اور پھانسی کی سزا

آپ کا پروگرام تھا کہ قصور سے بس کے ذریعے اسمبلی گیٹ تک پہنچ جائیں اور اسمبلی میں تقریر کر کے ممبران اسمبلی کو تحریک کے بارے میں مکمل تفصیلات سے آگاہ کریں۔ لیکن قصور میں آپ جن لوگوں کے پاس ٹھہرے ہوئے تھے۔ انہوں نے غداری کرتے ہوئے ملٹری کو بتادیا۔ آپ صبح کی نماز کی تیاری کر رہے تھے کہ اپنے کارکن محمد بشیر مجاہد کے ہمراہ گرفتار کر لئے گئے۔ قصور سے گرفتار کر کے آپ کو لاہور شاہی قلعہ لایا گیا۔ جہاں سے بیانات لینے کے بعد ۱۶/اپریل ۱۹۵۳ء کو آپ جیل منتقل کر دیئے گئے اور آپ کو چارج شیٹ دے دی گئی۔ ملٹری کورٹ میں کیس چلا جو ۷ا/اپریل کو شروع ہوا اور مئی تک چلتا رہا۔ ۷/مئی کی صبح کو اسپیشل ملٹری کورٹ کا ایک آفیسر اور ایک کیپٹن آپ کو بلا کر ایک کمرے میں لے گئے۔ جہاں قتل کے نو اور ملزم بھی تھے۔ مگر ڈی. ایس. پی فردوس شاہ کے قتل کا کیس ثابت نہ ہو سکا اور آپ کو بری کر دیا گیا۔

دوسرا کیس بغاوت کا تھا جس میں آپ کو سزائے موت کا حکم سنایا گیا۔ مولانا نیازی سات دن اور آٹھ راتیں پھانسی کی کوٹھڑی میں رہے اور ۱۴/مئی کو آپ کی سزائے موت، عمر قید میں تبدیل کر دی گئی اور پھر مئی ۱۹۵۵ء کو آپ کو باعزت طور پر بری کر دیا گیا۔

نیازی صاحب فرماتے ہیں کہ: دہلی دروازے کے باہر چار نوجوانوں کی ڈیوٹی تھی۔ پولیس نے چاروں کو باری باری گولی کا نشانہ بنایا۔ نیازی صاحب کے بقول: ہمارا ایک جلوس مال روڈ سے آ رہا تھا ’’لا الٰــــہ الا اللہ‘‘ کا ورد، نعرۂ تکبیر، ختم نبوت زندہ باد کے نعرے ورد زبان تھے۔ وہاں پر زبردست فائرنگ

ہوئی۔لیکن نوجوان سینہ کھول کھول کر سامنے آتے رہے اور جام شہادت نوش کرتے رہے۔

معلوم ہوا کہ اسی تحریک میں کرفیولگ گیا۔اذان کے وقت ایک مسلمان کرفیوں کی خلاف ورزی کرکے آگے بڑھا۔مسجد میں پہنچ کر آذان دی۔ابھی ’’اللّٰہ اکبر‘‘ کہہ پایا تھا کہ گولی لگی،ڈھیر ہوگیا۔دوسرا مسلمان آگے بڑھا۔اس نے ’’اشھدان لاالہ الااللّٰہ‘‘ کہا تھا کہ گولی لگی،ڈھیر ہوگیا۔تیسرا مسلمان آگے بڑھا۔ان کی لاشوں پر کھڑا ہوا ’’اشھدان محمدارسول اللّٰہ‘‘ کہا کہ گولی لگی،ڈھیر ہوگیا۔چوتھا آدمی بڑھا۔تین کی لاشوں پر کھڑے ہوکر کہا:’’حیّ علی الصلوٰۃ‘‘ کہ گولی لگی،ڈھیر ہوگیا۔پانچواں مسلمان بڑھا۔غرضیکہ باری باری نومسلمان شہید ہوگئے۔مگر اذان پوری کرکے چھوڑی۔

خدا رحمت کنند ایں عاشقان پاک طینت را

پھانسی کی سزا کے مستحق گردانے گئے۔مگر آپ کے پائے استقلال میں لغزش نہ آئی۔عدالت کے ایک رکن نے پوچھا کہ:’’آپ کو موت کا کوئی خوف نہیں؟‘‘ تو آپ نے جواب دیا:’’سرور کائنات ﷺ پر ہزاروں زندگیاں قربان کی جاسکتی ہیں۔‘‘

تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء میں آپ کو اور نواب زادہ نصر اللہ خانؒ کو مجلس عمل کا نائب صدر بنایا گیا۔ ۱۹۸۴ء کی تحریک ختم نبوت میں بھی آپ نے مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ کے شانہ بشانہ گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔بڑی عظمتوں کے مالک تھے۔خدا تعالیٰ آپ کو اعلیٰ علیّین میں جگہ نصیب فرمائے۔

(چمنستان ختم نبوت کے گل ہائے رنگارنگ ج۳،ص۸۸تا۹۱)

دریاخان بھکر ختم نبوت دفتر کا افتتاحی

دریاخان چودھری عبدالستار مرحوم نے پانچ مرلے کا مکان اپنی ذاتی رہائش گاہ ۲۰۱۳ء میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے نام کروادی تھی۔۲۴؍اگست ۲۰۲۰ء بروز پیر بعد نماز عصر علماء دریاخان و دیگر معززین علاقہ،وجاہتی معاونین کی پروقار افتتاحی تقریب منعقد کی گئی۔جس سے مولانا محمد قاسم نے خطاب فرمایا۔مولانا محمد ساجد نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور ہماری ذمہ داری اور اجلاس کے ایجنڈا پر مختصر گفتگو کی۔اجلاس سے مولانا محمد صفی اللہ جنرل سیکرٹری جمعیت علمائے اسلام پنجاب نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور قادیانیت کی حکومتی پشت پناہی پر تفصیلی گفتگو کی اور دفتر ختم نبوت کا اپنے دست مبارک سے افتتاح فرمایا۔قاری محمد ساجد نے تمام شرکاء اجلاس کا شکریہ ادا کیا۔

قادیانیت کی پوزیشن؟

مولانا زاہد الراشدی

یہ ۱۹۸۷ء کی بات ہے کہ امریکا کے سفر کے دوران میرا قیام کچھ عرصہ نیویارک میں رہا۔ وہاں کی مسجد بروک لین میں چند روز تک ''اسلام میں عقیدہ ختم نبوت'' پر درس دینے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اسی دوران وہاں دوستوں نے ایک یہودی صحافی سے ملاقات کرائی۔ جو مسئلہ ختم نبوت اور قادیانیت کا قضیہ سمجھنا چاہتا تھا۔ یہاں اسی گفتگو کے ایک حصہ کا خلاصہ پیش ہے:

اس صحافی نے مجھ سے پہلا سوال یہ کیا کہ: ''احمدی'' قرآن کو بھی مانتے ہیں اور حضرت محمد ﷺ کو بھی مانتے ہیں۔ مسلمان وہ ہے جو قرآن اور حضرت محمد ﷺ کو مانے۔ پھر وہ مسلمان کیوں نہیں ہیں؟

میں نے کہا: میرے بھائی، مذہبی طور پر آپ کون ہیں؟

اس نے جواب دیا: ''یہودی''

اس سے پوچھا: وجہ یہ ہے کہ آپ موسیٰ علیہ السلام کو مانتے ہیں، تورات کو مانتے ہیں اور ذرا یہ بتایئے کہ عیسائی، موسیٰ علیہ السلام کو مانتے ہیں یا نہیں مانتے ہیں؟

اس نے کہا: ہاں مسیحی، موسیٰ علیہ السلام اور تورات کو بھی مانتے ہیں۔

میں نے کہا: عیسائی، موسیٰ علیہ السلام اور تورات کو ماننے کے بعد کیا یہودی ہیں؟ اگر وہ یہودی ہونے کا دعویٰ کریں گے تو کیا آپ مانیں گے؟

یہودی صحافی کہنے لگا: ہم نہیں مان سکتے، کیونکہ وہ تورات اور موسیٰ علیہ السلام کو ماننے کے بعد ایک نئے نبی اور کتاب کو بھی مانتے ہیں۔ بے شک وہ مانتے پھریں تورات اور موسیٰ علیہ السلام کو۔ لیکن چونکہ وہ انجیل اور عیسیٰ علیہ السلام کو بھی مانتے ہیں اس لئے وہ یہودی نہیں ہیں۔

میں نے کہا: میں مسلمان ہوں اور الحمدللہ تورات اور موسیٰ علیہ السلام کو بھی مانتا ہوں، عیسیٰ علیہ السلام اور انجیل کو بھی مانتا ہوں۔ لیکن اگر میں یہ کہوں کہ میں یہودی ہوں تو کیا آپ اس دعویٰ کو تسلیم کریں گے؟

صحافی نے کہا: ہرگز نہیں۔ کیونکہ تم موسیٰ علیہ السلام اور تورات کے بعد محمد ﷺ کو رسول اور قرآن کو مانتے ہو۔

میں نے ان سے کہا: بھائی میرا بھی یہی مسئلہ ہے۔ عیسائی، موسیٰ علیہ السلام اور تورات کو ماننے کے

باوجود یہودی نہیں کہلا سکتے اس لئے کہ وہ انہیں نبی تو مانتے ہیں۔مگر بعدازاں نئی الہامی کتاب انجیل کو بھی مانتے ہیں۔مسلمان موسیٰ علیہ السلام اور تورات، عیسیٰ علیہ السلام اور انجیل کو ماننے کے باوجود نہ یہودی کہلا سکتے ہیں اور نہ عیسائی، کیونکہ ان کے بعد وہ حضرت محمد ﷺ کو مانتے ہیں اور قرآن کو مانتے ہیں۔

ٹھیک ہے مانتے ہوں گے قادیانی قرآن کو، حضرت محمد ﷺ کو بھی۔ میں سردست اس بحث میں نہیں پڑتا۔لیکن جس اصول کی بنیاد پر ہماری گفتگو ہو رہی ہے۔اسے آپ ذہن میں رکھیں کہ وہ حضرت محمد ﷺ اور قرآن کے بعد مرزا غلام احمد کو نبی اور اس پر وحی والہام مان کر مسلمانوں میں شامل نہیں ہے۔اگر حضرت عیسیٰ ﷺ اور انجیل کو ماننے والے یہودیوں سے الگ مذہب رکھتے ہیں، حضرت محمد ﷺ اور قرآن کو ماننے والے یہودیوں اور عیسائیوں سے الگ مذہب کے مالک ہیں تو اسی اصول پر مرزا غلام احمد کو ’’نبی‘‘ قرار دینے والے بھی یقینی طور پر الگ مذہب کے حامل ہیں۔

مہمان صحافی نے کہا: ٹھیک ہے یہ بات میری سمجھ میں آ گئی ہے۔اچھا اب بتائیں کہ آپ ان کے حقوق کیوں نہیں مانتے؟

میں نے کہا: کون سے حقوق؟ ان کا دعویٰ یہ ہے کہ: ’’ہمارا ٹائٹل اور پہچان کا حوالہ اسلام ہی رہے گا‘‘ اب آپ بتائیں کہ ایک فرم یا کمپنی ایک سو سال سے ایک ٹریڈ مارک اور ایک ہی نام پر کام کر رہی ہے۔ ظاہر ہے اس کی ایک ساکھ، تاریخ اور ٹریڈ مارک ہے۔اس میں ایک دو آدمی الگ ہو کر ایک نئی کمپنی بنا لیتے ہیں۔آپ صرف یہ بتائیں کہ کیا اس نئی کمپنی کو پرانی کمپنی کا نام، اس کا مونوگرام اور اس کے ٹریڈ مارک کو استعمال کرنے کا حق حاصل ہوگا؟

صحافی نے جواب میں کہا: نہیں، ایسا نہیں ہوسکتا۔وہ نئے نام سے کمپنی بنائے، کمپنی چلائے اور نیا مونوگرام بنائے۔

میں نے ان سے عرض کیا: جب دنیا کے کسی قانون اور رواج میں اس کی گنجائش نہیں ہے تو یہاں اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ ایسا فراڈ روا رکھنے پر کیوں زور دیا جا رہا ہے؟

یہ بات سن کر وہ خاموش ہوگیا تو میں نے کہا: بات یہ نہیں ہے کہ ہم ان کے حقوق نہیں مانتے۔بلکہ آپ سے میرا ایک سوال ہے: میں پاکستان میں رہتا ہوں۔ پاکستان میں عیسائی رہتے ہیں، یہودی رہتے ہیں، سکھ اور ہندو رہتے ہیں۔کیا کبھی کسی نے وقتاً فوقتاً عیسائیوں پر چڑھائی کی ہے کہ وہ جلسہ کیوں کر رہے ہیں یا وہ کیوں اپنے اشاعتی ادارے چلا رہے ہیں؟ سال میں دو ایک بار تو اتنے زیادہ سکھ آ جاتے ہیں ہر طرف انہی کی پگڑیاں نظر آتی ہیں؟ مگر کیا کبھی کسی عالم دین نے ان کے آنے اور مذہبی معاملات ادا کرنے پر

کوئی سوال یا اعتراض اٹھایا؟ اسی طرح عیسائیوں اور ان کے گرجا گھروں پر سوال کیوں نہیں اٹھتا؟ یہودیوں سے کیوں نہیں پوچھا جاتا؟ ہندوؤں کی دیوالی، ہولی اور پوجا پاٹ پر کیوں کوئی اعتراض نہیں ہوتا؟ آخر قادیانیوں پر ہی کیوں اعتراض ہوتا ہے؟

مہمان نے کہا: واقعی یہ دلچسپ سوال ہے آپ خود ہی بتایئے اس کا کیا سبب ہے؟

ان سے عرض کیا: بات دراصل یہ ہے ہندو اپنے آپ کو ہندو کہہ کر بات کرتے ہیں اور اپنے حقوق کے دائرے میں رہتے ہیں اور سکھ اپنے حقوق کے دائرے میں رہتے اور ہم پر کوئی دعویٰ نہیں جماتے۔ مسئلہ وہاں سے شروع ہوتا ہے۔ جہاں قادیانی اپنا الگ وجود رکھنے کے باوجود اسے الگ تسلیم نہیں کرتے اور ہمارے حقوق اپنے نام الاٹ کرانا چاہتے ہیں۔ آپ بتائیں یہ کیسے ممکن ہے؟ صحیح یا غلط کی بات الگ ہے۔ مگر تفریق کا اصول یہودیوں، عیسائیوں اور مسلمانوں کی طرح یہاں بھی ویسے ہی لاگو ہوگا کہ مرزائے قادیان کی نبوت اور وحی پر ایمان لانے والے الگ مذہب رکھتے ہیں اور اس کا انکار کرنے والوں کا مذہب الگ ہے۔

میں نے سلسلۂ کلام کو آگے بڑھاتے ہوئے مزید کہا: اس لئے زیادتی ہم نہیں کر رہے ہیں۔ زیادتی تو خود قادیانی کر رہے ہیں اور اس زیادتی پر بین الاقوامی رائے عامہ کی لابیاں یا مخصوص این .جی .اوز قادیانیوں کی تائید وحمایت کرکے ہمارے جذبات اور ہمارے عقائد، ہمارے مفادات اور ہمارے اسٹیٹس کو مجروح کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اسی طرح قادیانی مذہب کے حاملین کے بین الاقوامی سیاسی عزائم کی ایک تاریخ ہے۔ جسے یہاں پر زیر بحث نہیں لا رہا۔ پیغمبروں سے لے کر صحابہ کرامؓ تک کے بارے میں ان کے گرو مرزا غلام احمد کی، معیار اخلاق اور عقل سے گری گفتگو دہراتے ہوئے طبیعت کراہت محسوس کرتی ہے۔ پھر ان کی طرف سے دین اسلام میں تحریف تو ایک ناقابل انکار حقیقت ہے۔ ان سب زیادتیوں کے باوجود یہ نام مسلمانوں جیسے رکھیں، اپنے مراکز کو مساجد قرار دیں، اپنی پروپیگنڈا امہات کو تبلیغ اسلام قرار دیں اور سادہ لوح افراد کو مغالطہ انگیزی کا شکار کریں تو کوئی انصاف پسند انسان ایسی تخریب اور جعل سازی کو بھلا کیسے قبول کرسکتا ہے؟ اس لئے ستمبر ۱۹۷۴ء میں پاکستان کی پارلیمنٹ نے انہیں مسلمانوں سے الگ مذہب کا پیروکار قرار دیا تھا، جو مبنی برحقیقت فیصلہ ہے۔ اب وہ دنیا کے تسلیم شدہ اصولوں اور پاکستان کے آئین وقانون کی خلاف ورزی کرکے خود اشتعال انگیزی کرتے ہیں۔ اگر وہ بھلے سبھاؤ اپنے مذہب پر چلیں، اپنی ہی نئی اصطلاحات، منفرد شناخت اور الگ نام برتیں اور پاکستان کے قانون کو تسلیم کریں تو کسی کو کیا اعتراض ہوگا؟

(ماہنامہ عالمی ترجمان القرآن جون ۲۰۲۰ء ص ۴۳ تا ۴۶)

قادیانیت کی حقیقت

جناب خالد مسعود ایڈووکیٹ

حضرت محمد ﷺ اللہ رب العزت کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ آپ ﷺ کی ختم نبوت پر دلالت کے لئے قرآن پاک کی تقریباً سو آیات اور دو سو دس احادیث مبارکہ روز روشن کی طرح عیاں ہیں۔ امت ۱۴۰۰ سال سے زائد عرصہ سے اس مسئلہ متحد اور متفق ہے اور آپ ﷺ کی ختم نبوت پر کوئی دوسری رائے نہیں ہے۔ مسلمان ہر بات برداشت کرسکتا ہے لیکن اپنی نبی کی ختم نبوت پر کسی ڈاکو کو برداشت نہیں کرسکتا ہے۔

کچھ روشن خیال لوگوں کا خیال ہے کہ قادیانی مظلوم ہیں۔ ایک ٹی.وی کے میزبان نے اپنے ایک پروگرام میں اپنے مہمان سے مختلف سوالات کئے اور جاتے جاتے ایک یہ بات بھی کہہ گیا کہ: ’’چلو اس پر پھر کسی پروگرام میں بات کریں گے کہ کیا پارلیمنٹ کسی کو بھی کافر قرار دینے کا حق رکھتی ہے۔‘‘

قادیانی اپنے نظریات، عقائد اور تحریرات کی روشنی میں کافر تھے، کافر ہیں اور کافر رہیں گے۔ علماء نے ہر دور میں ان کی گرفت کی ہے اور علماء کی کوششوں سے ۷۳ سال بعد پارلیمنٹ نے قادیانیوں کو پورا موقع فراہم کرکے ان کی بات کو سن کر آخر کار ان کے کفر کا فیصلہ کیا۔ علماء نے قادیانیوں کے کفر کے بارے میں بتلایا۔ پارلیمنٹ نے ان کو کافر قرار دیا اور پاکستان کی تقریباً تمام عدالتوں نے ان کے کفر پر مہر ثبت کی ہے۔ علامہ اقبالؒ نے بھی کہا تھا کہ’’ قادیانی اسلام اور ملک دونوں کے غدار ہیں۔‘‘

مرزا قادیانی کی تحریرات بمعہ حوالہ جات

۱...... ’’میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے اور اس نے تصدیق کے لئے بڑے بڑے نشان ظاہر کئے ہیں جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں۔‘‘ (تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۶۸، روحانی خزائن ج ۲۲ ص ۵۰۳)

۲...... ’’جب تک طاعون دنیا میں رہے، گو ستر سال تک رہے قادیان کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا۔ کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے اور یہ تمام امتوں کے لئے نشان ہے...... سچا خدا وہی ہے۔ جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔‘‘ (دافع البلاء، ص ۱۰،۱۱ روحانی خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۰،۲۳۱)

۳...... ’’بس چونکہ اس کا رسول یعنی فرستادہ ہوں۔ مگر بغیر کسی نئی شریعت اور نئے دعوے اور نئے نام کے بلکہ اسی نبی کریم خاتم الانبیاء کا نام پاکر اور اسی میں ہوکر اور اسی کا مظہر بن کر آیا ہوں۔‘‘

(نزول المسیح ص ۲،۳ روحانی خزائن ج ۱۸ ص ۳۸۰،۳۸۱)

۴...... ’’ہم اس کے جواب میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بیان کرتے ہیں کہ میرے اس دعویٰ کی حدیث بنیاد نہیں بلکہ قرآن اور وحی ہے جو میرے پر نازل ہوئی۔ ہاں تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں اور میری وحی کے معارض نہیں اور دوسری حدیثوں کو ہم ردّی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔‘‘ (اعجاز احمدی ص۳۰، روحانی خزائن ج۱۹ص۱۴۰)

۵...... ’’بلکہ خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے میرا جواب یہ ہے کہ اس نے میرا دعویٰ ثابت کرنے کے لئے اس قدر معجزات دکھائے ہیں کہ بہت ہی کم نبی ایسے آئے ہیں۔ جنہوں نے اس قدر معجزات دکھائے ہوں۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ اس نے اس قدر معجزات کا دریا رواں کر دیا ہے کہ باستثناء ہمارے نبی کریم ﷺ کے باقی تمام انبیاء علیہم السلام میں ان کا ثبوت اس کثرت کے ساتھ قطعی اور یقینی طور پر محال ہے اور خدا نے اپنی حجت پوری کردی ہے۔ اب چاہے کوئی قبول کرے یا نہ کرے۔‘‘ (تتمہ حقیقۃ الوحی ص۱۳۶، روحانی خزائن ج۲۲ص۵۷۴)

۶...... ’’یہ ایک ایسا مبارک وقت ہے کہ تم میں وہ خدا کا فرستادہ موجود ہے جس کا صدہا سال سے امتیں انتظار کر رہی تھیں اور ہر روز خدا تعالیٰ کی تازہ وحی، تازہ بشارتوں سے بھری ہوئی نازل ہورہی ہے۔‘‘

(مکاشفات کا آخری سرورق مؤلفہ محمد منظور الٰہی قادیانی لاہوری، مجموعہ اشتہارات ج۳ص۴۹۷)

۷...... ’’اے عزیزو! تم نے وہ وقت پالیا ہے جس کی بشارت تمام نبیوں نے دی ہے اور اس شخص (مرزا صاحب) کو تم نے دیکھ لیا ہے جس کے دیکھنے کے لئے بہت سے پیغمبروں نے بھی خواہش کی تھی۔ اس لئے اب اپنے ایمانوں کو خوب مضبوط کرو اور اپنی راہیں درست کرو۔‘‘ (اربعین نمبر۴، ص۱۳، خزائن ج۱۷ص۴۴۲)

۸...... ’’چونکہ میری تعلیم میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور شریعت کے ضروری احکام کی تجدید بھی ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے میری تعلیم کو اور اس وحی کو جو میرے پر ہوتی ہے۔ فلک یعنی کشتی کے نام سے موسوم کیا...... اب دیکھو خدا نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا اور تمام انسانوں کے لئے اس کو مدار نجات ٹھہرایا۔‘‘ (اربعین نمبر۴، ص۶، روحانی خزائن ج۱۷ص۴۳۵ حاشیہ)

۹...... ’’میں بارہا بتلا چکا ہوں کہ میں بموجب آیت ’’واخرین منھم لما یلحقوا بھم‘‘ بروزی طور پر وہی خاتم الانبیاء ہوں اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں، میرا نام محمد ﷺ اور احمد ﷺ رکھا ہے اور مجھے حضور نبی رحمت ﷺ کا ہی وجود قرار دیا ہے۔ پس اس طور سے حضور نبی رحمت ﷺ کے خاتم الانبیاء ہونے میں میری نبوت سے کوئی تزلزل نہیں آیا۔ کیونکہ ظل اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا۔‘‘

(ایک غلطی کا ازالہ ص۵، روحانی خزائن ج۱۸ص۲۱۲)

۱۰...... ’’میں آدم ہوں، میں نوح ہوں، میں ابراہیم ہوں، میں اسحاق ہوں، میں یعقوب ہوں، میں

اسماعیل ہوں، میں موسیٰ ہوں، میں داؤد ہوں، میں عیسیٰ ابن مریم ہوں اور میں محمد ﷺ ہوں۔‘‘

(تتمہ حقیقت الوحی ص۸۴،۸۵، روحانی خزائن ج۲۲ ص۵۲۱)

۱۱...... ’’اس شخص کو یعنی مسیح موعود کو تم نے دیکھ لیا، جس کے دیکھنے کے لئے بہت سے پیغمبروں نے بھی خواہش کی تھی۔‘‘ (اربعین نمبر۴ ص۱۳، روحانی خزائن ج۱۷ ص۴۴۲)

۱۲...... (الف)’’اگرچہ دنیا میں بہت سے نبی ہوئے ہیں۔ میں عرفان میں ان نبیوں میں سے کسی سے کم نہیں ہوں۔‘‘

(ب)’’میں آدم ہوں نیز احمد مختار ہوں، میں نیکوں کے لباس میں ہوں۔‘‘

(ج)’’خدا نے ہر نبی کو (کمالات ومعجزات کا) جام دیا ہے مگر وہی جام مجھے لبالب بھر کر دیا۔‘‘

(د)’’میری آمد کی وجہ سے ہر نبی زندہ ہوگیا، ہر رسول میری قمیض میں چھپا ہوا ہے۔‘‘

(ہ)’’مجھے اپنی وحی پر یقین ہے اور اس یقین میں، میں کسی نبی سے کم نہیں ہوں۔ جو اسے جھوٹ کہتا ہے وہ لعنتی ہے۔‘‘ (نزول المسیح ص۹۹،۱۰۰، روحانی خزائن ج۱۸ ص۴۷۷،۴۷۸)

۱۳...... ’’خدا نے اس امت میں مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے اور اس نے اس دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا۔‘‘ (دافع البلاء ص۱۳، روحانی خزائن ج۱۸ ص۲۳۳)

۱۴...... ’’دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہوگئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئی ہیں۔‘‘

(نجم الہدیٰ ص۱۰، روحانی خزائن ج۱۴ ص۵۳)

۱۵...... ’’اور ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا تو صاف سمجھا جاوے گا کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے اور حلال زادہ نہیں۔‘‘ (انوار الاسلام ص۳۰، روحانی خزائن ج۹ ص۳۱)

۱۶...... ’’جس بنا پر میں اپنے تئیں نبی کہلاتا ہوں۔ وہ صرف اس قدر ہے کہ میں خداتعالیٰ کی ہم کلامی سے مشرف ہوں اور وہ میرے ساتھ بکثرت بولتا اور کلام کرتا ہے اور میری باتوں کا جواب دیتا ہے اور بہت سی غیب کی باتیں میرے پر ظاہر کرتا اور آئندہ زمانوں کے وہ راز میرے پر کھولتا ہے کہ جب تک انسان کو اس کے ساتھ خصوصیت کا قرب نہ ہو۔ دوسرے پر وہ اسرار نہیں کھولتا اور ان ہی امور کی کثرت کی وجہ سے اس نے میرا نام نبی رکھا ہے۔ سو میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں اور اگر میں اس سے انکار کروں تو میرا گناہ ہوگا اور جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے تو میں کیونکر انکار کر سکتا ہوں۔ میں اس پر قائم ہوں۔ اس وقت تک جو دنیا سے گزر جاؤں گا۔‘‘ (مرزاغلام احمد قادیانی کا خط مورخہ ۲۳؍مئی ۱۹۰۸ء بنام اخبار عام لاہور، حقیقۃ النبوۃ ص۲۷۰،۲۷۱)

۱۷...... ’’پس میں جب کہ اس مدت تک ڈیڑھ سو پیش گوئی کے قریب خدا کی طرف سے پا کر بچشم خود دیکھ

چکا ہوں کہ صاف طور پر پوری ہو گئیں تو میں اپنی نسبت نبی یا رسول کے نام سے کیونکر انکار کر سکتا ہوں اور جب کہ خود خدا تعالیٰ نے یہ نام میرے رکھے ہیں تو میں کیونکر رد کر دوں...... یا اس کے سوا کسی دوسرے سے ڈروں۔‘‘

(ایک غلطی کا ازالہ ص۳، روحانی خزائن ج۱۸ ص۲۱۰)

۱۸...... ’’پس اس وجہ سے (اس امت میں) نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں...... اور ضرور تھا کہ ایسا ہوتا...... جیسا کہ احادیث صحیحہ میں آیا ہے کہ ایسا شخص ایک ہی ہوگا۔ وہ پیش گوئی پوری ہو جائے۔ (حقیقت الوحی ص۳۹۱، روحانی خزائن ج۲۲ ص۴۰۶، ۴۰۷)

۱۹...... ’’ہمارا مذہب تو یہ ہے کہ جس دین میں نبوت کا سلسلہ نہ ہو وہ مردہ ہے۔ یہودیوں، عیسائیوں اور ہندوؤں کے دین کو جو ہم مردہ کہتے ہیں تو اسی لئے کہ ان میں اب کوئی نبی نہیں ہوتا۔ اگر اسلام کا بھی یہی حال رہا تو پھر ہم بھی قصہ گو ٹھہرے۔ کس لئے اس کو دوسرے دینوں سے بڑھ کر کہتے ہیں۔ آخر کوئی امتیاز بھی ہونا چاہئے۔ صرف سچے خوابوں کا آنا تو کافی نہیں کہ یہ تو چوہڑے چماروں کو بھی آجاتے ہیں۔ مکالمہ، مخاطبہ الٰہیہ ہونا چاہئے اور وہ بھی ایسا کہ جس میں پیش گوئیاں ہوں ہم پر کئی سالوں سے وحی نازل ہو رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کے کئی نشان اس کے صدق کی گواہی دے چکے ہیں۔ اس لئے ہم نبی ہیں۔ امر حق کے پہنچانے میں کسی قسم کا اخفا نہ رکھنا چاہئے۔‘‘ (حقیقۃ النبوۃ ص۲۷۲، اخبار بدر مورخہ ۵؍مارچ ۱۹۰۸ء ملفوظات ج۱۰ ص۱۲۷، ۱۲۸)

مرزا بشیر الدین محمود خلیفہ دوم جماعت احمدیہ پسر مرزا غلام احمد قادیانی

۲۰...... ’’جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی امت میں صرف محدثیت ہی جاری نہیں بلکہ اس سے اوپر نبوت کا بھی سلسلہ جاری ہے...... پس یہ بات بالکل روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کا دروازہ کھلا ہے...... اور جب کہ نبوت کا دروازہ علاوہ محدثیت کے امت محمدیہ میں کھلا ثابت ہو گیا تو یہ بھی ثابت ہو گیا کہ مسیح موعود بھی نبی اللہ تھے۔‘‘

(حقیقۃ النبوۃ ص۲۲۸، ۲۲۹، مصنفہ میاں محمود احمد خلیفہ قادیان، انوار العلوم ج۲ ص۵۴۲)

۲۱...... ’’اگر کوئی شخص مخلی بالطبع ہو کر اس بات پر غور کرے گا...... روز روشن کی طرح اس پر ظاہر ہو جائے گا کہ مسیح موعود ضرور نبی ہے۔ کیونکہ یہ ممکن ہی نہیں کہ ایک شخص کا نام قرآن کریم نبی رکھے۔ آنحضرت ﷺ نبی رکھیں، کرشن نبی رکھے، زرتشت نبی رکھے، دانیال نبی رکھے اور ہزاروں سالوں سے اس کے آنے کی خبریں دی جارہی ہوں۔ لیکن ان سب شہادتوں کے باوجود وہ پھر بھی غیر نبی کا غیر نبی ہی رہے۔‘‘

(حقیقۃ النبوۃ ص۱۹۸ انوار العلوم ج۲ ص۵۱۴)

۲۲...... ’’درحقیقت خدا کی طرف سے خدا تعالیٰ کی مقرر کردہ اصطلاح کے مطابق قرآن کریم کے بتائے

ہوئے معنوں کی رو سے نبی ہو اور نبی کہلانے کا مستحق ہو، تمام کمالات نبوت اس میں اس حد تک پائے جاتے ہوں۔ جس حد تک نبیوں میں پائے جانے ضروری ہیں تو میں کہوں گا کہ ان معنوں کی رو سے حضرت مسیح موعود حقیقی نبی تھے۔'' (القول الفصل ص۱۲، ج۲ ص۲۷۴)

۲۳...... ''پس شریعت اسلام نبی کے جو معنی کرتی ہے اس کے معنی سے حضرت (مرزا) صاحب ہرگز مجازی نبی نہیں ہیں بلکہ حقیقی نبی ہیں۔'' (حقیقۃ النبوۃ ص۱۷۴، انوار العلوم ج۲ ص۴۹۳)

۲۴...... ''اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود (مرزا صاحب) کا جو بلحاظ مدارج کئی نبیوں سے بھی افضل ہیں اور صرف محمد ﷺ کے نائب ہو کر ایسے مقام پر پہنچے کہ نبیوں کو بھی اس مقام پر رشک ہے۔'' (خطبہ عید میاں محمود احمد خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل ج۲۰ نمبر۱۰۰ ص۷ مؤرخہ ۵؍فروری ۱۹۳۳ء)

۲۵...... ''حضرت مسیح موعود کا یہ فرمانا کہ رسول اللہ ﷺ کے افاضہ کا کمال ثابت کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے مجھے مقام نبوت پر پہنچایا۔ ثابت کرتا ہے کہ آپ کو واقع میں نبی بنادیا گیا۔ ورنہ کسی اور معنی کی رو سے آنحضرت ﷺ کے افاضہ کا کمال ثابت نہیں ہوتا۔'' (حقیقۃ النبوۃ ص۲۲۱، انوار العلوم ج۲ ص۵۳۶)

۲۶...... ''دیکھو تم ایسے زمانے میں پیدا کئے گئے ہو جس کی تیرہ سو سال سے لوگ خواہش کرتے چلے آئے ہیں۔ امام شافعی، ابن حزن (ابن حزم) ابن حجر، ابن قیم، محی الدین ابن عربی، عبدالقادر جیلانی، شہاب الدین سہروردی یہ لوگ اور حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ جن کے متعلق مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ ائمہ سے بڑھ کر ہیں۔ ان سب سے بڑھ کر حضرت مسیح موعود (مرزا) صاحب ہیں اور پہلے جن کا ذکر کیا گیا ہے، وہ وہ ہیں جو حسرتیں کرتے فوت ہوگئے ہیں کہ ہمیں مسیح موعود (مرزا صاحب) کا زمانہ میسر ہو۔'' (خطبہ جمعہ میاں محمود احمد خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان ج۱۲ نمبر۴۱ ص۹ مؤرخہ ۱۵؍جولائی ۱۹۲۴ء)

مرزا بشیر احمد ایم۔اے پسر مرزا غلام احمد قادیانی مؤلف سیرت المہدی

۲۷...... ''غرضیکہ یہ ثابت شدہ امر ہے کہ مسیح موعود (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی) اللہ تعالیٰ کا ایک رسول اور نبی تھا اور وہی نبی تھا جس کو نبی کریم ﷺ نے نبی اللہ کے نام سے پکارا اور وہی نبی تھا جس کو خود اللہ تعالیٰ نے اپنی وحی میں ''یا ایہا النبی'' کے الفاظ سے مخاطب کیا۔''

(کلمۃ الفصل مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد قادیانی مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجز قادیان ج۱۴ نمبر۳ ص۱۱۴)

۲۸...... ''اب معاملہ صاف ہے۔ اگر نبی کریم کا انکار کفر ہے تو مسیح موعود کا انکار بھی کفر ہونا چاہئے۔ کیونکہ مسیح موعود نبی کریم سے کوئی الگ چیز نہیں ہے بلکہ وہی ہے۔ اگر مسیح موعود کا منکر کافر نہیں تو نعوذ باللہ نبی کریم کا منکر بھی کافر نہیں۔ کیونکہ یہ کس طرح ممکن ہے کہ پہلی بعثت میں تو آپ کا انکار کفر ہو۔ مگر دوسری بعثت میں

جس میں بقول حضرت مسیح موعود آپ کی روحانیت اقویٰ اور اکمل اور اشد ہے، آپ کا انکار کفر نہ ہو۔‘‘

(کلمۃ الفصل مصنفہ بشیر احمد قادیانی مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجز قادیان ج۱۴ نمبر۳ ص۱۴۶،۱۴۷)

۲۹…… ’’اور یہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ وہ ایک دفعہ اور خاتم النبیین کو دنیا میں مبعوث کرے گا جیسا کہ آیۃ ’’واخرین منہم ‘‘ سے ظاہر ہے کہ پس مسیح موعود خود محمد رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے۔‘‘ (کلمۃ الفصل از بشیر احمد قادیانی مندرجہ ریویو آف ریلیجز قادیان ج۱۴ نمبر۳ ص۱۵۸)

اخبار الفضل قادیان

۳۰…… ’’ہم نے مرزا کو بحیثیت مرزا نہیں مانا بلکہ اس لئے کہ خدا نے اسے محمد رسول اللہ فرمایا۔کوئی نیا نبی نہیں آیا نہ پرانے نبیوں میں سے بلکہ محمد کی نبوت محمد ہی کے پاس رہی۔یہی وجہ ہے کہ حضور (مرزا صاحب) نے اپنی نبوت کو ظلی و مجازی نبوت کہا کہ اگر حقیقی و مستقل نبوت نہ کہا۔بعض لوگ اس نکتہ کو نہیں سمجھتے……میرا ایمان ہے کہ اگر مرزا صاحب مستقل اور حقیقی نبی ہوتے تو ہر گز ہر گز یہ درجہ نہ پاتے جو محمد رسول اللہ ﷺ ہو کر پایا۔

تم پر اللہ کا بڑا فضل ہے کیونکہ اگر تم اپنی ساری جائیدادیں سارے اموال اور جانیں قربان کر دیتے تو بھی صحابہ کرام میں شامل نہ ہو سکتے۔یہ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ غوث، قطب اور جتنے بزرگ امت محمدیہ میں گزرے ہیں۔ان کا ایمان صحابی کے ایمان کے برابر نہیں ہو سکتا……اللہ نے تمہیں محمد رسول اللہ کا چہرہ مبارک دکھا کر اس کی صحبت سے مستفاد کر کے صحابہ کرام کے گروہ میں شامل کر دیا۔‘‘

(تقریر سید سرور شاہ قادیانی اخبار الفضل قادیان مؤرخہ ۲۸؍دسمبر ۱۹۱۴ء)

۳۱…… ’’مسیح موعود کی جماعت ’’واخرین منہم ‘‘ کی مصداق ہونے سے آنحضرت کے صحابہ میں داخل ہے اور ظاہر ہے کہ آنحضرت کے صحابہ ہونے کے لئے صحابہ نے آنحضرت کا وجود پایا ہو۔پس صحابہ بننے کی شان ایک امتی پر ایمان لانے کا نتیجہ نہیں ہو سکتی اور احمدی بننے کا مرتبہ احمد پر ایمان لانے سے ہو سکتا ہے، نہ کسی غلام احمد پر۔ایک غلطی کا ازالہ ص۱، خزائن ج۱۸،ص۲۰۷ (اشتہار) میں حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ ’’محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم ‘‘ کے الہام میں محمد رسول اللہ سے مراد میں ہوں اور محمد رسول اللہ، خدا نے مجھے کہا ہے۔اب اس الہام سے دو باتیں ثابت ہوتی ہیں:

۱…… یہ کہ آپ (مرزا صاحب) محمد ہیں اور آپ کا محمد ہونا بلحاظ رسول اللہ ہونے کے نہ کسی اور لحاظ سے۔

۲…… آپ کے صحابہ آپ کی اس حیثیت سے محمد رسول اللہ کے ہی صحابہ ہیں جو ’’اشداء علی الکفار رحماء بینھم ‘‘ کی صفت کے مصداق ہیں۔‘‘ (اخبار الفضل قادیان ج۳ نمبر۱۰، ۱۵؍جولائی 1915)

۳۲…… ’’لیکن میں مہدی اور محمد (ﷺ) کا بروز بھی ہوں۔اس لئے میری امت کے حصے ہوں گے۔ایک

وہ جومسیحیت کا رنگ اختیار کریں گے اور یہ تباہ ہو جائیں گے اور دوسرے وہ جو مہدویت کا رنگ اختیار کریں گے۔‘‘

(ارشاد مرزا غلام احمد قادیانی مندرجہ اخبار الفضل قادیان ج۳ نمبر۱۳ مورخہ ۲۶؍جنوری ۱۹۱۶ء)

۳۳…… (عنوان مندرجہ اخبار الفضل قادیان ج۱۰ نمبر۳۰ ص۱-۲ مورخہ ۱۶؍اکتوبر ۱۹۲۲ء)

اے میرے پیارے جان رسول قدنی ۔ تیرے صدقے ترے قربان رسول قدنی
انت منی وانا منک خدا فرمائے ۔ میں بتاؤں تری کیا شان رسول قدنی
عرش اعظم پر تری حمد خدا کرے ۔ ہم ہیں ناچیز سے انسان رسول قدنی
دستخط قادر مطلق تری مسلوں پر کرے ۔ اللہ اللہ یہ تری شان رسول قدنی
آسمان اور زمین تو نے بنائے ہیں نئے ۔ تیرے کشفوں پر ہے ایمان رسول قدنی
پہلی بعثت میں محمد ہے تو اب احمد ہے ۔ تجھ پر اترا ہے قرآن رسول قدنی
سرمہ چشم تری خاک قدم بنواتے ۔ غوث اعظم، شہ جیلان رسول قدنی
اپنے اکمل کو بچا لیجئے کہ ہے زوروں پر ۔ اس کے عصیاں کا طغیان رسول قدنی

۳۴…… ’’اللہ تعالیٰ نے اس آخری صداقت کو قادیان کے ویرانہ میں نمودار کیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جو فارسی النسل ہیں۔ اس اہم کام کے لئے منتخب فرمایا اور فرمایا میں تیرے نام کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ زور آور حملوں سے تیری تائید کروں گا اور جو دین تو لے کر آیا ہے اسے تمام دیگر ادیان پر بذریعہ دلائل وبراہین غالب کروں گا اور اس کا غلبہ دنیا کے آخر تک قائم رکھوں گا۔‘‘ (الفضل ج۲۲ مورخہ ۳؍فروری ۱۹۳۵ء)

۳۵…… ’’پس ہر احمدی کو جس نے احمدیت کی حالت میں حضور علیہ السلام (یعنی مرزا قادیانی) کو دیکھا یا حضور نے اسے دیکھا صحابی کہا جائے گا۔ کیونکہ جب تم علی الاعلان کسی کو صحابی کہو گے تو گویا تم نے کوٹھوں پر چڑھ کر مسیح موعود علیہ السلام (مرزا) کی نبوت کا اعلان کر دیا اور اگر تم منارہ پر چڑھ کر کسی کے صحابی ہونے کا اعلان کرو گے تو دوسرے لفظوں میں تم نے منارہ پر چڑھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرزا) کی نبوت کی منادی کر دی۔ کیونکہ جتنی دفعہ یہ لفظ بولا جائے گا۔ اتنی ہی دفعہ حضرت مسیح موعود (مرزا) کی نبوت کی دنیا میں منادی ہوگی۔ (اخبار الفضل قادیان ج۲۴ نمبر۶۴ مورخہ ۱۳؍ستمبر ۱۹۳۶ء)

قاضی ظہور الدین اکمل (شاعر مرزا غلام احمد قادیانی)

۳۶……

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں ۔ اور آگے سے بڑھ کر ہیں اپنی شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل ۔ غلام احمد کو دیکھے قادیان میں

(قاضی ظہور الدین اکمل قادیانی اخبار پیغام صلح مورخہ ۱۴؍مارچ ۱۹۱۶ء، اخبار بدر قادیان نمبر۴۳ ج۲، ۲۵؍اکتوبر ۱۹۰۶ء ص۴)

درج بالا حوالہ جات کا ذمہ دار ہوں اور ان کے ثبوت بھی موجود ہیں ۔ یہ صرف چند حوالہ جات ہیں۔مزید مطالعہ کے لئے پروفیسر محمد الیاس برنی کی کتاب ’’قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ‘‘اور محمد متین خالد کی کتاب ’’ثبوت حاضر ہیں‘‘اور’’قادیانیت اسلام کے نام پر دھوکہ‘‘ دیکھی جاسکتی ہیں۔جن کے پڑھنے سے قادیانیت کا صلی چہرہ آشکار ہوجاتا ہے۔قادیانیت واقعی اسلام کے نام پر ایک دھوکہ اور فریب ہے۔ قادیانیت کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

قارئین کرام درج بالا حوالہ جات کی ہر ہر شق قابل بحث اور قابل مواخذہ ہے۔میں ان پر اپنی کوئی رائے قائم نہیں کرنا چاہتا۔ بلکہ آپ پر چھوڑتا ہوں کہ آپ خود فیصلہ کریں کہ قادیانی اسلام اور حضور اکرم ﷺ کے کتنے بڑے دشمن ہیں۔خدارا اپنے دشمنوں کو پہچانیں اور ان کا محاسبہ کریں۔لوگوں کے اندر ختم نبوت کی آگاہی وشعور پیدا کریں اور لوگوں کے ایمان کو ان ڈاکوؤں سے بچائیں تاکہ ہم لوگ قیامت کے دن حضور خاتم النبیین ﷺ کی شفاعت کے مستحق بن سکیں۔

ایک فیملی کا قادیانیت سے تائب ہوکر قبول اسلام

وائٹل کالونی ہارون آباد ضلع بہاول نگر کی جامع مسجد میں تحفظ ختم نبوت کے حوالہ سے ایک پروگرام ہوا۔بعد نماز عصر مولانا مفتی بدر عالم نے بیان کیا۔بعد ازاں مولانا محمد قاسم رحمانی نے حقانیت اسلام پر بیان کیا اور محمد مونس قمر کو قادیانیت کی تردید اور کلمہ طیبہ پڑھاتے ہوئے حضور نبی کریم ﷺ کو اللہ کا آخری پیغمبر ہونے کا اقرار کرایا۔نومسلم محمد مونس اور ان کی فیملی نے مرزا قادیانی اور اس کے تمام کفریہ عقائد پر لعنت بھیجتے ہوئے قادیانیت سے تائب ہونے کا اعلان کیا۔حلف نامہ بھی تحریر کیا کہ:’’محمد مونس قمر ولد محمد نیاز قمر،۲سمیرا ناصر زوجہ محمد مونس قمر،۳فوزیہ مونس،۴مطہر مونس،۵مقتدر احمد اور ۱۶نیس احمد،جو کہ پہلے احمدیہ(قادیانی)ذریت کے پیروکار تھے،ہم حلفاً اقرار کرتے ہیں کہ بلا جبر واکراہ اسلام کے متعلق مطالبہ کے بعد تمام شکوک وشبہات دور کرنے کے بعد دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ہمیں کسی گروہ نے مجبور نہیں کیا۔ہم مستقبل میں اسلام پر عمل پیرا رہیں گے۔اللہ تعالیٰ ہمارا حامی وناصر ہو۔‘‘اس موقع پر ایم پی اے چوہدری غلام مرتضیٰ اور حاجی غلام یاسین بھی موجود تھے۔ پورے اجتماع میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔حاضرین مجلس نے نومسلمین کے لئے استقامت فی الدین کی دعا کی۔

قادیانیت پر لعنت بھیج کر اسلام قبول کرلیا

نصیر بلوچ نوکوٹ میرپورخاص کا رہائشی مدینہ مسجد میرپورخاص مولانا حفیظ الرحمان کے ہاتھ پر کلمہ پڑھا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میرپورخاص کے مبلغ مولانا مختار احمد بھی موجود تھے سب نے مبارکباد دی اور مولانا حفیظ نے استقامت کے لئے دعا کرائی۔

تبصرہ کتب

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ...... مبصر: مولانا اللہ وسایا!

تحریک آزادیٔ ہند اور جامعہ مظاہر علوم سہارنپور: مصنف: حضرت مولانا سید محمد شاہد سہارن پوری: ۴ جلدیں: ضخامت: جلد اوّل ۴۳۷ صفحات: جلد دوم ۲۴۲ صفحات: جلد سوم ۳۷۴ صفحات: جلد چہارم ۲۵۰ صفحات: کل صفحات چہار جلد ۱۳۰۲: ناشر: مکتبہ یادگار شیخ مبارک شاہ سہارن پور!

حضرت مولانا سید محمد شاہد سہارن پوری کو حق تعالیٰ نے تعلیم وتدریس، خطابت وصحافت کی صفات محمودہ سے وافر حصہ نصیب فرمایا۔ آپ برکۃ العصر شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا کاندھلویؒ کے نواسے اور جامعہ مظاہر العلوم سہارن پور کے ناظم اعلیٰ ہیں۔ آپ کو حق تعالیٰ نے خوبیوں کا مرقع بنایا ہے۔ انتہائی زیرک اور معاملہ فہم ہونے کے ساتھ تاریخ ساز شخصیت کے حال ہیں۔ مظاہر علوم اور تبلیغ کا آپس میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔ حضرت مولانا احمد علی محدث سہارن پوریؒ سے شیخ الحدیث مولانا زکریا کاندھلویؒ تک کی روایات کے امین اور اس قافلہ حق وصداقت، علم وعمل، اخلاص وللّٰہیت اور جراٴت وبہادری کے اس وقت آپ جانشین ہیں۔ آپ کی تمام تصانیف معلومات کا بیش بہا خزانہ، سہل نگاری، حقائق کا انبار اور موضوع سے انصاف بلکہ کمال انصاف پر شاہد عدل ہیں۔ جس موضوع پر آپ کی تصنیف مل جائے تو سمجھئے کہ اس موضوع پر دیگر ذخیرہ کتب سے آپ مستغنی ہوگئے۔ آپ کی زیر نظر تصنیف بھی انہی خصوصیات اور خوبیوں کی حامل ہے۔ چار جلدوں پر مشتمل آپ کی اس تصنیف لطیف کے آٹھ ابواب ہیں:

پہلی جلد تین ابواب پر مشتمل ہے: باب اوّل: سلطنت مغلیہ کا عروج وزوال، انگریزوں کی ہندوستان آمد اور بے پناہ مظالم، خاندان ولی اللّٰہی کی قربانیاں، علماء دیوبند اور سہارن پور کی عظیم الشان قیادت کی تفصیلات پر مشتمل ہے۔ دوسرا باب: آزادی ہند کو جلا بخشنے والی قومی وملی ودینی ومذہبی تحریکات میں جامعہ مظاہر علوم کا مؤقف خدمات وکردار۔ تیسرا باب: چند سلگتے مسائل اور ان پر جامعہ کا انداز تکلم اور طرز عمل۔ اس میں گیارہ تحریکات یا اہم امور پر باحوالہ خامہ فرسائی کی گئی ہے: ۱......سید شہید گنج کا المیہ، ۲......۱۹۳۶ء کا معرکۃ الآراء الیکشن، ۳...... حج میں پیدا کی جانے والی مشکلات اور اس پر احتجاج، ۴...... نیاز فتح پوری کا تعاقب اور ان کی تحریروں کا تعاقب، ۵...... مدارس عربیہ اور سرکاری امداد، ۶......مہاتما گاندھی اور جواہر لال نہرو، ۷...... ووٹ کا مستحق اور حق دار کون، ۸......شاتمان رسول کے ذریعہ توہین رسالت، ۹......مساجد کے سامنے شوروشغف اور باجا بجانا، ۱۰......کھدر کا لباس اور اس کی شرعی وسیاسی ضرورت، ۱۱......انجمن خدام کعبہ۔

ان ابواب کے آخر پر حواشی اور قدیم مآخذ کا عکس دینے کا اہتمام کیا گیا اور یہ سلسلہ آخر کتاب تک جاری ہے۔ یوں سینکڑوں اس زمانہ کے کتب ورسائل اور پمفلٹ واشتہارات جو آج کسی بھی طرح نوادرات سے کم حیثیت نہیں رکھتے۔ ان کے ٹائٹل اور دیگر حوالہ جات کے عکس سے جہاں کتاب کی ثقاہت آسمان کی بلندیوں کو چھوتی نظر آتی ہے۔ وہاں وہ قاری کو گھر بیٹھے بٹھائے کئی صدیوں کے ورثہ کا مالک بنادیتی ہے۔

دوسری جلد چوتھے باب سے شروع ہوتی ہے۔ جس کا عنوان کانگریس ومسلم لیگ کی کشمکش میں جامعہ کا معتدل طرز فکر اور غیر جانبدارانہ رویہ ہے۔ پانچواں باب: جامعہ مظاہر علوم سہارن پور اور جمعیت علماء ہند اعتماد واعتبار اور حسن تعلق کی ایک لازوال تاریخ۔ چھٹا باب: مجاہدین آزادی کی وفات پر تعزیتی تجاویز وجلسے۔ اس میں اڑتیس اکابر علماء حق پاک وہند کے قائدین اور تحریک آزادی کے نامور رہنماؤں کا انوکھا والبیلا تذکرہ ہے۔ مولانا مظہر نانوتوی سے شیخ الحدیث مولانا زکریا کاندھلوی تک جن شخصیات کا تذکرہ لکھا ہے۔ پڑھتے ہوئے ان شخصیات تک پوری زندگی کی چلتی پھرتی تصویر آنکھوں کے سامنے آجاتی ہے۔ ساتویں باب: اس میں :۱...... پاکستان اور ہجرت پاکستان۔۲...... مسلمانان ہند کی شرعی حیثیت۔ ۳...... ۱۹۴۷ء اور اس کے بعد کی تفصیلات پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔

تیسری اور چوتھی جلدیں آٹھویں باب کا احاطہ کئے ہوئے ہیں۔ اس باب میں جامعہ کے سرپرستان، شوریٰ کے اراکین، مہتممین، نظماء، صدر مدرسین اور مجاہدین وطن وتحریک آزادی کے نامور رہنمایان جو مظاہر علوم کے فیض یافتہ بھی تھے، ان کے حالات وسوانح پر مشتمل ایک سوبیس حضرات کے ایمان پرور تذکرے اس قرینہ وسلیقہ سے جمع کردیئے ہیں جو بجائے خود ایک تاریخی دستاویز اور گرانقدر تذکرہ خیر ہے ایک سوبیس اکابر کے اجمالی حالات جس میں کسی قابل ذکر واقعہ کو چھوڑا نہیں اور بلاوجہ طوالت کو قریب نہیں پھٹکنے دیا، پر مشتمل یہ دونوں جلدیں سوانح نگاری کا بھی شاہکار ہیں۔ ان شخصیات نے جس جس تحریک میں حصہ لیا آب دار موتیوں کی طرح اسے ایسے پیش کیا ہے کہ مصنف کے قلم حقائق ومعلومات کا انسائیکلو پیڈیا پیش کرتا نظر آتا ہے۔ فقیر اپنے رفقاء سے التماس کرتا ہے کہ اسے پڑھیں۔ ان میں سے جن حضرات نے تحریک ختم نبوت کے الاؤ کو روشن کرنے میں مثالی کردار ادا کیا۔ ان کے ذکر خیر کو اس کتاب سے منتخب کرلیا جائے تو ایک عنوان کی تاریخ پر مشتمل ایک تصنیف بنی بنائی ملتی نظر آتی ہے۔

کتاب کیا ہے صدیوں کی برصغیر کی تاریخ کا انسائیکلو پیڈیا اور معلومات کا بیش بہا سمندر۔ مصنف کے قلم نے امت مسلمہ کو ایسے ممنون احسان کیا ہے کہ پڑھتے ہوئے ہر انصاف پسند قاری کی گردن زیر بار ہوئے بغیر چارہ نہیں پاتی۔ مولانا سید محمد شاہد سہارن پوری واقعی نسبتوں کے وارث وحدی خاں اور عظمتوں کے حامل ایسے اہل قلم ہیں۔ جنہیں اس تصنیف پر جتنا خراج تحسین پیش کیا جائے کم اور بالکل کم ہے۔

جماعتی سرگرمیاں

ادارہ

تحفظ ختم نبوت کورسز ننکانہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کے زیر اہتمام مختلف مقامات پر پانچ سہ روزہ تحفظ ختم نبوت ملٹی میڈیا پروجیکٹر کورسز منعقد ہوئے۔ اجمالی رپورٹ ذیل میں ملاحظہ فرمائیں:

پہلا کورس: ۲۱، ۲۲، ۲۳/ اگست ۲۰۲۰ء نماز مغرب تا عشاء جامع مسجد مدنی چک منشی والا ضلع ننکانہ میں بصدارت حاجی محمد شفیق ورانا محمد اسلم اور بنگرانی مولانا محمد اسلم (امام وخطیب)۔

دوسرا کورس: ۲۴، ۲۵، ۲۶/ اگست ۲۰۲۰ء نماز مغرب تا عشاء جامع مسجد مکی (معروف حاجیاں والی) بچیکی ضلع ننکانہ میں زیر نگرانی مولانا محمد احسان اللہ راشدی (امام وخطیب)، بصدارت حافظ محمد اطہر۔

تیسرا کورس: ۲۸، ۲۹، ۳۰/ اگست ۲۰۲۰ء مغرب تا عشاء جامع مسجد چک نمبر ۵۶۵ گ ب (غربی) میں زیر نگرانی مولانا سید محمد الیاس شاہ (امام وخطیب) و بصدارت حاجی محمد اکبر، بکاوش مولانا محمد عمران اکبر۔

چوتھا کورس: ۲، ۳/ ستمبر ۲۰۲۰ء جامع مسجد محبوب ربانیؒ چک نمبر ۶۳/ ۱۰ بڑا چک سید والا روڈ ضلع ننکانہ صاحب میں زیر نگرانی مولانا محمد شوکت (امام وخطیب)۔

پانچواں کورس: ۴، ۵، ۶/ ستمبر ۲۰۲۰ء مغرب تا عشاء جامع مسجد اشرفیہ غلہ منڈی (اونچی مسجد) میں زیر نگرانی مولانا محمد کاشف جاوید، بصدارت چوہدری محمد بشیر زرگر، زیر سرپرستی چوہدری نصیب الٰہی گوجر۔

تمام کورسز کے تینوں روز کے اسباق ضلع شیخوپورہ وننکانہ کے مبلغ مولانا فضل الرحمٰن منگلا نے پڑھائے۔ اور تمام کورسز کی اختتامی تقریب سے مرکزی رہنما حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی خطاب کرتے رہے۔ کورسز میں پہلے دِن مسلمانوں اور مرزائیوں میں عقیدہ توحید و رسالت کا فرق، مرزا قادیانی کے جھوٹے دعویٰ نبوت، خدائی کے دعویٰ اور اُس کے کفریات کی وضاحت ہوتی رہی۔ دوسرے روز حیاتِ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مہدی علیہ الرضوان سے متعلق مسلمانوں اور قادیانیوں کے عقیدہ کی وضاحت جب کہ تیسرے دِن مرزائیوں کے عام مسلمانوں سے متعلق عقائد ونظریات بتاتے ہوئے عبارتوں کے حوالاجات عوام الناس کو پروجیکٹر سکرین پر دکھائے جاتے رہے۔ کورسز کے آخر میں شرکاء میں سوالات کے صحیح جوابات دینے پر مجلس کی منتخب کتب بطورِ انعام اور عمومی طور پر جماعت کا لٹریچر تقسیم ہوتا رہا۔

ختم نبوت کانفرنس پتوکی ضلع قصور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۲۷/اگست ۲۰۲۰ء جامعہ مسجد ملاں والا بائی پاس پتوکی میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں تلاوت ونعت حافظ ابوبکر لاہور، نقابت قاری نور محمد شاکر نے کی۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا عبدالرزاق مجاہد کے بیانات ہوئے۔ پروفیسر مسعودالحسن، مولانا کاشف، مولانا وحیدالحسن، پیر مسعود قادری نے خصوصی شرکت فرمائی۔ جب کہ میزبانی کا شرف مولانا محمد کامران ضلعی رہنما جمعیت علماء اسلام ضلع قصور نے حاصل کیا۔

دروس ختم نبوت وخطبہ جمعہ

۲۸/اگست بروز جمعہ بعد از نماز فجر کا درس مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے جامع مسجد گاؤں طوطل میں مولانا وحیدالحسن کے ہاں دیا۔ جامعہ محمودیہ رینالہ خورد اوکاڑہ میں جمعہ کا خطاب فرمایا۔ مولانا عبدالرزاق مجاہد نے جامع مسجد رینالہ خورد اوکاڑہ میں جمعہ کا خطاب فرمایا۔

خطبہ جمعۃ المبارک گوجرہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرہ کے زیراہتمام ۴ ستمبر کا خطبہ جمعۃ المبارک مرکزی جامع مسجد کپڑا بازار گوجرہ میں مولانا اللہ وسایا نے ارشاد فرمایا۔ نماز جمعہ اور اختتامی دعا حضرت مولانا اسعد مدنی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرہ نے فرمائی۔ جامع مسجد عائشہ گوجرہ میں ضلعی مبلغ مولانا محمد خبیب نے خطاب کیا۔

سکھر میں یوم ختم نبوت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اپیل پر ۴/ستمبر جمعہ کو یوم ختم نبوت منایا گیا۔ سکھر کی مساجد میں علماء کرام وخطیب حضرات نے ۱۹۷۴ء کی اسمبلی میں علماء کرام کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔ (محمد عزیر گجر)

یوم دفاع پاکستان ویوم دفاع ختم نبوت سیمینارز

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹوبہ ٹیک سنگھ کے زیراہتمام ستمبر یوم دفاع پاکستان (۱۹۶۵ء) اور ۷ ستمبر یوم دفاع ختم نبوت (۱۹۷۴ء) کے عنوان پر مولانا محمد عبداللہ لدھیانوی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹوبہ مولانا سعداللہ لدھیانوی خطیب جامع مسجد بلال غلہ منڈی ٹوبہ اور مفتی معاویہ محبوب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل ٹوبہ کی مشاورت کیساتھ مختلف مقامات پر پروگرام منعقد ہوئے: ۶ ستمبر بروز اتوار بعد نماز مغرب جامع مسجد بلال غلہ منڈی ٹوبہ میں پیر طریقت حضرت مولانا سید جاوید حسین شاہ دامت برکاتہم العالیہ اور مولانا محمد خبیب مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹوبہ نے خطاب فرمایا دعاومجلس ذکر بھی ہوئی۔ ۷ ستمبر بروز پیر

صبح ۹ بجے لالہ جی فیبر کس ٹوبہ میں زیرصدارت لالہ جی محمد عثمان بعد نماز ظہر جامع مسجد نیم والی کمالیہ میں زیر صدارت پیر جی عتیق الرحمٰن امیر مجلس تحفظ ختم نبوت کمالیہ بعد نماز عصر جامع مسجد الحسن چک نمبر ۳۲۵ ج ب دلم ٹوبہ میں زیرصدارت مولانا محمد قاسم مولانا محمد خبیب نے خطاب کیا۔ بعد نماز مغرب جامع مسجد خاتم الانبیاء ﷺ چک نمبر ۲۹۵ گ ب بیریا نوالا ٹوبہ میں زیرصدارت مولانا محمد عامر مولانا محمد خبیب مبلغ عالمی مجلس ٹوبہ کا خطاب ہوا۔ بعد نماز عشاء جامع مسجد الحسنین اتفاق ٹاؤن رجانہ میں زیرصدارت مولانا ساجد اقبال رہنماء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت رجانہ مولانا محمد اجمل نعمانی استاذ الحدیث جامعہ دارالعلوم ربانیہ پھلور اور ضلعی مبلغ مولانا محمد خبیب نے خطاب فرمایا۔ ۸ ستمبر بروز منگل بعد نماز فجر جامع مسجد رحمانیہ پیر محل میں درس قرآن مولانا محمد خبیب مبلغ ٹوبہ نے دیا بعد نماز عصر چک نمبر ۲۹۴ گ ب ٹوبہ بعد نماز مغرب چک نمبر ۳۵۵ ج ب گوجرہ میں بعد نماز عشاء جامع مسجد خضری پرانی منڈی گوجرہ زیرصدارت مفتی معاویہ محبوب کے ضلعی مبلغ مولانا محمد خبیب نے خطاب فرمایا۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء یوم فتح، یوم ختم نبوت کی مناسبت سے سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس مرکز ختم نبوت جامع مسجد عائشہ مسلم ٹاؤن لاہور میں منعقد ہوئی، کانفرنس کی دو نشستیں ہوئیں۔ پہلی نشست کی صدارت مجلس لاہور کے نائب امیر پیر میاں محمد رضوان نفیس نے کی جبکہ دوسری نشست کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے امیر شیخ الحدیث مولانا مفتی حسن نے کی۔ کانفرنس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، جامعہ اشرفیہ کے مہتمم مولانا حافظ فضل الرحیم، جماعت اسلامی کے نائب امیر لیاقت بلوچ، جمعیۃ اہلحدیث کے مرکزی رہنما علامہ ابتسام الٰہی ظہیر، جمعیت علماء پاکستان کے سیکرٹری جنرل مولانا محمد صفدر گیلانی، عالمی اتحاد اہلسنت والجماعت کے مرکزی رہنما مولانا مفتی عبدالواحد قریشی، وفاق المدارس لاہور ڈویژن کے مسئول مولانا مفتی عزیز الرحمٰن، جمعیۃ علماء اسلام لاہور کے سیکرٹری جنرل مولانا مفتی عبدالحفیظ، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا علیم الدین شاکر، مولانا محبوب الحسن طاہر، مولانا عبدالنعیم، مولانا محمد اشرف گجر، قاری جمیل الرحمٰن اختر، مولانا خالد محمود، مولانا شاہد عمران عارفی، مولانا محمد قاسم گجر سمیت کثیر تعداد میں علماء، قراء، اور عوام نے شرکت کی۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس ملتان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یونٹ سیدنا حسین ابن علیؓ ملتان کے زیراہتمام ۷ ستمبر ۲۰۲۰ء کو پانچویں

سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس جامع مسجد اللہ اکبر گلبرگ کالونی معصوم شاہ روڈ ملتان میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی سرپرستی حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور نگرانی جامع مسجد کے خطیب مولانا منیر احمد جالندھری نے فرمائی۔ تلاوت کلام پاک کے بعد مولانا محمد سعد جالندھری نے افتتاحی کلمات اور نقابت کے فرائض انجام دیئے۔ بعد ازاں مولانا محمد وسیم اسلم ضلعی مبلغ ملتان، شیخ الحدیث مولانا محمد احمد انور مان کوٹ، مولانا مفتی محمد عبداللہ خیر المدارس اور پیر طریقت مولانا سید جاوید حسین شاہ کے بیانات ہوئے۔ معروف نعت خواں جناب عزیز الرحمٰن شاہ نے ہدیہ نعت رسول مقبول ﷺ بھی پیش کیا۔

تحفظ ختم نبوت وعظمت صحابہؓ کانفرنس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یونٹ سیدنا سعد بن ابی وقاصؓ ملتان کے زیر اہتمام ۷ ستمبر ۲۰۲۰ء بعد نماز عشاء جامع فاروق اعظمؓ میں تحفظ ختم نبوت وعظمت صحابہ کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے مولانا محمد عبداللہ خادم، مولانا محمد وسیم اسلم، مولانا محمد مرسلین ودیگر حضرات کے خطابات ہوئے۔ نقابت کے فرائض یونٹ کے نگران مولانا محمد آصف نے انجام دیئے۔ کانفرنس کے اختتام پر جماعت کا لٹریچر بھی تقسیم ہوا اور عمومی طعام کا اہتمام بھی کیا گیا۔

ختم نبوت سیمینار پریس کلب تحصیل علی پور

۷ ستمبر بروز سوموار پریس کلب علی پور میں ایک عظیم الشان ختم نبوت سیمینار کا انعقاد کیا گیا۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مبلغ ختم نبوت مولانا حمزہ لقمان علی پوری نے انجام دیئے۔ تلاوت کلام پاک قاری محمد اکرم صابر نے کی۔ مولانا عبدالرزاق، مفتی خان میر چوک پرمٹ، مفتی محمد عمار علی پور، مولانا ذوالفقار قادری، مولانا کلیم احمد لدھیانوی، حافظ عمر خان گوپانگ، صدر بار جناب مجیب جکھڑ، صدر تحصیل پریس کلب جناب ہدایت علی زیدی، مولانا اجود حقانی، پروفیسر مولانا محمد مکی یاکیوالی، مولانا حبیب اللہ علی پور، مولانا منیر احمد نعمانی کے بیانات ہوئے۔ پروگرام کی کامیابی کے لئے جناب رانا تحسین نے خصوصی تعاون فرمایا۔

جنڈانوالہ تحفظ ختم نبوت کنونشن

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۷ ستمبر کو بعد از نماز عشاء جامع مسجد سنہری میں مولنا مفتی شفیق عامر سمیت علمائے کرام نے ۷ ستمبر کے حوالہ سے خطاب کیا۔

تحفظ ختم نبوت سیمینار میانوالی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میانوالی کے زیر اہتمام میونسپل کمیٹی میانوالی کے جناح ہال میں ایک عظیم

الشان تحفظ ختم نبوت سیمینار منعقد ہوا۔ جس میں علمائے کرام سمیت زندگی کے مختلف شعبہ ہائے زندگی سے وابستہ عوام الناس نے بھرپور شرکت کی۔ ۷ ستمبر کی تحفظ ختم نبوت ریلی کی کامیابی کے بعد مشترکہ جدوجہد کی یہ دوسری شاندار مثالی پروگرام تھا۔ جس میں مختلف الخیال علمائے کرام نے تمام فروعی اختلافات نظر انداز کرکے باہمی اخوت اور اتحاد کا مظاہرہ کیا۔ سیمینار کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر مولانا صاحبزادہ عزیز احمد اور ضلعی امیر صاحبزادہ خواجہ نجیب احمد نے کی۔ شرکاء سے جامعہ اکبریہ میانوالی کے مہتمم مولانا صاحبزادہ عبدالمالک، جمعیت علمائے پاکستان کے ضلعی صدر عطاء اللہ خان روکھڑی، جماعت اسلامی کے ضلعی رہنما مولانا شیر محمد اور کفایت اللہ جبکہ جماعت اہلسنت کے ضلعی صدر مولانا منظور احمد سیالوی، جمعیت اہلحدیث کے پروفیسر محمد خالد اور محمد ایوب سمیت مبلغ ختم نبوت مولانا محمد نعیم و مفتی کریم نواز نے خطاب کیا۔ مہمان خصوصی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرگودھا کے امیر شیخ الحدیث مولانا نور محمد ہزاروی نے عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ ایمان کا بنیادی جزو قرار دیا اور کہا کہ اسلام کی بنیاد اسی عقیدے کے تحفظ میں ہے۔ تمام شرکاء نے ختم نبوت اور تحفظ ناموس صحابہ کے حوالے سے اپنا نقطہ نظر بیان کیا۔ اور ماضی کی طرح اس بات کا عزم کیا کہ وہ عقیدہ ختم نبوت اور عظمت ناموس صحابہ کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

یوم دفاع ختم نبوت پروگرام بھکر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام دریا خان میں ستمبر کے حوالہ سے عشرہ ختم نبوت کے طور پر منانے کا فیصلہ کیا گیا۔ فیصلے کے مطابق دریا خان بھر میں مختلف مساجد میں علمائے کرام کے بیانات رکھے گئے الحمدللہ بخوبی احسن انداز سے یہ تمام پروگرام مکمل ہوئے، جس کی رپورٹ یہ ہے: یکم ستمبر بروز منگل بعد نماز مغرب جامع مسجد امیر حمزہ محلہ فاروق آباد خطیب مولانا محمد قاسم۔ ۲ ستمبر بروز بدھ بعد از نماز عشاء، مسجد عثمانیہ، خطیب مفتی شفاء اللہ۔ ۳ ستمبر بروز جمعرات بعد نماز عشاء، سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ خطیب مولانا رضوان۔ ۴ ستمبر بروز جمعۃ المبارک بعد از نماز عشاء، جامع مسجد امیر حمزہ رحمان آباد، خطیب قاری ساجد اقبال۔ ۵ ستمبر بروز ہفتہ جامع مسجد نور نبوت بعد از نماز عشاء، خطیب مولانا تنویر۔ ۶ ستمبر بروز اتوار جامع مسجد حیدر کرار بعد از نماز عشاء، خطیب مولانا راشد۔ ۷ ستمبر بروز پیر بعد نماز عشاء، جامع مسجد فردوس، نعت خوان، مولانا اللہ دتہ ساقی، مولانا محمد ساجد مبلغ۔ ۸ ستمبر منگل جامع مسجد گلشن محمدی بعد از نماز عشاء، خطیب مولانا عظیم۔ ۹ ستمبر بروز بدھ جامع مسجد ختم نبوت، خطیب مولانا رمضان۔ ۱۰ ستمبر بروز جمعرات بعد از نماز مغرب خطیب مولانا غلام مرتضیٰ۔ اللہ تعالیٰ تمام علمائے کرام کی محنت کو قبول فرمائے اور ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

دروس بسلسلہ یوم دفاع ختم نبوت سیالکوٹ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ کے زیر اہتمام ۷ستمبر کے حوالہ سے عشرہ ختم نبوت منایا گیا اور شہر بھر میں دو درجن سے زائد پروگرام ۳۱راگست تا ۱۳ستمبر ۲۰۲۰ء منعقد ہوئے۔ تمام پروگراموں کی سرپرستی جناب پیر سید شبیر احمد گیلانی اور نگرانی مولانا فقیر اللہ اختر نے فرمائی۔ اجمالی رپورٹ ملاحظہ فرمائیں:

۳۱اگست جامع مسجد علی المرتضی میانہ پورہ مقرر مولانا حماد انذر قاسمی۔

۲ستمبر جامع مسجد خاص ڈیفنس روڈ، مقرر مولانا مفتی محمد داود نفیس۔

۳ستمبر تین پروگرام ہوئے: ۱...... جامع مسجد تقوی گجر ٹاون، مقرر مولانا حماد انذر قاسمی۔ ۲...... جامع مسجد عائشہ پکی کوٹلی، مقرر مولانا عبدالباسط فاروقی۔ ۳...... ستمبر جامع مسجد نور اکبرآباد، مقرر مولانا فقیر اللہ اختر۔

۴ستمبر چار پروگرام ہوئے: ۱...... جامع مسجد الہدی بٹر، مقرر مولانا فقیر اللہ اختر۔ ۲...... جامع مسجد حسین رائے پور، مقرر علامہ اویس احمد فاروقی۔ ۳...... جامع مسجد عثمان غنی اگوکی، مقرر مولانا حافظ عمیر فاروقی۔ ۴...... جامع مسجد عمر فاروق ڈیرہ ملہیاں، مقرر مولانا محمد شہباز قادری۔

۵ستمبر دو پروگرام ہوئے: ۱...... جامع مسجد قباء پنجاب کالونی، مقرر مولانا محبوب الٰہی ہزاروی۔ ۲...... جامع مسجد نور روڑس روڈ، مقرر مولانا مفتی محمد داود نفیس۔

۶ستمبر تین پروگرام ہوئے: جامع مسجد حیدر پارک مقرر مولانا علامہ نور الحسن انور قادری۔ جامع مسجد ابوبکر صدیق میانہ پورہ، مولانا مفتی محمد داود نفیس۔ جامع مسجد موتی شاہ آباد اسٹیٹ حاجی پورہ مقرر مولانا علامہ نور الحسن انور قادری۔

۷ستمبر جامعہ فاروقیہ امام صاحب، مقرر مولانا حافظ نصیر احمد احرار۔

۸ستمبر جامع مسجد پکی کوٹلی بھٹہ، مقرر مولانا عزیز الرحمٰن ثانی۔

۹ستمبر جامع مسجد ختم نبوت بن والی، مقرر مولانا حماد انذر قاسمی۔

۱۰ستمبر جامع مسجد جہانگیری اقبال روڈ، مقرر مولانا فقیر اللہ اختر

۱۱ستمبر چار پروگرام ہوئے: ۱...... جامع مسجد الکرم ڈلچیکے، مقرر علامہ اویس احمد فاروقی۔ ۲...... جامع مسجد کماپور، مقرر مولانا حافظ عمیر فاروقی۔ ۳...... جامع مسجد خالد بن ولید پسرور روڈ مقرر مولانا مفتی شہباز حنفی۔ ۴...... جامع مسجد نور رحمان پورہ فتح گڑھ، مقرر مولانا سجاد احمد۔

۱۲ستمبر جامع مسجد مدینہ اراضی یعقوب محلہ، مقرر مولانا مفتی غلام رسول۔

۱۳ستمبر دو پروگرام ہوئے: ۱...... جامع مسجد سید یوسف بنوری الہادی ٹاون، مقرر مولانا مفتی محمد داؤد۔ ۲...... جامع مسجد امیر حمزہ پسرور روڈ، مقرر مولانا حافظ محمد اسلم۔

(علامہ اویس فاروقی)

بھکر میں عشرہ ختم نبوت کے پروگرامات

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام بھکر شہر میں بھی متعدد پروگرام کئے گئے: ۳ستمبر جامع مسجد رحمانیہ بعد از نماز عشاء راقم محمد ساجد مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بھکر کا بیان ہوا...... ۴ستمبر بروز جمعہ جامع مسجد عزیزیہ محلّہ ملکاں والا بعد از نماز مغرب مولانا حافظ حسین احمد کا خطاب ہوا...... ۵ستمبر بروز ہفتہ جامع مسجد سیدنا فاطمۃ الزہرۃؓ مولانا محمود الحسن فریدی کا خطاب ہوا...... ۶ستمبر جامعہ صدیقیہ مولانا عبدالعزیز بعد نماز مغرب ہوا، اور جامع مسجد حنظلہ میں میں مولانا عبدالقادر جمعیت علماء اسلام سٹی بھکر کا خطاب ہوا...... ۷ستمبر جامع مسجد حفصہ محلّہ عالم آباد مولانا محمود الحسن فریدی کا خطاب ہوا، جبکہ مولانا عبدالقادر نے جامع مسجد غوریوں والی میں خطاب کیا...... ۹ستمبر جامع مسجد میونسپل کمیٹی میں بعد از نماز ظہر مولانا عمیر کا خطاب ہوا۔

یوم فتح ختم نبوت سکھر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے زیر انتظام ۷ ستمبر بروز پیر بعد نماز عشاء دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میں یوم فتح ختم سیمینار منعقد کیا گیا۔ جس میں امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قاری جمیل احمد بندھانی، ناظم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا عبداللطیف اشرفی، مولانا محمد حسین ناصر، مفتی محکم الدین مہر اور دیگر علماء کرام نے خطاب کیا۔ (رپورٹ: محمد عزیر گجر)

ختم نبوت کانفرنس اسلام آباد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۸ستمبر بروز منگل بعد نماز مغرب جامع مسجد حنفیہ ۳/۷ جی اسلام آباد میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں مولانا عبدالرؤفؒ سابقہ امیر اسلام آباد کی خدمات کو بھی خراج تحسین پیش کیا گیا۔ کانفرنس سے مولانا اللہ وسایا، شیخ الحدیث مولانا قاضی مشتاق احمد، مولانا مفتی عبدالرشید، مفتی عبدالسلام، مولانا ظہور علوی، قاری عبدالوحید قاسمی، مولانا محمد طیب اور مولانا محمد طارق کے خطابات ہوئے۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس خوشاب

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۹ستمبر کو کانفرنس جامع مسجد خطیباں والی خوشاب میں منعقد ہوئی بعد از نماز مغرب رات گئے تک اسٹیج سیکرٹری مولانا شریف امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خوشاب نے کی تلاوت قاری محمد حذیفہ نے کی نعت حافظ عبداللہ نے کی بیانات مولانا محمد نعیم مبلغ اور مولانا محمد سعید احمد امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع خوشاب مولانا اسماعیل شجاع آبادی نے کیا۔ کثیر تعداد میں علماء کرام نے شرکت کی دعا مولانا محمد فیاض نے کی۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس قائد آباد

۱۰ ستمبر کو کانفرنس جامع مسجد فیصل قائد آباد ضلع خوشاب میں منعقد ہوئی۔ بعد از نماز عشاء اسٹیج سیکرٹری مولانا محمد تنویر امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل قائد باد نے کی۔ مولانا منیر احمد سرپرست قائد باد زیر نگرانی رانا اصغر علی، تلاوت قاری محمد یونس نے کی نعت کلام حافظ محمد بلال نے پیش کیا بیان مولانا محمد نعیم، مولانا تنویر احمد اور مولانا محمد اسماعیل آف گنجیال اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے ہوئے۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس موسیٰ خیل

۱۱ ستمبر کو کانفرنس جامع مسجد تقوی موسی خیل شہر میں منعقد ہوئی۔ اسٹیج سیکرٹری حافظ محمد رضوان جنرل سیکرٹری عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت موسیٰ خیل نے کی، تلاوت مولانا محمد شریف نے کی نعت کلام حافظ محمد سمیع اللہ نے پیش کی بیانات مولانا محمد نعیم مبلغ خوشاب ومیانوالی، مولانا محمد رفیق سرپرست عالمی مجلس موسیٰ خیل حافظ محمد الیاس امیر عالمی مجلس موسیٰ خیل، مولانا اسماعیل شجاع آبادی نے کیا دعا مولانا محمد رفیق کرائی۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس میانوالی

۱۲ ستمبر کو کانفرنس جامع مسجد ربنواز خان میں منعقد ہوئی میانوالی شہر میں منعقد ہوئی بعد از نماز مغرب زیر نگرانی زادہ نجیب احمد امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع میانوالی اسٹیج سیکرٹری مولانا عبدالرزاق نے کی تلاوت قاری محمد اکبر خان نے کی نعت کلام حافظ محمد حسان نے پیش کیا۔ بیان مولانا محمد نعیم مبلغ میانوالی اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے ہوئے۔ دعا مولانا محمد سعادت اللہ نے کرائی۔

سٹی پنوں عاقل

۱۱ ستمبر مدنی مسجد آدم شاہ کالونی سکھر میں مفتی حکیم الدین مہر کی سرپرستی میں پروگرام تحفظ ختم نبوت کے عنوان پر منعقد ہوا۔ سکھر کے مبلغ مولانا محمد حسین ناصر نے بیان کیا۔ ۱۲ ستمبر حیدرآباد کے مبلغ مولانا توصیف احمد اور سکھر کے مبلغ مولانا محمد حسین ناصر پنوں عاقل تشریف لائے۔ بعد نماز عصر مدینۃ العلوم حمادیہ میں، بعد نماز مغرب منورہ مسجد سومرا محلہ، بعد نماز عشاء جامع مسجد میں حافظ عبدالغفار شیخ، مولانا محمد حسین ناصر اور مولانا توصیف احمد نے خطاب کیا۔

تحفظ ختم نبوت وشہداء اسلام کانفرنس جعفرآباد سکھر

۱۱ ستمبر بعد نماز مغرب جعفرآباد سکھر میں فقیر عبدالحمید مہر کی نگرانی میں کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں مولانا محمد حسین ناصر، مولانا محمد طاہر ہالیجوی، مولانا سید حبیب اللہ شاہ ودیگر حضرات نے خطاب فرمایا۔

تحفظ ختم نبوت وشہداء اسلام کانفرنس نیو پنڈ سکھر

۱۱رستمبر بعد نماز عشاء گلشن فاروق اعظم نیو پنڈ سکھر میں تحفظ ختم نبوت وشہداء اسلام کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں مولانا حبیب اللہ شیخ نے ہدیہ نعت پیش کیا۔ جمعیت علماء اسلام کے مولانا محمد صالح، مبلغ ختم نبوت مولانا محمد حسین ناصر اور قاری لیاقت علی مغل اور دیگر علماء کرام نے خطاب فرمایا۔

تحفظ ختم نبوت سیمینار لیہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لیہ کے زیر اہتمام جامع مسجد کرنال میں ۱۳ستمبر بروز اتوار بعد از نماز مغرب تحفظ ختم نبوت سیمینار منعقد ہوا، جس سے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے تفصیلی خطاب فرمایا۔ سیمینار کی صدارت مولنا محمد حسین نے کی، قاری عبدالشکور، ماسٹر شفیق، مولنا قاری احسان اللہ فاروقی۔ مولانا عبدالرحمٰن جامی مہتمم وشیخ الحدیث جامعہ اشرف المدارس، مسؤل وفاق المدارس العربیہ لیہ، ، مولنا اصغر تمیمی۔ قاری منور رہنما متحدہ مجلس، عمل لیہ، ، قاری رمضان امیر جمعیت علمائے اسلام لیہ، مولنا عبدالکریم، مولنا قاری زاہد، مولانا مطلوب مدنی، محمد اسلم، مولانا اسلم نعمانی، قاری سراج، ملک حسنین جوتہ، مولانا محمد ساجد ودیگر علماء کرام وعوام الناس نے شرکت کی، اللہ تعالیٰ اکابرین مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات عالیہ کو قبولیت سے نوازے۔ آمین!

تحفظ ختم نبوت سیمینار چوک اعظم

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ۱۳رستمبر ۲۰۲۰ء بروز اتوار جامع مسجد طہ ومدرسہ دارالہدیٰ میں بعد از نماز ظہر تحفظ ختم نبوت سیمینار منعقد ہوا۔ جس سے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مولنا محمد ساجد نے خطاب فرمایا۔ چوک اعظم کے علمائے کرام مولانا سمیع اللہ ربانی۔ قاری ابوبکر مدنی، مولانا محمد عارف مفتی یاسین قاری اعجاز اور مولانا عمر فاروق مولانا عبیداللہ ودیگر علماء کرام نے شرکت کی۔

تحفظ ختم نبوت کورس لکھی غلام شاہ شکار پور

۱۳،۱۴رستمبر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام دوروزہ ختم نبوت کورس گاؤں بروہی جاڑاواہ نزد لکھی غلام شاہ میں منعقد ہوا۔ پہلے روز بعد نماز مغرب تارات دیر تک مولانا ظفر اللہ سندھی مبلغ لاڑکانہ، مولانا توصیف احمد اور مولانا غلام مرتضٰی کے بیانات ہوئے۔ دوسرے روز مولانا ظفر اللہ سندھی، مولانا توصیف احمد اور سکھر کے مبلغ مولانا محمد حسین ناصر کے بیانات ہوئے۔ مولانا توصیف احمد نے پروجیکٹر کے ذریعہ حاضرین کو مرزا قادیانی کی کتابوں کے حوالہ جات دکھائے۔ دوروزہ کورس میں کثیر تعداد میں علاقہ کے لوگوں نے شرکت کی۔ مولانا حبیب الرحمٰن اور دیگر احباب نے کورس کو کامیاب کرنے کے لئے بھرپور محنت کی۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے۔

تحفظ ختم نبوت سیمینار بار ایسوسی ایشن گوجرانوالہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گوجرانوالہ کے زیر اہتمام عظیم الشان تحفظ ختم نبوت سیمینار بمقام ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن گوجرانوالہ کے قائداعظم بار حال سیشن کورٹ گوجرانوالہ میں بتاریخ ۱۴ستمبر بروز پیر کو منعقد ہوا۔ جس میں مہمان خصوصی مولانا اللہ وسایا نے ۷ستمبر ۱۹۷۴ء کی آئین سازی کے عنوان پر تفصیلی خطاب فرمایا۔ جبکہ دیگر مقررین میں پاکستان شریعت کونسل کے سیکرٹری جنرل علامہ زاہد الراشدی، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ضلعی مبلغ مولانا محمد عارف شامی، ناظم اعلی قاری محمد یوسف عثمانی، ڈسٹرک اینڈ سیشن جج ہمایوں امتیاز، سینئر سول جج دلدار شاہ، صدر بار محسن یعقوب بٹ، رانا فرحان علی خاں، شاھد علی انصاری، ایڈوکیٹ حافظ امجد معاویہ، حاجی بابر رضوان باجوہ، جناب محمد یوسف کھوکھر ایڈوکیٹ اور احسان الواحد نے بھی خطاب کیا۔ ختم نبوت سیمینار میں کثیر تعداد میں وکلا اور ججز حضرات نے شرکت کی۔ اختتام سیمینار میں گوجرانوالہ بار کی طرف سے تمام مہمانوں کے لئے کھانے کا انتظام بھی کیا گیا۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس بیلو گوٹھ سکھر

۱۸رستمبر بخاری مسجد ابیلو گوٹھ میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ مولانا محمد حسین ناصر نے تحفظ ختم نبوت، عظمت صحابہ واہل بیت پر بیان فرمایا۔ مولانا محمد عیسیٰ خطیب مسجد ہذا نے بھرپور سرپرستی فرمائی۔

ختم نبوت کورس گوجرہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹوبہ کے زیر اہتمام ۱۹ تا ۲۴رستمبر بروز ہفتہ تا جمعرات شعور ختم نبوت کورس جامعہ تعلیم القرآن للبنات چک نمبر ۲۸۵ ج ب میں بوقت دوپہر گیارہ تا ایک بجے اور جامعہ رحمۃ للعالمین للبنین ٹوبہ گوجرہ روڈ نزد چک نمبر ۲۸۴ ج ب پھاٹک بوقت ظہر تا عصر منعقد ہوا۔ کورس میں ضلعی مبلغ مولانا محمد خبیب، مولانا عبدالحکیم نعمانی مبلغ پاکپتن وساہیوال، مولانا مجاہد مختار پیر محل اور مولانا مفتی معاویہ محبوب نے مختلف موضوعات پر اسباق پڑھائے گئے۔ ۵۳طلبات اور ۳۷طلباء نے شرکت کی۔ کورس کے انتظام وخدمت پر قاری غلام مصطفیٰ، مولانا عدنان، مولانا عرفان نے خدمات سرانجام دیں۔ تمام شرکاء کورس کو سیرت سیدنا فاطمہؓ، آئینہ قادیانیت، لٹریچر، ماہنامہ لولاک، ہفت روزہ ختم نبوت، اسٹیکر وغیرہ بطور انعام کے دیئے گئے۔

ختم نبوت کانفرنس گوجرہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹوبہ ٹیک سنگھ کے زیر اہتمام ۲۷ستمبر بروز اتوار بعد نماز ظہر جامعہ رحمۃ للعالمین

ٹوبہ گوجرہ روڈ نزد چک نمبر ۲۸۴ پھاٹک میں ختم نبوت کانفرنس زیر صدارت جناب خالد وڑائچ صاحب ایم این اے گوجرہ، زیر نگرانی مولانا اسعد مدنی، زیر قیادت جناب حافظ عبداللطیف ورانا محمد مشتاق منعقد ہوئی۔ تلاوت: قاری مبشر احمد، حمد ونعت: قاری شرافت علی مجددی اور بیانات: حضرت مولانا اللہ وسایا، جناب خالد وڑائچ، مولانا رحمت اللہ ارشد جماعت اسلامی، مولانا صاحبزادہ منعم حسنین صدیقی مسلک بریلوی، صاحبزادہ مولانا شیخین توحیدی مسلک اہل حدیث، مولانا محمد رفیق انور چشتی، حافظ عبداللطیف اور مولانا محمد خبیب مبلغ نے کئے۔

ختم نبوت کورس مانگا منڈی لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مانگا منڈی کے زیر اہتمام دوروزہ ختم نبوت کورس ۲۵، ۲۶ ستمبر ۲۰۲۰ء کو منعقد ہوا۔ کورس میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت، جھوٹے مدعیان نبوت کا انجام، حیات حضرت عیسیٰؑ، کذبات مرزا، قادیانیوں اور عام کافروں میں فرق، قرب قیامت آنے والے حضرت عیسیٰؑ اور حضرت مہدیؓ کی علامات اور نشانیاں، تحریک ختم نبوت کی کامیابیاں سمیت مختلف موضوعات پر اسباق ہوئے۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عبدالنعیم اور مولانا عبدالعزیز نے کورس میں اسباق پڑھائے۔

ختم نبوت کانفرنس علی پور شہر

۲۶ ستمبر بروز ہفتہ علی پور شہر میں ایک عظیم الشان ختم نبوت وحمد نعت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں تلاوت کلام پاک قاری محمد اکرم صابری نے۔ جناب اکرم خوشتر، جناب عزیز الرحمٰن شاہ، جناب شاہد عمران عارفی، جناب حافظ منیر کراچی نے ثناء خوانی کی سعادت حاصل کی۔ مولانا اجود حقانی، پروفیسر مولانا محمد مکی، ضلعی مبلغ ختم نبوت مولانا حمزہ لقمان کے بیانات ہوئے۔ جبکہ خصوصی خطاب شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، مولانا راشد سومرو ناظم عمومی جمعیت علماء اسلام صوبہ سندھ نے فرمایا۔ اس پروگرام کا اہتمام اراکین جامعہ مسجد قباء و بھائی محمد رضوان، بھائی محمد ارشد اور مفتی محمد حسن نثار نے فرمایا۔

ماہانہ درس ختم نبوت گوجرانوالہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۲۶ ستمبر ۲۰۲۰ء بروز ہفتہ بعد از نماز مغرب جامع مسجد صدیق اکبر رضی اللہ عنہ محلہ مومن آبادی گلی نمبر ۶ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ میں ماہانہ درس ختم نبوت کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں تلاوت قرآن پاک کی سعادت قاری محمد رضوان نے حاصل کی۔ اور نعت رسول مقبول پڑھنے کی سعادت حاجی عبدالرف نے حاصل کی۔ بعد ازاں مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا عطاالرحمان اعظم کا بیان ہوا۔

حضرت مولانا مفتی عبدالرحمن
حضرت مولانا احمد علی لاہوری
حضرت مولانا عبید اللہ انور
سید نفیس الحسینی شاہ
محمد حسن
23 ویں سالانہ روح پرور عظیم الشان
شانِ مصطفیٰ ﷺ کانفرنس
بتاریخ
11
شب 12
ربیع الاول
مغرب تا
4 عمرہ کے ٹکٹ
موقع پر بذریعہ قرعہ اندازی دیے جائیں گے
بمقام
جامع مسجد
احمد علی لاہوری
زیر سرپرستی
پیر طریقت
رہبر شریعت
ڈاکٹر
حضرت مولانا میاں محمد اجمل قادری
حضرت مولانا عبدالکریم ندیم
خطیب پاکستان
حضرت مولانا محمد رفیق جامی
قاری حماد انور
محمد عکاشہ مدنی
قاری سید انوار الحسن شاہ بخاری
شاہد عمران عارفی
قاری اکمل الحسن
قاری عبدالرشید خان
حافظ محمد قاسم گجر
حضرت مولانا محمد یحییٰ عباسی
پیر رضوان نفیس
عزیز الرحمن ثانی
قاضی مطیع اللہ سعیدی
تمام حضرات احباب سمیت شرکت فرمائیں
قاری علیم الدین شاکر
خطیب جامع مسجد احمد علی لاہوری
0300-4275569,0301-4017115

قندھاری چوک نزد جامع مدنی مسجد آدم شاہ کالونی سکھر سندھ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ سکھر کے زیر اہتمام
تیسری سالانہ
پروقار
تحفظ ختم نبوۃ کانفرنس
11 نومبر 2020
بروز بدھ بعد نماز مغرب
ان شاء اللہ تعالی
قاری جمیل احمد بندھانی
عبدالمعید
عبدالغفور
مفتی عبدالباری
مسعود افضل ھالیجوی
مفتی نذیر احمد عثمانی
عالم باعمل
شاہین ختم نبوت، فاتح قادیانیت
حضرت مولانا اللہ وسایا
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان
مناظر اسلام وکیل احناف
مفتی عبدالواحد قریشی
مرکزی رہنما
اتحاد اہلسنت والجماعت العالمی
عبداللطیف اشرفی
محمد حسین ناصر
محمد ھارون شاہ
عبیداللہ
امان اللہ جمالی
ولی اللہ
نجم الدین
خطیب پاکستان
وکیل ناموس رسالت
احسان احمد
قاضی
ولی ابن ولی
عبدالمجیب قریشی
درگاہ عالیہ راشدیہ
پیر شریف
محمد اسحاق
منظور احمد
محمد طاہر
امام الدین
عبداللہ
ظہیر احمد
عبدالقادر
گل بہار
عبدالمجید
محمد یاسین
محمد علی
محمد زاہد
منیر احمد
عبدالباسط
ابو محمد مفتی محکم الدین
جملہ جماعت مدنی مسجد آدم شاہ کالونی سکھر سندھ
0302-3523805
0302-3517241
0303-6631714,0332-4146316

MONTHLY LAULAK MULTAN REGD. Number M-108